محمد اجمل مفتاحی

ماہنامہ
دیوبند

طلسماتی دُنیا

نومبر ۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسم اعظم۔ جو آپ کی زندگی میں
زبردست انقلاب پیدا کرسکتا ہے

کائنات کو مسخر کرنے کا فن

قرآن زہرہ مشتری کی ایک سعید ساعت
اور دست غیب کا لاجواب عمل

Rs.30/=

POSTING DATE 25-26 BEFORE EVERY MONTH

عاطف ہاشمی

محمد اجمل مفتاحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۲۴
شمارہ ۱۱،۱۲
نومبر، دسمبر ۲۰۱۷
سالانہ زرِتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA. (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ ۵
مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
طب نبویؐ سے علاج ۱۱
ولی کامل کے مجربات ۱۲
ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۳
ماہر علوم مخفی حافظ جمیل صاحب چہل کاف کے عملیات ۱۶
تیر بہدف اوراد وظائف ۱۷
روحانی ڈاک ۱۹
دنیا کے عجائب وغرائب ۳۱
اسلام الف سے یہ تک ۳۳
علاج بذریعہ غذا ۳۷
چار خاص ناموں کا عمل ۳۹
مقطعات کی سورت صؔ کے خواص ۴۲
امراض کا خاتمہ ۴۳
روحانی دستر خوان ۴۵
روحوں کی دنیا ۴۷
عکس سلیمانی ۵۱
امام غزالیؒ کے چند اعمال ۵۶
اس ماہ کی شخصیت ۵۷
فقہی مسائل ۶۱
کانگریس سے کہاں غلطی ہورہی ہے ۶۳
فقیری اعمال ۶۵
یامتین ۷۰
اللہ کے نیک بندے ۷۱
اذانِ بت کدہ ۷۵
جنات کی باتیں ۸۱
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۵
خبرنامہ ۹۰

بقلم خاص

مولانا سجاد الرحمٰن نعمانی مبارکباد کے مستحق ہیں، لیکن...

قابل مبارکباد ہے یہ بات کہ حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کو مسلم پرسنل بورڈ کے ذمہ داروں نے پورے ملک کے لئے اپنا ترجمان بنادیا ہے، گویا کہ وہ پورے ملک میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی نمائندگی کریں گے اور بورڈ کا جو بھی مدعا ہوگا اس کو عوام وخواص تک پہنچانے کی ذمہ داری نبھائیں گے۔

لاریب حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی میں امت کے لئے ایک تڑپ ہے، ایک امنگ ہے، امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے انہوں نے ہمیشہ بروقت اپنی زبان کھولی ہے۔ بعض خاص مواقعات پر بھی انہوں نے بے تکلف اور برملا ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ جن کو بیان کرنے کے لئے پتھر کے دل وجگر چاہئیں۔ انہوں نے کئی بار رسولِ خدا اور اصحاب رسول کی کٹھنائیوں اور صعوبتوں کا ذکر کرکے اور ان کی ثابت قدمی پر روشنی ڈال کر نہایت اچھوتے انداز میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے حالات کتنے بدترین کیوں نہ ہوں یہ حالات ان دکھوں اور اُن مصیبتوں سے زیادہ برے نہیں ہیں جن سے اللہ کا رسول اور اس کے ساتھی دوچار ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے صبر کیا، ثابت قدم رہے اور اللہ سے اپنے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں لگے رہے۔ بالآخر اللہ کی رحمت آئی اور انجام کار وہ سرخ رو بھی ہوئے اور سربلند بھی۔

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کو ہم اُس وقت سے جانتے ہیں جب وہ ''اگر اب بھی نہ جاگے تو...'' کے تخلیق کار جناب شمس نوید عثمانی سے وابستہ تھے، اس وقت بھی ان کی تڑپ یہ تھی کہ اللہ کا پیغام ہندو بھائیوں تک بھی پہنچے اور ہندو بھائی اپنے گم شدہ سرمائے کو حق جان کر اپنے گلے سے لگالیں اور مشرف بہ اسلام ہوجائیں، گویا کہ وہ برسہا برس سے دین اسلام کی نشر واشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

شمس نوید عثمانیؒ کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی راہ بدلی، انداز بدلے، کچھ دوسرے اقدامات کئے لیکن دل کی تڑپ وہی رہی جو پہلے تھی۔ وہی کرب، وہی ولولہ اور وہی دین اسلام کو عام کرنے کا جذبہ اور غیر مسلمین تک ان کا کھویا ہوا سرمایہ پہنچانے کی جدوجہد۔ سچ یہ ہے کہ حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کے وہ صحیح جانشین ثابت ہوئے اور انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کرنے کا حق ادا کیا، یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ترجمان بنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے یا ان کے ساتھ کوئی سازش۔

وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ جو ۱۹۷۲ء سے لے کر آج تک مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہ کرسکا اور مسلمانوں میں نکاح وطلاق کی اہمیت کو بھی واضح کرنے میں ناکام رہا اور حکومت ہند پر اسلام کی حقانیت اور اسلامی قوانین کی عظمت ثابت کرنے میں بھی بڑی حد تک بے چارگی کا شکار رہا۔ اس بورڈ کا نمائندہ بن کر اُس شخص کی عظمت ورفعت میں کیا اضافہ ہوگا جو اپنے تئیں دین اسلام اور امت مسلمہ کے لئے ایک عرصہ سے زبانی اور قلمی جہاد کرنے میں مصروف ہے اور اس امت کی رہنمائی کرنے میں آخری حد تک کامیاب بھی ہے۔ نعمانی صاحب تو ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں کہ جان ہتھیلی پر رکھ لی، کہنی ہے اب سچی بات۔

اگر طلاق کے معاملے میں حکومت کامیاب ہوجاتی ہے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود بے معنی ہوکر رہ جاتا ہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے پیدا ہوا تھا اور جب وہ اس مقصد میں فیل ہوگیا تو اس کا وجود چہ معنی دارد؟ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے موجود ذمہ داروں کو سوچنا چاہئے کہ صرف شاندار اجلاس کرنے اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرنے اور سرمایہ داروں کے اردگرد بھٹکنے سے اسلامی قانون کی حفاظت ممکن نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اب تک مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں مسلم پرسنل لاء بورڈ اس سے بہت پیچھے ہے۔ سیاسی سرگرمیاں بہت شاندار ہوسکتی ہیں لیکن ذمہ داروں میں وہ تڑپ، وہ امنگ، وہ جذبۂ بیکراں جو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ میں تھا اب کہاں؟ ہر رکن اپنی ذاتی مفادات کے اردگرد گھوم رہا ہے اور جب تک ذمہ داران بورڈ اسلام کے حق میں مخلص نہیں ہوں گے اور ذاتی اغراض کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہیں گے تب تک وہ شجرِ اسلام کی کسی بھی شاخ کو دشمنان اسلام سے بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ مولانا نعمانی اپنے انداز میں تن تنہا اسلام کے دفاع کے لئے جو مورچہ بندی کرتے رہے ہیں وہ اپنی جگہ بے مثال ہے اور اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داروں نے ان کو اپنا نمائندہ بنا کر ان کی مقبولیت سے کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں نعمانی صاحب کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا نمائندہ بنا کر اس بات کا اندیشہ ہے کہ مولانا نعمانی بورڈ کی خاطر مصلحت پسند نہ بن جائیں اور امت ان کی بے لاگ گفتگو اور باطل کے خلاف کھری کھری باتوں سے محروم نہ ہوجائے۔ ☆☆

مختلف پھول

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میرے باپ نے رسول اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا۔ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔''

یہ سن کر ایک شخص جو پراگندہ حال تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ ''اے ابوموسیٰ کیا تونے فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے؟''

ابوموسیٰؓ نے کہا۔ ''بے شک'' اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہا۔ ''ساتھیو! السلام علیکم'' پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور خوب ضرب وحرب کی داد دی یہاں تک خود بھی شہید ہوگیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' فرمایا: ''والدین سے حسن سلوک'' عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل؟'' زبانِ رسالتؐ سے ارشاد ہوا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(بخاری، مسلم)

رموز زندگی

☆ دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

☆ تکلف کی زیادتی، محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

(حضرت امام غزالیؒ)

☆ وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہئے نہ کہ وہ جیسے تمہارا دل چاہے۔

(فیثا غورث)

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی نہیں ہوتی۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ اللہ کے پاک بندوں کو اپنے جیسا مت سمجھو۔

☆ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ جگہ پر آکر رہتی ہے۔

☆ اگر شیر کی گردن میں زنجیر پڑی ہو تو بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تمام جانوروں کا سردار ہوتا ہے۔

☆ موسم بہار آتا ہے تو خاک سے سبزہ اور پھول پھوٹ پڑتے ہیں لیکن پتھر اس وقت بھی سرسبز نہیں ہوتا، اگر سربلندی چاہتے ہو تو خاک بنو، پتھر نہ ہو۔

☆ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانا ایسے ہے جیسے آٹے کی چکی پر گیہوں کے بغیر جانا۔

☆ علم کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز بلکہ فتح وکامرانی میں ۱۰۰ لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ عشق کا مذہب تمام دینوں سے جدا ہے، عاشقوں کا مذہب وملت صرف خدا ہے۔

☆ اہل حق کی برکت سے بیابان بھی گلزار بن جاتے ہیں۔

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی
کلی خوشبو

☆ باطن کی دولت دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

عقل اور علم

ہمیں ہر اس شئے سے محبت کرنی چاہئے جو محبت کرنے کے لائق ہو اور اس چیز سے نفرت کرنی چاہئے جو قابل نفرت ہو لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ہمارے پاس دونوں کا فرق کرنے کے لئے عقل کی دولت اور علم کا ذخیرہ ہو۔

اچھی باتیں

☆ وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔

☆ کسی کے اخلاق پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھو۔

☆ ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

☆ محنت کرو تمہاری زندگی پھولوں کی طرح رنگین اور شہد کی طرح میٹھی بن جائے گی۔

☆ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔

اقوال دوستی

☆ اگر تمہارے دوست ایسے ہیں جو تمہاری غلط تعریف کے بجائے تمہاری غلطیوں سے آگاہ کرتے ہیں تو تم عقل مند ہو، تم نے اچھے دوستوں کا انتخاب کیا۔ (فیثا غورث)

☆ دوست اس کو سمجھ جو خلوت میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے، تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے اور مصیبت کے وقت تیری ہمراہی کرے۔ (مامون)

فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

☆ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

☆ عقیدہ میں شک رکھنا کفر کے برابر ہے۔

☆ شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے۔

☆ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے۔

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

☆ زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔

☆ عبادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

☆ عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ عقل دو قسم کی ہوتی ہے، طبعی اور سماعی! عقل سماعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر طبعی عقل نہ ہو جیسے تاوقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی روشنی بیکار ہے۔

پھول جیسی باتیں

☆ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مال کے علاوہ آپ دوسروں کو ایسا کیا دیں کہ آپ کو پیسے خرچ کئے بغیر صدقے کا ثواب ملے؟

☆ دعا، علم، مشورہ، مسکراہٹ، مدد، وقت، ترتیب، مشکل وقت میں حوصلہ۔

☆ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا۔

☆ معاف کرنا، عزت دینا، خوشیوں میں شامل ہونا۔

تیمارداری کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔

☆ راستہ دکھانا۔

خاموشی

☆ خاموش رہنا بھی کبھی کبھی سوال بن جاتا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ خاموشی ہے ہی سوال تو غلط نہ ہوگا، خاموشی جہاں دوسروں کے لئے سوال بن جاتی ہے وہاں آپ کے لئے اس سوال کا جواب جو کوئی دوسرا فرد آپ کو نہیں دے سکتا۔

☆ خاموشی تنہائی آپ کو وقت دیتی ہے، خود کو جاننے کا پہچاننے کا، جہاں یہ آپ کا تعلق دوسروں سے توڑ دیتی ہیں، وہیں آپ سے آپ کا تعلق بے حد مضبوط بنا دیتی ہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ سب سے اپنا تعلق توڑ لو اور خود میں ہی کھوئے رہو یوں تو ایسا ہوگا کہ آپ ہو یا نہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کبھی کبھی خاموش رہنا بے وقوفی بھی کہلاتا ہے۔ بولو ضرور پر وہاں پر جہاں بولنا ضروری ہو، آپ کے لئے اور سب کے لئے۔ اس طرح خاموشی سوال نہیں بلکہ جواب کے روپ میں سوال بن جاتی ہے۔

مشعل راہ

☆ خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔

☆ دوست کو اس کی صورت سے نہیں سیرت سے پہچانو۔

☆ فتح خرگوش کے پیروں، مرد کے دماغ اور عورت کی زبان میں ہوتی ہے۔

☆ بعض عورتیں شکست کو مان لیتی ہیں فتح حاصل کرنے کے لئے۔

☆ پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ شرم میں کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔

اقوال زرّیں

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☆ کسی سے اتنی نفرت نہیں کرو کہ اسے اپنی زندگی بیزار لگنے لگے۔

☆ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔

☆ علم حاصل کرو اس کے لئے تمہیں خواہ چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

☆ عورت کو چاند بن کر نہیں بلکہ سورج کی طرح ہونا چاہئے کہ لوگ دیکھ کر نظریں ہٹالیں۔

چراغ راہ

☆ کامیاب ہے وہ انسان جو ہر وقت خدا کی عبادت کرے۔

☆ ہر شئے کا حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ بروقت کی جائے۔

☆ اگر کوئی قدر شناس نہ ملے تو اپنی نیکی بند نہ کرو۔

☆ وہ ہر کام دنیاوی ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔

☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں کرسکتی۔

☆ کامیاب انسان وہ ہے جو اخلاق سے ہر شخص کو نوازے۔

کرن کرن روشنی

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

☆ جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کر کے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔''

☆ کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک وقت بھی مت گزار۔

☆ مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے جب کہ منافق درہم و دینار پر۔

اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! ورنہ مشقت فضول ہے۔

سنہری باتیں

☆ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔

(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ مال داروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریا کاری کی دلیل ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ اسے کوئی دھوکا دے سکتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ محبت کی تاثیر عادتوں کو بدل دیتی ہے۔

(حضرت داتا گنج بخش)

☆ جو شئے رونے سے واپس نہیں ہو سکتی اس پر رونا کیا اور رونا تو ہونا ہی اس شئے پر ہے جو رونے سے بھی واپس نہ آئے۔

استغفار کی برکت

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے عراق کے کسی گاؤں میں رات ہوگئی، میں ایک مسجد میں گیا مگر اُدھر کے چوکیدار نے مجھے نکال دیا۔ میں مسجد کے باہر فرش پر سو گیا، چوکیدار نے مجھے پاؤں سے گھسیٹ کر مسجد سے دور کر دیا۔

وہ شخص چلتے پھرتے ہر کام کے دوران ہر وقت استغفار پڑھتا تھا، صبح میں نے اس سے پوچھا۔

اس نے کہا۔ ''جی میں ہر دعا قبول ہوتی ہے، سوائے اس کے میری ملاقات امام احمد بن حنبلؒ سے ہو جائے۔

میں نے کہا۔ ''میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں اور تم دیکھو کہ مجھے گھسیٹ کر تمہارے پاس لایا گیا ہے۔''

گھریلو ہتھیار

چمٹا: جب انسان نے آگ جلانا سیکھی تو یہ خطرناک ہتھیار بھی وجود میں آگیا، اگر بیگم کا نشانہ صحیح ہو تو کیا مجال ہے کہ شوہر اپنے آپ کو اس سے بچا سکے۔

بیلن: بہترین خانگی ہتھیار ہے، انتہائی خطرناک بھی جب کہ بیگم کے لئے ایک معمولی کھلونے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ صبح، دوپہر، سہ پہر، شام اور رات کو اس کا کثرت سے استعمال شوہر کو مٹھی میں رکھتا ہے۔

پھوکنی: سنگین صورت حال میں جل ککڑی بیگمات اس کا بھرپور استعمال کرتی ہیں، چمٹے کا ہم عصر ہتھیار ہے، غریب طبقے میں عام ہے۔

چمچہ: گو کہ اس کے سائز اور معیار میں فرق ہوتا ہے مگر یہ ہر گھر کی اشد ضرورت ہے، ظالم، نکھٹو، سست، مجبور اور مغموم شوہر کو راہ راست پر لانے کے لئے نہایت موزوں ہتھیار ہے۔

مگرمچھ کے آنسو: بے غم (بیگم) کا سب سے مؤثر ہتھیار، پانی کے دو نمکین چھوٹے قطرے بڑے بڑے پہاڑ ڈھا دیتے ہیں۔ یہ بیگمات کا آخری ہتھیار ہے، ہر کلاس میں اس کا استعمال عام ہے، بڑے بڑے نامور ہیرو اس کے آگے ڈبل زیرو ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

منتخب اشعار

سارے ماحول میں خوشبو ہے تری یادوں کی
ہم نے غم خانے کو پھولوں سے سجا رکھا ہے

☆

یہ اشک یہ آہیں یہ حسرت یہ آٹھ پہر کی بے چینی
بس ایک نہیں دو چار نہیں احسان تمہارے اور بھی ہیں

☆

بہکا تو بہت بھٹکا سنبھلا تو ولی ٹھہرا
اس خاک کے پتلے کا ہر رنگ نرالا ہے

☆

حیرت نہ کیجئے یہ اصول تضاد ہے
دھوکہ وہیں پہ ہوگا جہاں اعتماد ہے

☆

میں جھوٹ بول کے دریا عبور کر جاتا
مجھے ڈبو دیا ہے سچ بولنے کی عادت نے

☆

اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے
تو حلقۂ یاراں میں بھی محتاط رہا کر

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جا سکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جا سکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

محمد اجمل مفتاحی

طب نبویؐ سے علاج: تلبینہ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جبرئیل میں تھک جاتا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ تلبینہ استعمال کریں۔

تلبینہ کیا ہے؟ تلبینہ دودھ جو (بارلے) اور کھجور کی کھیر ہے جو اپنے اندر بیش بہا خصوصیات لئے ہوئے ہے۔ یہ ایک مکمل غذا ہے جو ناشتے میں کھائی جاسکتی ہے۔ اس کا مستقل استعمال حیرت انگیز فوائد دیتا ہے۔

تلبینہ کے فوائد : خون کی کمی دور ہوتی ہے، ایک سے ڈیڑھ ماہ میں ہیموگلوبن کو جسم کی ضرورت کے مطابق بڑھاتا ہے۔ وزن میں اضافہ ہوتا ہے، کمزوریوں کے لئے تلبینہ بہت مفید ہے، روزانہ استعمال سے جسم کی کمزوری دور کر کے وزن میں اضافہ کرتا ہے۔

ذہنی کمزوری : پڑھنے والے بچوں کے لئے تلبینہ بہترین چیز ہے، جسم کو طاقتور بنانے کے ساتھ ذہن کو بھی تیز کرتا ہے۔ جو بچے اپنا سبق یاد کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں تلبینہ استعمال سے ان کا حافظہ تیز ہوجاتا ہے۔

بیماروں کے لئے : بیمار لوگوں کے لئے جو بالکل بستر سے اٹھ بھی نہ سکتے ہوں تلبینہ بہترین ہے۔ یہ غذا کمزوری کو دور کر کے چلنے پھرنے کے قابل بناتی ہے۔

بوڑھوں کے لئے : بوڑھے لوگوں کے لئے تلبینہ بہترین ہے۔ جو لوگ کمزوری کی وجہ سے اٹھ بیٹھ نہیں پاتے ان لوگوں کو کھانا کھانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے تلبینہ کی کھیر نہایت مفید ہے۔ تلبینہ کی کھیر ناشتے کے ساتھ لیں۔ یہ نہ صرف فائدہ مند ہے بلکہ خوش ذائقہ بھی ہوتی ہے۔

تلبینہ بنانے کی ترکیب

اشیاء : دودھ دو کلو، جو (چھلا ہوا) ۲۰۰ گرام، کھجور ۱۵ سے ۲۰۔ رات بھر کے لئے پانی میں بھگو کر رکھیں یا شہد آدھا کپ یا حسب ذائقہ۔

ترکیب : دودھ کو جوش دے کر جو شامل کرلیں، ہلکی آنچ پر پچیس منٹ تک پکائیں اور چمچہ چلاتے رہیں۔ جو گل کر دودھ میں مل جائیں تو کھجور مسل کر شامل کرلیں۔ میٹھا کم لگے تو تھوڑا شہد ملالیں، کھیر کی طرح بن جائیگی۔ چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کرلیں، اوپر سے بادام، پستے، کاٹ کر چھڑک دیں۔ (کھجور کی جگہ شہد بھی ملا سکتے ہیں)

نوٹ : اگر جو کا آٹا نہ ملے تو دیسی دلیہ اتنی ہی مقدار میں لیں، ڈبے والا نہ ہو، دیسی دلیہ ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو حکم ہوتا کہ اس کے لئے تلبینہ تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے کہ تلبینہ بیمار کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اسی مسئلہ پر حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں اسی واقعہ میں اضافہ یہ ہوا کہ جب بیمار کے لئے تلبینہ پکایا جاتا تھا تو تلبینہ کی ہنڈیا اس وقت تک چولہے پر چڑھی رہتی تھی جب تک وہ یا تو تندرست ہوجاتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیم گرم تلبینہ مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیمار کے لئے تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اگرچہ بیمار اس کو ناپسند کرتا ہے لیکن وہ اس کے لئے از حد مفید ہے۔ (ابن ماجہ)

تلبینہ نہ صرف مریضوں کے لئے بلکہ صحت مندوں کے لئے بہت بہترین چیز ہے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں اور گھر بھر کے افراد کے لئے غذاء، ٹانک، بھی دوا بھی، شفاء بھی اور عطاء بھی۔ خاص طور پر دل کے مریض، ٹینشن، ذہنی امراض، دماغی امراض، معدے، جگر، پٹھے، اعصاب، عورتوں، بچوں اور مردوں کے تمام امراض کے لئے انوکھا ٹانک ہے۔

☆☆☆

ولی کامل حضرت مولانا صدیق احمد باندویؒ کے مجربات

(مرتب) مولانا محمد زید مظاہری ندوی دامت برکاتہم

شوہر مہربان ہو جائے

ایک عورت نے اپنے شوہر کے ظلم وزیادتی کی شکایت کی اور لکھا کہ میں نے آپ کا تعویذ باندھا۔ نماز پڑھ کر برابر دعا کرتی ہوں دو رکعت پڑھ کر ۵۰۰ بار درود شریف پڑھ کر بھی دعاء مانگی لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اللہ کے واسطے آپ دعا کر دیجئے میرے شوہر مجھ پر مہربان ہو جائیں۔ نماز روزہ جو کچھ آپ بتلائیں، سب کرنے کو تیار ہوں۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

محترمہ السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں۔ مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کسی نماز کے بعد اول آخر درود شریف پڑھ کر ''یَـافَتَّـاحُ ''ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا کیجئے۔ میں بیمار ہوں دعا کیجئے۔　　صدیق احمد

شوہر ظالم ہے

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کی فلاں لڑکے سے شادی کی۔ لڑکی دو تین بار ہی گئی۔ حالات نازک تر ہوتے چلے گئے۔ شوہر بہت ظالم ثابت ہوا۔ لوگوں نے غلط مشورہ دیا۔ لڑکی دیندار، صوم صلوٰۃ کی پابند، پردہ والی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ سینما دیکھو، ٹی وی دیکھو، اسکوٹر پر بیٹھ کر فوٹو کھچواو، میرے ساتھیوں سے ہنسی مذاق کرو۔ یہ سب نہ کرنے پر مارتا ہے۔ محلّہ کی کئی لڑکیوں سے اس کے ناجائز تعلقات ہیں، بچی سے محبت بالکل نہیں کرتا۔ بار بار کہتا ہے کہ میں تم کو نہیں رکھوں گا۔ طلاق بھی نہیں دیتا۔ گزر اے کی کوئی شکل سمجھ میں نہیں آتی۔ والد صاحب کو صدمہ ہوا۔ دو ماہ سے بیمار چل رہے ہیں۔ حضرت والا دعاء فرمائیں کسی طرح چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعا کرتا ہوا اللہ پاک ہر طرح عافیت نصیب فرمائے۔

ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ ''یَافَتَّاحُ'' ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔ لڑکی کے بازو پر باندھ دیا جائے۔　　صدیق احمد

بسم الله الرحمن الرحيم
فسهل يا الٰهي كل صعب بحرمة
سيد الابرار ﷺ اللهم اصلح لي شاني
كله اللهم حببني الى زوجي

شوہر محبت کرنے لگے

مکرمی زید کرمکم، السلام علیکم

آپ ''یَـافَتَّـاحُ ''ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں شوہر کے کھانے میں سورہ اخلاص پڑھ کر دم کر کے کھلایا جائے۔　صدیق احمد

ایسا وظیفہ کہ طلاق رجعی کے بعد شوہر کا دل راغب ہو جائے

ایک عورت نے تحریر کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی دیدی۔ ابھی عدت باقی ہے۔ آپ ایسا وظیفہ بتلا دیجئے کہ وہ خود میری طرف راغب ہوں اور مجھ کو رکھنے پر تیار ہو جائیں۔ حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا: محترمہ زید مجدہا۔ آپ ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ کر ''یَـاوَدُوْدُ ''ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔ اللہ پاک پریشانی دور فرمائے۔ صدیق احمد

قسط نمبر: ۱۵

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

گناہوں کی تفصیل

بنیادی گناہ تین طرح کے

(۱) پہلا گناہ شہوت۔

(۲) دوسرا گناہ غضب اور غصہ آپ دیکھیں گے کہ یہ گناہ بھی اکثر آج ہمارے دلوں میں موجود ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا گناہ ہوا پرستی، خواہش پرستی، یہ تین گناہ ہیں۔

شہوت کی وجہ سے بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، دل میں بٹھانے والی بات ہے، غصہ کی وجہ سے انسان دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔

اور ہوا پرستی کی وجہ سے انسان کفر اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی لئے جس میں شہوت ہوگی اس کے اندر بخل اور حرص بہت ہوگا اور جس کے اندر غصہ زیادہ ہوگا اس کے اندر خود بینی ہوگی اپنے آپ کو وہ بڑا سمجھتا ہے۔

اور جس کے اندر ہوا پرستی ہوتی ہے، اس بندے کا بدعات کی طرف رجحان ہوتا ہے وہ طبعاً بدعات کو پسند کرتا ہے وہ بدعات کا وکیل بن کر زندگی گزارتا ہے، بدعت کو رد کر دیا جائے اس کو دکھ ہوتا ہے، حالانکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بدعتی کو آتا ہوا دیکھو تو تم راستہ ہی بدل کر چلے جاؤ اور جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کی دیوار کو گرانے میں مدد کی اور فرمایا کہ جو قوم کسی بدعت پر عمل کر لیتی ہے اللہ رب العزت اس بدعت کے مقابلہ کی ایک سنت کو اٹھا لیتے ہیں اور قیامت تک ان لوگوں کو وہ سنت عطا نہیں فرماتے۔

تو شہوت کی وجہ سے انسان حریص بنتا ہے، غضب کی وجہ سے خود بینی آتی ہے اور ہوا پرستی کی وجہ سے اس میں بدعت کی طرف رجحان ہوتا ہے۔

گناہوں کا انجام

اور تینوں گناہوں کا انجام دیکھ لیجئے۔

شہوت کی وجہ سے جو گناہ کئے جائیں گے جلدی معاف کر دیئے جائیں گے اس لئے کہ شہوت غالب تھی، یہ جاہل تھا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ۔ "اللہ رب العزت کے ذمہ ہے توبہ کو قبول کرنا ان لوگوں کی توبہ جو گناہ کے کام کر بیٹھتے ہیں اپنی جہالت کی وجہ سے۔"

اب یہاں مفسرین نے لکھا کہ جب کسی کے اوپر جذبات کا غلبہ ہو خواہشات کا غلبہ ہو تو اب اس آدمی کو جاہل کہا جائے گا تو شہوات کی وجہ سے جو گناہ ہوں گے اگر انسان توبہ کرے گا اللہ رب العزت بہت جلدی ان گناہوں کی معافی عطا فرما دیں گے۔

اور جو گناہ غضب کی وجہ سے ہوں گے وہ چونکہ حقوق العباد سے متعلق ہیں، لہٰذا یہ فقط معافی مانگنے سے معاف نہ ہوں گے بلکہ جن کے حقوق کو پامال کیا ان لوگوں سے بھی معافی مانگی پڑے گی یا ان کے ان حقوق کو ادا کرنا پڑے گا تو شہوت کے گناہ فقط معافی مانگنے سے بخش دیئے جائیں گے اور غضب کے گناہ فقط معاف مانگنے سے نہیں بلکہ اہل حقوق کے ادا کرنے سے معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور ہوا پرستی کے جو گناہ ہوں گے وہ ناقابل معافی ہوں گے اس لئے کہ شرک اور بدعت کی وجہ سے جو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور کفر کی حدوں میں چلا جائے گا قیامت میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان تینوں بنیادی گناہوں سے ہمیں بچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تین گناہ جب مل جاتے ہیں تو ب اس ملغوبے کا نام اس مرکب کا نام حسد بنتا ہے۔

اب حسد اتنا بڑا عنوان ہے کہ اس کو سمجھنے کے لئے وقت کی ضرورت یہ حسد ہر چیز میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ کسی کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی، ایک تو ہوتا ہے کہ کسی کی برائی پر انسان غصہ ہو، حسد ایسی بری بلا اگر پیدا ہو جائے تو پھر اس بندے کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی اس کی نیک نامی اچھی نہیں لگتی وہ اللہ کے قریب ہونے والے کام کرے گا یہ اس سے بھی

پریشان ہورہا ہوگا کہ کیوں یہ کررہا ہے اس لئے جتنے انسان کے اندر شر رکھے گئے ان تمام کا مجموعہ حسد بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آخر سے پہلی والی سورت میں اس کا تذکرہ فرمادیا۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ گویا انسان کی تمام برائیوں کا جونچوڑ نکلے گا وہ حسد ہے اور حسد سے بچنے کی اور پناہ مانگنے کی اللہ نے ہمیں تعلیم عطا فرمادی۔

وساوس شیطانیہ

اور ایک وساوس شیطانیہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں وہ وساوس شیطانیہ شیطان کے حملے ہوتے ہیں، شیطان کے فریب ہوتے ہیں، وہ تمام مل کر وسوسہ بنتے ہیں تو شیطان کے اندر جو شر ہے اس کا نتیجہ وساوس کی شکل میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آخری سورت میں اس کا بھی تذکرہ کردیا۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

تو دو ہی چیزیں جو انسان کی بربادی کا سبب بنتی ہیں یا حسد بنتا ہے یا پھر وساوس بنتے ہیں، وساوس شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حسد انسان کی طرف سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں دشمنوں سے محفوظ فرمالے۔

آج عملیات کا جتنا کاروبار چمک رہا ہے اس کے پیچھے حسد ہے، آج عدالتوں میں جتنی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے پیچھے حسد ہے، سب ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھنے والے بنے ہوئے ہیں، یہ سب مقدمہ بازیاں یہ عداوتیں ہوتی ہیں تو حسد اور وسوسہ یہ دو بنیاد بنتی ہیں جو انسان کو نیکی کے راستے میں رکاوٹ بن جاتی۔

نگاہ کی حفاظت کیجئے

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دل کی حفاظت کریں اور دل کی حفاظت کے لئے آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے دل اس کی طمع کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کردیتی ہے تو گناہ کی ابتدا ہمیشہ آنکھ سے ہوگی، لہٰذا جو بندہ اپنی نگاہ کو نیچی رکھنے کا عادی ہوگا، غیر محرم سے اپنی نگاہوں کو بچانے کا عادی ہوگا، اللہ رب العزت کی حفاظت میں آجائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرمالیں گے تو یہ پہلا قدم ہے اور آپ شیطان کو اس قدم پر روکئے، جو انسان یہ کہے کہ میں تو فقط دیکھتا ہوں اِدھر اُدھر اور کہے کہ جی میں تو عمل نہیں کرتا، یہ ممکن نہیں آنکھ دیکھے گی جی چاہے گا اور پھر جسم اس پر عمل کرے گا اسی لئے سالک پر لازم ہے اپنی آنکھ کو بند کرلے۔ ہمارے مشائخ نے کہا۔

چشم بند و گوش بند ولب بند
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

"تو اپنی آنکھوں کو بند کرلے کانوں کو بند کرلے اور زبان کو بند کرلے پھر اگر تجھے حق کا راز نہ ملے تو پھر میرے اوپر ہنسی اڑاتے پھرنا۔"

اور ہم یہ تینوں کام نہیں کرتے نہ آنکھ بند ہوتی ہے نہ کان بند ہوتے ہیں نہ زبان بند ہوتی ہے، اب جب تینوں کام نہیں ہوتے تو پھر ہمیں سر حق کیسے ملے۔

ایک نظر کی بات ہے

دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نظر کی حفاظت کی اللہ رب العزت نے ان کو کامیاب فرمادیا اور زلیخا نظر کی حفاظت نہ کرسکی، شیطان نے اس کو گناہ میں پھنسادیا۔

حضرت آدم علیہ السلام اگر اس شجر کی طرف نگاہ نہ کرتے تو کبھی ان سے بھول نہ ہوتی تو وقت کے نبی علیہ السلام سے بھی بھول ہونے کا جو سبب بنا وہ اس درخت کی طرف نظر تھی اور درخت کو دیکھتے ہی شیطان کو بہکانے کا موقع مل گیا۔ دیکھئے نہ نظر کرتے نہ شیطان کو بہکانے کا موقع ملتا، معلوم ہوا یہ نظر ہی ہے جو انسان کی گراوٹ کا سبب بنتی ہے اور شیخ کی نظر ہی ہے جو انسان کی ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

نظر ڈالنے سے بچیں گے پھر شیخ کی نظر بھی اثر کرنا شروع کردے گی، اب شیخ کی نظر کیا اثر کرے، جب اپنی ہی نظریں اِدھر اُدھر ہوس والی پھر رہی ہیں۔

دو چیزوں سے نظریں ہٹائیے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں سے نظر ہٹانے کا حکم دیا، طلبہ توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع

فرمادیا پہلا غیر محرم کی طرف ہمیں اپنی نظر ڈالنے سے منع فرمادیا گیا یہ تو آپ اکثر سنتے ہی رہتے ہیں اور ایک دوسری چیز کی طرف بھی دیکھنے سے منع فرمادیا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب سے فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَكَ بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. آپ ان کفار کی ظاہری چمک دمک اور مال و دولت کی طرف نگاہ نہ کریں ان کو تو دنیا کا تھوڑا سا حصہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمیں دو چیزوں سے نگاہ ہٹانی ہے، ایک جمال سے، اور دوسرا مال سے۔

اور یہی بربادی کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں، ایک جمال اور دوسرا مال، مردوں کی نظر جمال سے نہیں ہٹتی اور عورتوں کی نظر مال سے نہیں ہٹتی، عجیب فتنے ہیں، ہماری پوری امت کے لئے اس وقت یہ دو فتنے ہیں جنہوں نے ہر ہر بندے کو الجھایا ہوا ہے کوئی آپ کو مال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا، کوئی آپ کو جمال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا۔

مشائخ کا کام

یہ مشائخ پھر ان گناہوں کو واضح کرکے سامنے کرتے ہیں تاکہ انسان کے لئے ان سے بچنا اور توبہ کرنا آسان ہو جائے۔ اگر عورت نیک بنے تو احادیث میں اس کے بڑے فضائل اور اگر بگڑ جائے تو اس کا شر بھی بہت زیادہ ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

علماء نے لکھا ہے کہ عام عورتوں میں تین باتیں یہودیوں والی ہوتی ہیں۔

(۱) پہلی بات کہ خود ظلم کرتی ہیں مگر فریادی بن جایا کرتی ہیں، کہانی ایسی بنالیتی ہیں کہ فریادی نظر آتی ہیں جب کہ زیادتی اپنی ہوتی ہے۔

(۲) اور دوسری بات کہ جھوٹی بھی ہوتی ہیں اور یقین کے ساتھ حرام سے قسمیں کھاتی رہتی ہیں، دوسروں کو یقین دلانے کے لئے قسمیں کھا رہی ہوتی ہیں یہ بھی یہودیوں کی صفت ہے۔

(۳) اور تیسری برائی کہ کسی بات کے لئے دل سے آمادہ ہوتی ہیں مگر زبان سے نانا کر رہی ہوتی ہیں کوئی کام کرنا ہے خود بھی دل چاہ رہا ہے کہ خاوند یہ کام کرلے مگر زبان سے کہیں گی نہیں ایسا نہیں کیوں کہ اس لئے کہ خاوند کرلے اگر کام ہو گیا تو ٹھیک، تو میں کہوں گی ٹھیک خاموش رہوں گی اگر کام ہو گیا الٹ تو میں کہوں گی کہ دیکھا میں نے مشورہ نہیں کا دیا تھا، تو یہ تین باتیں یہودیوں کی ہیں۔

نیک عورت کی فضیلت

لیکن جب ذکر فکر کر کے یہی عورت نیک بن جائے تو اللہ رب العزت کے یہاں اس کا بڑا درجہ ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں نیک عورت کے بڑے بڑے فضائل بیان کئے گئے یہاں تک فرمایا گیا کہ جو عورت گھر کے کام کاج کرتی ہے اللہ رب العزت ہر ہر اس چیز کو جو بغیر کسی ترتیب کے پڑی تھی اٹھا کر ترتیب سے رکھ دینے پر اس کو ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف فرمادیا کرتے ہیں، اب ایک عورت کتنی چیزوں کو ترتیب سے رکھتی ہیں دیکھو اجر مل رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنے چرخے کو کاتتی ہے (اس وقت میں تو چرخہ ہی ہوتا تھا آج کل مشینیں اس کی جگہ آگئیں، کپڑے سینے کی یا کوئی اور کام کرنے کی جو گھر میں چیزیں ہوتی ہیں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، جو عورت چرخہ کاتتی ہے) اللہ رب العزت اس چرخہ کی ہر آواز پر اللہ اکبر کہنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھواتے ہیں، اب جتنی دیر یہ گھر کا کام کر رہی ہے چرخہ کات رہی ہے اتنی دیر اللہ اکبر کہنے کا اجر اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جا رہا ہے۔

اور ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے یہ بھی روایت ہے فرماتی ہیں کہ جو عورت اپنے کاتتے ہوئے سوت سے کپڑا بنا کر اپنے خاوند کو پہنائے اللہ رب العزت ہر ہر دھاگے اور تار کے بدلے اس کو ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں، آج گھروں میں بن تو نہیں سکتا لیکن گھروں میں آکر سل تو سکتا ہے یا جن کو یہ بھی فن نہیں آتا، چلو وہ بنوا کر اگر وہ خاوند کو دیتی ہیں اپنی محبت کی وجہ سے تو وہ بھی اس اجر و ثواب میں شامل ہیں، تو دیکھئے گھر کے اندر محبت و پیار کی زندگی گزارنے پر کتنا اجر ثواب مل رہا ہے۔

☆☆☆☆

ماہر علوم مخفی حضرت مولانا حافظ جمیل احمد رحمۃ اللہ علیہ

چہل کاف کے عملیات

برائے محبوب

اگر چہل کاف کو کبوتر کے خون سے لکھ کر پیپل کے پتہ پر لکھ کر بروز پنجشنبہ، دوشنبہ یا یکشنبہ صبح ۷ بجے تا ۸ بجے کے درمیان مطلوب کی چوکھٹ میں دفن کرے تو انشاء اللہ مطلوب محبت میں دیوانہ ہو اور بے چین ہو کر ملاقات کا خواہش مند ہو۔

برائے موئے دراز

چہل کاف کو ۱۱ رمرتبہ پڑھ کر تلوں کے تیل یا بادام کے تیل پر دم کرے اور روزانہ صبح وشام سر کے بالوں میں لگائے۔ بال لمبے اور مضبوط ہوں گے۔ اگر بالوں میں بالخورہ ہوگا، دور ہوگا۔

برائے مار گزیدہ

اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو عامل کو چاہئے کہ چہل کاف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مار گزیدہ کے چہرے پر چھینٹے مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زہر جلد اتر جائے گا اور مار گزیدہ صحتِ کاملہ وشفائے عاجلہ پائے۔

برائے صرع (مرگی)

اگر کسی شخص کو مرگی کا عارضہ ہو تو چہل کاف کو پیپل کے پتے پر لکھ کر مصروع کو چٹادے، مکمل چالیس روز تک۔ انشاء اللہ تعالیٰ دورۂ مرگی دور ہو کر صحتِ کامل حاصل ہوگی۔

برائے بانجھ

حمل قائم رہنے کے لئے ایام سے فارغ ہونے کے بعد چہل کاف کو ۱۴ رچھواروں پر ۲۱ رمرتبہ پڑھ کر دم کرے اور عورت و مرد دونوں کو ایک ایک چھوارہ روز رات کو سوتے وقت دودھ سے کھلائیں اور سات رات خاص طور پر یکجائی وتنہائی اختیار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہوگی۔ اگر پہلے مہینے امید نہ ہو تو مایوس نہ ہوں، تین مہینہ اسی طرح کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہوگی اور اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے پریاں

اگر کوئی عامل پریاں حاضر کرنا چاہے تو شب جمعہ کو نماز عشا اکتالیس (۴۱) مرتبہ چہل کاف پڑھے اور اگر بتی یا لوبان وغیرہ جلائے۔ انشاء اللہ تعالی پریاں حاضر ہوں گی۔ مجرب ہے۔

برائے وسوسۂ شیطانی

اگر کسی شخص پر وسوسۂ شیطانی غالب ہو تو یکشنبہ کی سب میں اکسٹھ (۶۱) مرتبہ چہل کاف پڑھ کر مِقی پر دم کر کے عامل اس شخص کو دے۔ انشاء اللہ وسوسۂ شیطانی دور ہوگا اور دل کو سکون ہوگا۔

برائے سنگرا ہنی

چہل کاف کو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر لال شکر کے شربت پر دم کر کے مسلسل گیارہ روز تک پلائے۔ انشاء اللہ سنگراہنی سے چھٹکارا پائے گا اور صحتِ کامل ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے زن بدکارہ

چہل کاف کو سات مرتبہ پڑھ کر روز گلاب کے تازہ پھول پر دم کر کے گیارہ روز تک سنگھائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عادت بد چھوٹ جائے گی اور نیکوئی حاصل ہوگی۔

برائے مرد بدکار

ایک لال رنگ کا ریشمی کپڑا لے کر اس پر چہل کاف لکھ کر مرد کی چارپائی یا بستر کے بیچ میں باندھیں یا سی دیں۔ ان شاء اللہ مرد بدکاری کو چھوڑ کر نیکوکاری اختیار کرے گا۔

نوٹ: چہل کاف کے عملیات صرف چہل کاف کے عامل ہی کریں۔

تیر بہدف اوراد وظائف

استخارۂ عجیب

شب چہار شنبہ وشب پنجشنبہ وشب جمعہ کو بعد نماز عشاء باوضو تین سومرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینہ اور منہ پر دم کر کے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں۔ کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ خواب، یا بیداری میں ہاتف غیب کے ذریعہ مجھے معلوم کرادے اور اس کے بعد سومرتبہ یہ درود شریف اللھم صلی علی سیدنا محمد بعد و کل معلوم لک پڑھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوں گے۔

وبائی امراض سے حفاظت

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء تین سو تیرہ دفعہ حق تعالیٰ کا نام السلام پڑھے تو وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر پانی پر دم کر کے کسی مریض کو پلادیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے صحت ہوگی۔ اور اگر یہی اسم مبارک (السلام) زعفران سے لکھ کر کسی صاف کاغذ پر کسی ظالم کے گھر میں دفن کردیا جائے تو انشاء اللہ العزیز اس کے ظلم وستم کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اور یہی اسم مبارک کسی چینی کے برتن پر لکھ کر اسے پانی سے دھوکر پلایا جائے اور وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیا جائے تو اس درخت کے پھلوں میں برکت ہوگی۔

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے بہت ہی سریع التاثیر اور مجرب عمل ہے۔ بدھ یعنی چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو شب میں بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد ایک ۱۰۰ار مرتبہ سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ۔ پھر سلام کے بعد سو۱۰۰ار مرتبہ یہ استغفار پڑھیں۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب واتوب الیه. اور سومرتبہ اللھم صلی علی سیدنا محمدن النبی الامی والہ وسلم۔ پڑھیں۔ پھر سومرتبہ کہیں اے آسان کنندۂ دشوار یہا اے روشن کنندہ تاریکیہا۔ پھر حضور دل سے حاجات چاہیں۔ اور اور تیسری شب کو بعد فراغ ہونے کے سر برہنہ کر کے، آستین گردن میں ڈال کر اور آنکھوں میں آنسو لاکر جو حاجت ہو پچاس مرتبہ عرض کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی وقت حاجت برآئے۔ بہت مجرب ہے۔

سہو ونسیان کا علاج

اگر کسی شخص کو سہو ونسیان کا عارضہ ہوگیا ہے۔ اور ضروری کام بھی یاد نہیں رہتے ہوں تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد ازاں ایک سو بار یا رحمٰن پڑھے۔ اگر گیارہ روز تک یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ العزیز سہو ونسیان کا عارضہ دور ہوجائے گا۔ اگر اطباء اس کے علاج سے مایوس ہو گئے ہیں تب بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ اور حق تعالیٰ کا نام زعفران سے صاف کاغذ پر لکھ کر اسے گلے میں ڈال لیا جائے تو مال میں خیر وبرکت ہوگی۔ آمدنی میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں عزت واحترام اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

کامیابی مقدمہ کے لئے

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف، آیت: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بعد نماز عشاء (۴۵۰) مرتبہ تا کامیابی مقصد روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

سورۂ حشر

جوکوئی اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ اعداء سے امن میں رہے

گا اور کید کائدین و مکر ماکرین وجوِ غالمین سے محفوظ رہے گا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ اس کو ہر روز پڑھتے تھے۔ کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورت مجھ کو آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امن دیگی۔ ایک شخص کے کان میں قرار یعنی چیچڑی گھس گئی تھی اور اس کو سخت تکلیف تھی۔ بعض علماء نے آبِ زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑھ کر وہ پانی اس کو پلایا۔ جب پانی پیٹ میں گیا بفضل تعالیٰ چیچڑی باہر نکل آئی۔ اس سورۃ کو اسم اعظم بھی کہتے ہیں

برائے رزق

چالیس روز تک متواتر روزانہ اول آخر درود شریف گیارہ بار اور دس مرتبہ سورۂ مزمل شریف پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ روزگار ہاتھ آوے گا۔ اور رزق میں بے حد برکت ہوگی۔

تسخیر کا عمل

اگر کوئی شخص کسی کے دل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے۔ سلام کے بعد سبحان اللہ (۳۳) دفعہ پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ایک سو دفعہ یہ آیت پڑھے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا پڑھے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ. تک پڑھے۔ اگر اس آیت کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھی جائے تو زیادہ اثر بخش ہوگا۔

برائے درد دندان و درد سر و درد ریاح

ایک تختی یا پٹری پاک کرالے اور اس پر پاک ریت ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ کر اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درد، والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے۔ پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہو گیا۔ اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی ب کی طرف رکھے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم ج کی طرف کیل سے دباتا جائے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جائے تو آخر حرف تو نہ پہنچے گا کہ خداوند تعالیٰ اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

ظاہری حالت سے باطنی حالت کا اندازہ نہیں کرنا چاہئے

خوجہ حسن بصریؒ نے ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو دیکھا جو ایک عورت کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا کہ سامنے شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی اور اس میں انڈیل انڈیل کے خود بھی پی رہا تھا اور اس عورت کو بھی پلا رہا تھا۔ خوجہ حسنؒ نے اس کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ اور اس کی طرف ملامت نظروں سے دیکھا۔ اتنے میں مسافروں اور سامان سے لدی ہوئی ایک کشتی وہاں سے گزری جو کچھ آگے جا کر منجدھار میں پھنس گئی، اور الٹ گئی۔ اس کشتی کے چار مسافر پانی میں جا پڑے اور غوطہ کھانے لگے وہ حبشی فوراً دریا میں کود گیا اور سب آدمیوں کو پانی سے نکال لایا۔ پھر وہ آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا حضرت آپ مجھ پر ملامت آمیز نظریں ڈالتے ہیں۔ لیکن میں نے جان خطرے میں ڈال کر سب آدمیوں کو غرق ہونے سے بچالیا ہے۔ آپ ایک ہی کو بچالیتے، خوجہ حسنؒ اس کی بات کی باتیں سن کر بہت حیران ہوئے پھر اس نے کہا اے مسلمانوں کے امام، بوتل میں شراب نہیں پانی ہے اور یہ عورت میری ماں ہے۔ تم کسی کے ظاہر سے اس کی باطنی حالت کا اندازہ کیسے کر سکتے ہو۔ خواجہ حسن بصریؒ نے اس حبشی سے معافی مانگی اور اس دن کے بعد انہوں نے کبھی کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھا۔

مردان حق کی شان

ایک دفعہ خواجہ حسن بصریؒ وعظ فرمارہے تھے۔ یکا یک حجاج بن یوسف مع اپنے خدام و حشم اور جاہ و جلال کے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے آپ کی مجلس میں وعظ میں آگیا اور بیٹھ کر وعظ سننے لگا۔ حجاج کا رعب داب اور سفا کی مشہور ہے لوگ اس کے نام سے تھراتے تھے۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص کے دل میں خیال آیا کہ دیکھیں خواجہ حسن پر حجاج کا رعب غالب آتا ہے یا نہیں اور ان کے وعظ کا رنگ بدلا ہے یا نہیں۔ لیکن حضرت خواجہ حسنؒ بصری نے حجاج اور اس کے خدم و حشم کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور اپنے وعظ کو پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وعظ ختم ہو گیا۔ وہ شخص جس کے دل میں خیال گذرا تھا پکار اٹھا کہ واقعی حسن حسن ہے۔ وعظ کے خاتمہ پر حجاج بھی آپ کے پاس آیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اگر مردان حق میں کسی کو دیکھنا چاہتے ہو تو حسن کو دیکھو۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

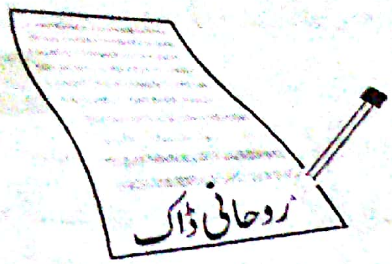

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد ــــــــــــ کشمیر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔

جناب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ کے علم سے جو کہ آپ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کر کے خاص کر فروری، مارچ ۱۹۹۸ء میں مجھے بڑی بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے، اللہ آپ کو اس کے بدل میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے آمین۔

محترم ہاشمی صاحب میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ نے عطا کیا ہے، اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں فروری، مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۵۵ پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے، اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو تو پھر بے شک یہ بھی شرک ہوگا۔ لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت ایسے تعویذ دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو، فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ، تو مہربانی کر کے مجھے یہ سمجھا دیجئے یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟ آپ میری بات کا برا مت ماننا کیوں کہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں تاکہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہو جائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کر دے۔ میرا نام جو تمام اسکول سرٹیفکٹوں پہ ہیں وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے (ببلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے، تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں ۲۵ر فروری اور ۱۰ر مارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالہ میں انتظار کروں گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص

وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا بھی کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنادے تاکہ میں حشر کے میدان میں کسی بڑی شرمندگی کا شکار نہ ہوسکوں۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں ان کا سدِّ باب ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت وگمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگادیں۔

بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے اور اُس کا دامن صرف اور صرف اللہ ہی کے سامنے پھیلنا چاہئے، وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کرسکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کرسکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نرا شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگارکھی ہے، اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں، ان ہی فرشتوں کو "رجال الغیب" بھی کہا جاتا ہے، یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں، کوئی رزق پہنچانے پر معمور ہے، کسی کا کام مظلومین کی دادرسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی مریضوں کی دیکھ ریکھ کرنے میں مشغول ہے، کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے، کوئی فرشتہ رحمت باراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے، اور کسی فرشتے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم وحکمت عطا کررہا ہے اور چونکہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہورہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات تو رب العالمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کرکے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر معمور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

تعویذات میں ان فرشتوں کے نام کا استعمال منجملہ شرک نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں۔ کوئی وزیر داخلہ ہے، کوئی وزیر تعلیم، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی مدد بھی کردے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے، نہ اس نظام سے روگردانی، بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سوفی صد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا مؤکل کو "نظر نہ آنے والا" مددگار سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور مؤکلین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ وفکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ وفکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔ اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جاتا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے، اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عامل اس سے خود مدد طلب کررہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہوگئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی

مستحسن نہیں، اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت جس سے توحید وایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی، زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح وشام ''یَـا وَکِیْـلُ یَـا وَدُوْدُ یَـا وَھَّـابُ'' تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھیں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے جس نام کو بھی آپ تڑپ کر پکار لیں گے بس سمجھ لیں وہی آپ کا اسم اعظم ہے، تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر ''یَـا سَـمِیْعُ'' ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا، آپ کو مقبولیت، فراوانی، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے، یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے اثر انداز ہوتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح وشام پھیلانے کے معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب ہے۔

انداز بیان کی بد احتیاطی

سوال از: (ایضاً)

مولانا زید مظاہری استاد ندوۃ العلماء لکھنؤ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ ''احکام شب برات'' اس میں انہوں نے شب برات میں کچھ ایسے لوگوں کی فہرست پیش کی ہے یعنی جن کی مغفرت اس رات میں بھی نہیں ہوتی ان میں حاضرات اور عملیات والے حضرات تحریر کئے ہیں تو حضرت کیا حاضرات اتنا بڑا گناہ ہے جیسا کہ خنزیر، شراب، جادوگر ہم پلہ ہے، یعنی والدین کی نافرمانی کے ہم پلہ ہے؟ یہ تو خدمت خلق ہے، مضطر کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ہے، جواب تو اب آپ ہی عنایت فرمائیں گے۔

جواب

وہ زمانہ تو لد گئے جب علماء دین بات چیت میں بہت احتیاط برتتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ بے سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتے ہیں اور کچھ بھی لکھ مارتے ہیں، یہ تک سوچنا گوارہ نہیں کرتے کہ ہمارے الفاظ کی زد میں کون کون آجائے گا؟ ہم نے آج تک کسی حدیث میں یہ نہیں پڑھا کہ شب برأت کو حاضرات اور عملیات کرنے والوں کی بھی بخشش نہیں ہوگی، ایسا لگتا ہے کہ اس دور میں یار لوگ حدیثیں خود ہی تیار کر رہے ہیں اور اپنی من پسند باتیں ان حدیثوں میں گھسیڑ رہے ہیں پہلے اس طرح کی حرکتیں اہل بدعت کیا کرتے تھے، اب دیوبندیوں اور ندویوں نے بھی اس طرح کی مشقیں شروع کردی ہیں کہ جس چیز کی طرف اپنی طبیعت نہ چلے اس چیز کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ، کہیں سے کوئی حدیث ڈھونڈ کر لاؤ اور اپنے موقف کو مدلل کرو اور اگر حدیث کوئی ہاتھ نہ لگے تو خود ہی حدیث تیار کر کے پیش کردو۔

اگر عملیات کرنے والوں کی بخشش نہیں ہوگی تو پھر ہمارے اکابرین کا کیا ہوگا؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ، ولی کامل حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب وغیرہم کیا یہ سب بخشش اور مغفرت سے محروم ہوجائیں گے، ان حضرات اکابر نے نہ صرف عملیات کئے ہیں بلکہ عملیات پر سیکڑوں کتابیں بھی لکھی ہیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے علماء نہ جانے کون سے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں، مسلمانوں میں جو اخلاقی جرائم دن بہ دن بڑھ رہے ہیں، مسلمانوں کو ان اخلاقی جرائم سے جن میں جھوٹ، غیبت، بہتان، زنا، سود خوری، رشوت، لواطت، شراب نوشی، جوا، چوری وغیرہ وغیرہ شامل ہیں، ان سے روکنے کے بجائے ان چیزوں سے روک رہے ہیں جو ایک مباح چیز ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بہت سے فتنوں نے جنم لیا ہے اور بہت سارے غلط عاملین نے عوام کو طرح

طرح کی گمراہیوں میں مبتلا کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نفس عملیات کے خلاف ہی غل غپاڑہ مچانے لگیں، ہمیں تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو خرابیاں پھیل رہی ہیں ان کی نشاندہی کرنی چاہئے اور غلط اور بازاری قسم کے عاملین مسلمانوں کے عقائد پر جو ڈاکے ڈال رہے ہیں ہمیں ان کے خلاف محاذ آرائی کرنی چاہئے، یہ ہمارا دینی فریضہ ہے لیکن ایک ہی لاٹھی سے اچھے برے سب ہی عاملین کو ہانک دینا اور انہیں مغفرت سے بھی محروم کر دینا کوئی اچھا وطیرہ نہیں ہے، یہ صرف نفس پرستی ہے یا علمی زعم ہے اس کو نہ توحید پرستی کہتے ہیں اور نہ پرہیز گاری۔

مذکورہ اکابرین کے سلسلہ میں جب کہ اپنی اپنی جگہ یہ سب حضرات روحانی عملیات کرتے رہے اور ان کے تبرکات ابھی تک مارکیٹ کے اندر مختلف کتابوں کی صورتوں میں موجود ہیں، جب ہمارے فاضل دوست کسی بھی معاملے میں کوئی تاویل کر سکتے ہیں تو پھر وہ تاویل عملیات اور عاملین کے بارے میں کیوں نہیں کی جا سکتی اور اگر تاویل نہیں کریں گے تو پھر اس حدیث کی زد سے جو محمد زید مظاہری صاحب نے پیش کی ان حضرات اکابر کو کیسے بچایا جائے گا؟

ہم نے تو مختلف روایات میں یہ پڑھا ہے کہ شب برأت کو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کی، زنا کرنے والوں کی، حسد اور بغض کرنے والوں کی ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننے والوں کی اور ان لوگوں کی جو نجومیوں کے پاس جائیں اور ان کی باتوں پر سو فیصد یقین رکھیں بخشش نہیں ہوگی۔ یہ حاضرات وعملیات کی بات قطعاً گھڑی ہوئی بات ہے اور کسی بھی حدیث میں اپنے الفاظ کا پیوند لگانا گناہ کبیرہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک الزام ہے، اللہ معاف فرمائے۔

تعویذ کی فوٹو اسٹیٹ کا طریقہ

سوال از مولانا محمد ابوبکر۔ مقام دبڑا مغربی بنگال

ضروری التماس یہ ہے کہ آپ سے نسبت ایک عرصہ دراز سے ہے، تقریباً پانچ چھ سال سے ہے اور فون پر بھی ہم کلامی کا شرف حاصل ہے، ایک دفعہ ایک مولانا کو کسی کام کے بارے میں بھیجا تھا، اس وقت سے آپ کے رسالہ ''طلسماتی دنیا'' خرید کر پڑھتا تھا، امسال دو ہزار چار میں ممبر بھی ہو چکا ہوں، جنوری، فروری ۲۰۰۴ء دستیاب ہو گیا ہے لیکن خریداری نمبر درج نہیں تھا، برائے کرم مارچ کے رسالہ میں ''طلسماتی دنیا'' میں تحریر فرمائیں۔

تھوڑا اپنا تعارف تحریر کر رہا ہوں، تبلیغی جماعت بستی نظام الدین اولیاء نئی دہلی سے فارغ شدہ ہوں، مولانا یوسف نور اللہ مرقدہ، مولانا انعام الحسنؒ اور مولانا عبید اللہ بلیاویؒ خاص خدام میں سے تھے، حضرت جی مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو چکا ہوں، عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں چند ماہ ذکر و اذکار آخری ایام میں رہے، ابھی بھی اسم ذات اللہ اللہ و تقریباً دس بیس ہزار نفی اثبات ذکر پانچ چھ سو اور حزب البحر ورد ہر روز اور دیگر قسم کے اذکارات بھی کرتے رہتے ہیں۔

۱۹۶۲ء میں فارغ ہوا اس وقت سے تھوڑا بہت دعاء تعویذ جو بھی آتا ہے کر دیتا ہوں اور شفایابی ہوتی ہے، شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ کے ''طلسماتی دنیا'' سے قواعد یا سیارہ اور مشتری کا خیال نہیں کرتے اور اعداد کا بھی خیال نہیں کرتے، اللہ کے نام سے دے دیتے ہیں، اللہ شفا دیتا ہے اور ہر قسم کے دعا تعویذ زیروکس کرا کر دیتے ہیں، ٹھیک ہے یا نہیں؟ مگر شفا ہوتی ہے، میں ایک مدرسہ کا معلم ہوں، اس کام کو بزنس سمجھ کر نہیں کرتا ہوں، کوئی آتا ہے دیدیتا ہوں یا ایسی دوکان داری نہیں ہے۔

میری اس تحریر بالا سے جو غلطی ہوئی ہو معاف فرما دیں اور جواب سے محظوظ فرما دیں، اگر ہو سکے تو قریبی رسالہ میں اشاعت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ تو خود بھی سمجھتے ہیں کہ ہر ہر مرض میں شفا دینے والی ذات رب العالمین کی ہے، اگر ان کے دربار سے شفا اور تندرستی کا حکم نہ ہو تو نہ دوا کام کر سکتی ہے اور نہ ہی تعویذ گنڈے لیکن اس ایمان ویقین کے ساتھ کہ شفا تو حق تعالیٰ ہی عطا کرتے ہیں علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں اصول وضوابط اپنی اپنی جگہ مسلم ہیں اور ان کو محض اس لئے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ شفا دینا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، مثلاً ڈاکٹر اپنی مرضی سے اگر یہ تاکید کرے کہ دوا کو کھانے کے بعد کھائیں، تو کسی بھی دوا کا استعمال اس تصور کے ساتھ کرنا کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے دوا کسی بھی وقت کھا لو غلط ہوگا، قرآن حکیم کی کوئی سی بھی آیت ہو وہ اللہ کا کلام ہے لیکن تمام

معاملات میں اور تمام امراض میں کوئی ایک آیت کارگر ثابت نہیں ہوسکتی حالانکہ اس کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی تامل کسی عامل کو نہیں ہوتا لیکن جدا جدا امراض میں جدا جدا آیات کے نقوش بنانے کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ ہر آیت ہر مطلب میں مفید ثابت نہیں ہوگی، محبت کے لئے کسی آیت کو استعمال کریں اور نفرت کے لئے کسی اور آیت کو، اسی طرح اکابر نے فن نقوش کی چالیس الگ الگ تجویز کی ہیں، ان سب کا لحاظ رکھنا پھر جو نقوش تیار ہوں ان کو موم جامہ کے بعد کس کس رنگ کے کپڑے میں پیک کرنا ہے ان کا لحاظ رکھنا اور ان اوقات کو ملحوظ رکھنا جو مختلف قسم کے معاملات میں مختلف اوقات میں لکھے جاتے ہیں ضروری ہے، اس کے بعد پھر اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، تدبیر اپنی جگہ اور اللہ کا حکم اور فضل اپنی جگہ، ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کا اصول یہ بھی ہے کہ تعویذات کی فوٹو اسٹیٹ کرنا درست نہیں ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے کیونکہ تعویذات میں اصولاً عامل کی اپنی کارکردگی تاثیر پیدا کرتی ہے اور اللہ کے فضل کی وجہ بنتی ہے اگر فوٹو اسٹیٹ اثر انداز ہوا کرتی تو پھر کسی عامل کی کوئی ضرورت بھی نہ رہتی، قدیم کتب سے جو یقیناً بزرگوں کی مرتب کردہ ہیں نقوش فوٹو اسٹیٹ کرلیا کرتے اور کسی عامل اور معالج کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ رہتی، لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ زیروکس کاپی اثر انداز نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا کہ زیروکس کاپیوں سے شفا ہورہی ہے تو یہ بات مستثنیٰ ہے اور اللہ کا خصوصی فضل ہے اس کو نظیر بنا کر زیروکس کاپیوں کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا، ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر آپ عام اصولوں کو ملحوظ رکھ کر خدمت خلق کے سلسلے کو جاری رکھیں تو مزید فائدے آپ محسوس کریں گے، اسی طرح اگر آپ اعداد اور نجوم کا بھی خیال رکھیں گے تو اور بھی فضل خداوندی کے مستحق ہوں گے کیونکہ یہ تمام چیزیں اسباب وتدابیر میں داخل ہیں اور اسباب وتدابیر فضل خداوندی کی بنیاد ہوا کرتی ہیں۔

تم ہی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: (نام مخفی)

ایک غیر مسلم میرا اپنا بڑا گہرا دوست ہے اور اس کو دین سے بہت ہی زیادہ لگاؤ اور محبت ہے اور گھر میں رہتے ہوئے کبھی سر سے ٹوپی نہیں اُتارتا اور وہ کہتا ہے کہ تمہارا دین جیسا کوئی دین نہیں ہے، بہت ہی عمدہ اور اچھا مذہب ہے اور عملیات کی لائن بھی بہت عمدہ لائن ہے، اس نے حاضرات کا عمل جب دیکھا تو وہ میرے پیچھے پڑ گیا کہ یہ مجھے بھی سکھاؤ، اس کی جو جو شرائط ہوں گی میں اسے من وعن پورا کروں گا، تو برائے کرام بتلائیے کہ میں اسے کونسا حاضرات کا عمل سکھاؤں جو اس کے لائق ہو اور وہ پابندی سے کرسکیں اور کامیاب ہو بلکہ ہوسکتا ہے اس عمل کے بعد وہ اسلام میں داخل ہوجائے، امید کہ جواب سے نوازیں گے، دعا کی درخواست۔

(نوٹ) مذکورہ غیر مسلم ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، استنجا کے لئے پانی وغیرہ کا بھی استعمال کرتا ہے، اس کی طہارت میں کوئی شک نہیں ہے۔

جواب

دین اسلام کو پسند کرنا، دین اسلام پر کوئی احسان نہیں ہے، بلکہ دین اسلام کو پسند کرنا اور اس کا اظہار کرنا ایک سچائی کا اعتراف ہے۔ اسلام ایک سچا، صاف ستھرا اور فطری مذہب ہے اور عقل وخرد کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے، دنیا کا کوئی بھی مذہب حقیقت کے اتنا قریب نہیں ہے جتنا اسلام ہے۔ اگر آپ کے دوست اسلام کو پسند کرتے ہیں تو وہ ایک صداقت اور سچائی کا اعتراف کرتے ہیں اور سچائی کا اظہار کرنے والے یقیناً قابل قدر ہوتے ہیں لیکن یہ بات فہم سے بالاتر ہے کہ وہ کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اگر بالاتفاق وہ کسی عمل میں کامیاب نہ ہوسکیں تو اس میں دین اسلام کا کیا قصور ہے، اگر قصور ہوسکتا ہے تو صرف ان ہی کا ہوسکتا ہے کیوں کہ کسی بھی روحانی عمل میں کامیابی کا دارومدار عامل کی اپنی صلاحیت اور محنت پر منحصر ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عمل میں ناکام ہوجاتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کسی نہ کسی غلطی یا کوتاہی کا دخل ہوسکتا ہے۔

آپ اپنے دوست کو سمجھائیے کہ اسلام کو اس کے اپنے محاسن سے سمجھیں اور اس کو عقل وعلم کی کسوٹی پر پرکھیں، اگر وہ اس کسوٹی پر کھرا اسکہ ثابت ہو تو اس کو قبول کرلیں، لیکن اگر کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد قبول کریں گے تو یہ اخلاص نہیں بلکہ یہ تو ایک طرح کی مفاد پرستی ہے اور اسلام میں کسی طرح کی مفاد پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کو ایسے ماننے والے مطلوب ہیں جو دنیاوی کسی غرض میں کامیاب

ہونے کے بعد اس کے آگے سر تسلیم خم کریں، اسلام کو ایسے چاہنے والے درکار ہیں جو قدم قدم پر ناکامیوں اور طرح طرح کے نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد بھی اسلام کا دامن تھامے رہیں اور ناکامیوں اور خساروں پر بھی مطمئن رہیں جو لوگ اسلام کو صرف اس لئے قبول کرتے ہیں کہ ان کا کوئی دنیاوی مفاد پورا ہو جائے تو وہ درحقیقت اسلام کے محاسن اور اس کی اچھائیوں کے قدردان نہیں ہیں۔

کاش آپ اپنے دوست کو یہ سمجھا سکتے کہ روحانی عملیات میں کامیاب ہونے کے لئے پہلے داخل اسلام ہو جاؤ، پھر تم کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔ ان کے بارے میں آپ کا یہ گمان کہ اگر وہ کسی عمل میں کامیاب ہو گئے تو پھر وہ داخل اسلام ہو جائیں گے ایک ایسی خوش فہمی ہے جس سے عقل کی ناپختگی کی بو آتی ہے۔

آپ نے اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، استنجے وغیرہ کا بھی اہتمام کرتا ہے، خوشی کی بات ہے لیکن پاکی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک ظاہری دوسری باطنی، آپ کے دوست بلاشبہ ظاہری پاکی کے قائل ہیں اور اس کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن باطنی طہارت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان خود کو کفر وشرک کی گندگیوں سے پاک کرلے، جب تک انسان خود کو باطنی ناپاکیوں سے پاک صاف نہیں کرے گا وہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے مقدس عملیات سے استفادہ کرنے کا اہل کیسے ہو سکے گا۔

آپ ہی بتائیں ایسی صورت میں جب کہ آپ کے دوست باطنی طہارت سے بہرہ ور نہیں ہیں تو ہم انہیں کونسا عمل بتائیں، عمل کی کامیابی کے لئے باطنی طہارت کا ہونا ناگزیر ہے۔

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

سوال از: (نام مخفی)

"تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایک طالبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے، اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہو گئے ہیں، آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے اس کا جواب دیں اور ان اشکالات کو رفع فرمائیں جو ہمارے دماغ میں پیدا ہو گئے ہیں، اس مضمون نگار کا نام عائشہ مرتضیٰ ہے جو عالمیت کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں۔"

اسلام میں عقیدہ توحید کو اولین بنیادی حیثیت حاصل ہے، توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں، تنہا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک و مربی و پالنہار ہے، سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے، نفع ونقصان کا مالک صرف وہی ہے، اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع ونقصان کا مالک جاننا، مشکل کشا و حاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا و استغاثہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ: (سورۂ مائدہ: آیت ۷۲) قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط (سورۂ زمر: آیت ۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "من لقی اللّٰہ لایشرک بہ شیئا دخل الجنة ومن لقی اللہ یشرک بہ شیئا دخل النار۔"

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم میں داخل ہوگا، اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں اور شرک کے تمام دروازوں کو بند کر دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ان شرکیہ امور میں سے تعویذ وگنڈے، چھلا، تانت اور دھاگہ بھی ہیں، جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں گے ان شاء اللہ۔

تعویذ اور گنڈے: بنو اسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا، امت مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تلاش کی جائے تو

کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا تو کسی میں چھوٹا سا قرآنی نسخہ، کسی میں دنیا کے ممالک کے سکے، کسی میں کوڑیاں اور مونگے اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''ان الرقی والتمانم والتولة شرک'' بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کمزوری دور کرنے کے لئے، آپ نے فرمایا اسے نکال کر پھینک دو، یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مر گئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔

ایک دوسری روایت ہے کہ ''من تعلق تملیمة فقد اشرک'' جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''من تعلق تمیمة فلا اتم اللہ ومن تعلق ودعة فلا ودع اللہ لہ'' جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون وراحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے: تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت اور دھاگے کی بھی وباء بری طرح پھیلی ہوئی ہے جب کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کر رہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے، اسے باقی نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت: آج کل جب لوگوں کو تعویذ اور گنڈے سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذیں لیتے ہیں جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (سورہ حشر، آیت، ۷)

جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اسے رک جاؤ اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد: تعویذ اور گنڈہ دینے والوں میں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں، نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں، بہت سے جاہل مسلمان کفار ومشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پہل کرتے ہیں جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگوں کو غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں کہ مقصد حل ہو جانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگربتی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تعویذ اور گنڈہ کے بہانے لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلتے ہیں، عام طور پر سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو تو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا، جب کہ وہاں کوئی نہ ہو پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے؟ شعبدہ باز اور مکار ملا لوگوں کے عقیدہ ومال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور ان کے دین ودنیا کو برباد کر دیتے ہیں پھر وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم وبصیرت عطا فرمائے اور امت کو شرک وتوہمات کے دلدل سے نجات بخشے آمین۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جارہی ہے اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے، اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں، وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں اور ناقص العلم بھی، وہ بھی اب توحید وشرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اس طرح کے مضامین پڑھ کر دکھ ہوتا ہے اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ

ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جارہی ہے اور شیطان لعین توحید وسنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضیٰ کا مضمون اس انداز سے شروع ہوا ہے جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے، باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کررہا ہے اور تعویذ گنڈوں کی نہ صرف اشاعت کررہا ہے بلکہ تعویذ گنڈوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا رب العالمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذات گرامی کے اشاروں پر ہوائیں چلتی ہیں اور اس ہی ذات گرامی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں، ان کی مرضی نہ ہو تو انسان سانس بھی نہیں لے سکتا، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہے بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہ مؤثر ہے وہ بھی بلاریب شرک اور بدعقیدگی کا شکار ہیں، دوا ہو یا غذا، دعا ہو یا تعویذ ذات باری تعالیٰ کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہوسکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان شعروں میں واضح کیا ہے۔

پہلا شعر ہے۔

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر یہ ہے۔

سَر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
ہر در پہ جو جھک جائے اسے سَر نہیں کہتے

اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو عاملین علم صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور وآگہی کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں لگے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ یہی ہے کہ تعویذ فی نفسہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے، رب العالمین کی مرضی شامل حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے اور شرک تو بہرحال شرک ہی ہے، معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہے، پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گنڈوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کے لئے بہت ناکافی ہیں۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے جو شرک کے قبیل سے ہوں اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد وطلب کی گئی ہو، اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے، جن میں مشرکانہ کلمات لکھے ہوں۔ دورِ رسولؐ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے، اس وقت سورۂ فاتحہ وغیرہ کا نقش کسی کے گلے میں نہیں ہوتا تھا، اسی لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا، لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کررہے ہیں اور بزعم خود یہ ثابت کررہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ

”صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔“

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔ اگر فی الواقعہ صحابۂ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ مخواہ وہ آیات قرآنی پر مشتمل ہو ناجائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت امام غزالیؒ جیسے اساطین امت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر

لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں، ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے، اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم ان لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں ان اداروں کے ذمہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کررہے ہیں جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیئے ہیں۔ اس طرح کے دلائل مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں، اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے لیکن ان کے نماز نہ پڑھنے اور روزے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہے اور ان کا علاج کرنا بے معنی ہے، نماز نہ پڑھنا ایک الگ بیماری ہے، اگر کوئی نہیں پڑھتا وہ بلاشبہ گناہ گار ہے اور اللہ کا نافرمان ہے، لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہو جاتا۔

اگر عامل روحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بدنصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے تب بھی کسی محترمہ کو اس کا مذاق اڑانے کا حق نہیں ہے اور یہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے کہ عاملین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عاملین کا بھی مذاق اڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں، بلاشبہ جو عاملین عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے ہیں یا انہیں ورغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں، بلاشبہ وہ لعین ہیں اور وہ اپنے روحانی پیشے کے خود ہی غدار ہیں لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں اور وہ بھی یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کئے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا، ڈاکٹروں کی ہر برائی کس لئے برداشت کرلی جاتی ہے، کیا ڈاکٹروں سے اس دنیا میں یا اُس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل، حکیم ہو یا وید، اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے، لیکن چند برے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا ظلم ہے اور ظلم شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں اور جو دارالعلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے ہیں وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

”قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک کے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول وضوابط ہیں، جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دنیا وآخرت کی فلاح وبہبود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے لیکن ہمارے اکابرین نے ان حقائق کی تشریح وتوضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور ان کے فوائد بیان کئے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات، نظر بد، سحر زدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے واقعات احادیث میں موجود ہیں۔

(بحوالہ رموز مقطعات صفحہ: ۱۴)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسنؒ صاحب کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں۔

”ایسے موضوعات میں ایک معروف ومقبول موضوع قرآن پاک کی مختلف آیات وکلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات ومشکلات میں ان کا استعمال اور ان کے وہ بیش بہا اثرات وفوائد ہیں جن کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہو رہا ہے۔“

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحبؒ قاضی شریعت دارالقضاء دہلی فرماتے ہیں۔

”قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء ورحمت بھی ہے۔ وَنُنَزِّلُ

محمد اجمل مفتاحی

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی، جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا کامیاب علاج بھی ہے۔"

حضرت شاہ عبدالقادرؒ موضح قرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں، دل کے شبہات اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہوگئی تھی، ان اثرات کو دور کرنے کے لئے معوذتین کا نزول ہوا، چنانچہ ان کو پڑھ کر دم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہوگئے۔"

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام میں جھاڑ پھونک اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے، اس کو شرک سے تعبیر کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلہ میں سیکڑوں جلیل القدر علماء اور حضرات صوفیاء نے مختلف انداز میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں اور تعویذات کی حقانیت پر سیکڑوں کتابیں قلم بند کی گئی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوفاق اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں اور بعض نقوش اعداد پر مشتمل ہیں۔

امام احمدؒ بونی کی شمس المعارف ولطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے جوامت کی خدمات جلیلہ کے لئے لکھی گئی تھی اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے، ان کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ دیوبندی، حضرت مفتی عزیز الرحمٰن، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا احمد رضا

خاں صاحبؒ جیسے اکابر نے حروف اور اعداد پر مشتمل آیات قرآنی کے تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک کا درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اس کی توقع کرنا بھی امر محال تھا۔

تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بدعقیدگیاں اور جو عیاریاں سامنے آرہی ہیں ان کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے جو لوگ روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو کر گلی گلی دھونی رما کر بیٹھے ہیں اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور ان کے ایمان کو بھی خراب کررہے ہیں ان کے لتے لینے چاہئیں، لیکن سرے سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر بھی توبہ کرنی چاہئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب علم صحیح رکھنے والوں نے تعویذ گنڈوں کے فن سے آنکھیں موند لیں تو پھر ایک سے ایک بڑا عامل اس میدان میں کود گیا اور اس نے اپنی من مانیوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ان کی جیبیں بھی کاٹیں، ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہار برأت کرتے ہیں جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، نہ ان کا کردار درست ہے نہ انداز گفتگو نہیں دین اسلام سے اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے اور یہ سب لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں اور موقع مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بہت برا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی برائی کی وجہ سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اور آیات قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصہ شرک باور کرانا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عاملین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عاملین سماج میں دندناتے رہیں گے، مخالفت ان لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ شرک پھیلا رہے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں، ان کی مخالفت کرنے کے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاٹھی اٹھا کر گھر سے نکل کھڑا ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے، اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم کے لوگ آپ کی کمر بھی تھپتھپادیں تو بھی آپ کو دین ودنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

محمد اجمل مفتاحی

ہمیں امید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی اگر تشفی نہیں ہو تو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اٹھا سکتے ہیں کیوں کہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا اور غلط بات کی تردید کرنا ہے اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے اور ہماری خواہش یہی ہے کہ ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

ایک بدروح کا عشق

سوال از: آشکار عرفانی ———— ممبرا (تھانہ)

ایک بدروح ہے جو مجھ سے عشق کرنے کا دعویٰ کرتی ہے، ڈیڑھ سال قبل میری شادی ہوئی ہے اور ایک دو ماہ کے بعد ہی وہ بدروح میری بیوی پر آنے لگی، میں عادت کے مطابق روز سورتوں کا عمل کرکے سوتا ہوں تو ایک روز وہ بدروح گھیرے میں آگئی، ویسے تو اسی سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ باتیں کرتی تھی لیکن اس روز میں نے اس سے گھما کر بات کی تو وہ دھوکہ سے بول گئی۔ وہ ایک بدروح ہے اس کے حق جتانے پر میں نے بھی دعویٰ کیا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جب تم ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہو اور تم میری کارکردگی سے خوش ہو جیسے کہ عام طور پر لڑکیاں کسی اچھے لڑکے کی خوبیوں سے متاثر ہوکر شادی کے لئے خواہش ظاہر کرتی ہیں تو میرا بھی دل کہتا ہے کہ تنہائی میں تم سے ملوں، باتیں کروں، تو کہنے لگی میں مرچکی ہوں، زہر کھاکر۔ میرے پوچھنے پر بولی کہ وہ کسی سے عشق کرتی تھی، ناکامی ملنے پر اس نے زہر کھالیا اور مرگئی، اس کا نام ”دیپا“ ہے وہ مجھے کہتی ہے کہ تم سے برسوں سے پیار کرتی ہوں، تم اچھے آدمی ہو، سب سے اچھی باتیں کرتے ہو، بچوں کو بہت پیار سے پڑھاتے ہو، سچے دل سے تم اچھے آدمی ہو اس لئے ہی تم سے پیار کرنے لگی ہوں اور تم سے شادی کروں گی، تو میں نے کہا میری شادی ہوگئی ہے اور شروع شروع میں میری اہلیہ کی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میری سہیلی ہے اور اسی سے ملنے آتی ہوں لیکن میں نے اپنے ایک بزرگ سے کچھ چیزیں لی تھیں جلانے کے لئے جو دارالعلوم دیوبند سے ہی فارغ ہیں، انہوں نے ہی پہلی بار ثابت کیا تھا کہ اہلیہ کو دیکھ کرکے کہ آسیبی حرکت ہے، روز وہ لوبان ہی جلاتا تھا، ایک روز ناغہ نہ ہونے کے ڈر سے اہلیہ سے کہہ دیا لوبان جلانے کو، اس کے دوسرے روز اہلیہ کو اس نے پٹخ دیا تو میں نے اس سے پوچھا، تم نے اپنی سہیلی کو کیوں پٹخ دیا تو کہنے لگی۔ تم نہیں جانتے وہ میری دشمن مجھے مارنے کے لئے کیا کرتی ہے اور کہنے لگی، اب تو اسے مار ڈالوں گی اور پھر میں تم سے شادی کروں گی اور کبھی کبھی میری اہلیہ برقعہ پہن کر گھر سے نکل جاتی ہے دروازہ کھول کر، اس جمعہ کو جس روز رمضان کا چاند نظر آنے والا تھا، میں جمعہ کی تیاری کر رہا تھا وہ کسی بات پر مجھ سے ناراض ہوگئی اور مجھے دھکا دے کر گھر سے اول فول بکتے ہوئے دروازہ کھول کر گھر سے نکل گئی، جلدی سی ادھورے کپڑوں میں ڈھونڈنے نکلا، بھائی کو اور لڑکوں کو بھیجا، تو وہ ایک شمشان کے سامنے تھی اور اذان ہو رہی تھی، شاید اذان کی آواز سن کر بدروح جسم سے نکل کر چلی گئی، بعد میں اہلیہ سے پوچھا تو کہتی ہے میں تو گھر پر تھی وہاں کیسے گئی مجھے نہیں معلوم اور وہ جگہ تو میرے لئے نئی ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کہاں ہوں اور اب وہ بہت ڈری ہوئی ہے کہ کہیں اور نہ لے جائے وہ، اب آپ ہی بتائیے کہ میں کیا کروں، میں نے تفصیل آپ کو لکھ دی ہے جس کا علاج کرانا چاہتا ہوں۔ میرے والد نے تعویذ دیا ہے مگر بدروح آتے ہی سارے تعویذ گلے سے نکال کر پھینک دیتی ہے۔

براہ کرم جلد از جلد مجرب علاج بتائیں کہ بدروح ہمیشہ کے لئے چلی جائے۔

جواب

عشق کی بیماری عام ہوگئی ہے، اب تک عورت اور مرد ہی اس سلسلہ میں شامل تھے، اب آپ کا خط پڑھ کر اندازہ ہوا کہ دوسری مخلوقات بھی اور حد تو یہ ہے کہ بدروحیں بھی عشق فرما رہی ہیں اور باقاعدہ لیلیٰ اور جولیٹ بنی ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے آپ خوش نصیب ہیں کہ ایک بدروح نے آدم کی ساری اولاد کو نظر انداز کرکے آپ پر نظر انتخاب ڈالی اور آپ سے عہد و پیمان کئے اور آپ سے شادی کرنے کی تمنا کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے کیوں کہ آپ کی یہ خوش نصیبی کسی بدنصیبی کا مقدمہ بھی ثابت ہوسکتی ہے، جس طرح بندریا کی محبت کا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اسی طرح کسی بدروح کی محبت کا کیا بھروسہ ہوسکتا ہے۔ بدروح کا کیا بھروسہ کب اپنی پہ آجائے اور کب گلا گھونٹ کر اپنی خاندانی رسم پوری کرلے۔

اللہ نے آپ کو عقل سلیم دی تب ہی آپ نے اس بدروح سے جو

آپ کی محبوبہ ہے، نجات پانے کی ٹھانی اور ہمیں خط لکھا اور کوئی ہوتا تو وہ اس بدروح سے بوس وکنار کرتا رہتا اور اسے اپنی نہ زندگی کی فکر ہوتی نہ عاقبت کی۔ اس بدروح سے نجات پانے کے لئے آپ کو چند کام کرنے پڑیں گے، ایک تو یہ کہ پوری اذان پڑھ کر روزانہ صبح شام اپنے قلب پر دم کرلیا کریں اور نماز فجر کے بعد سورۂ ناس کی ہر آیت کے سین کو حذف کرکے سات مرتبہ پڑھیں اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ اس طرح قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّا. مَلِكِ النَّا. اِلٰهِ النَّا. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاس الْخَنَّا. الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّامِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّا. رات کو سونے سے پہلے الیقاً ملیقاً تلیقاً خالقاً مخلوقاً کافیاً شافیاً اِرْتَضٰى مُرْتَضٰى بِحَقِّ يَابُدُّوح وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا پڑھ کر ایک مرتبہ ایک گلاس پانی پر دم کرکے پیا کریں اور یہ تعویذ کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ بدروح کی محبت اور عشق بازی سے آپ کو نجات مل جائے گی، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

اس نقش کو باوضو ہوکر لکھیں اور قبلہ رو ہوکر لکھیں، اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھنے کی ضرورت نہیں، کالی روشنائی سے لکھنا کافی ہے، لیکن اگر اس نقش کو جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت میں لکھ لیں تو بہتر ہوگا۔

☆☆☆☆

کسی خاص مصروفیت کی بنا پر یہ شمارہ دو ماہ پر مشتمل کرنا پڑا، قارئین سے معذرت۔

(ادارہ)

روحانی تقویم ۲۰۱۸ء

ادارہ طلسماتی دنیا کی ایک روح پرور پیشکش

روحانی اور فلکیاتی مضامین پر مشتمل ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز جس کی افادیت آپ سالہا سال تک محسوس کریں گے۔

- علم وآگہی کا ایک معتبر مرقع
- انسانی شعور کو بیدار کرنے والی صدائے حق
- بندوں کو خدا سے ملانے کا مؤثر ذریعہ
- پوشیدہ اور مخفی حقائق سے پردہ ہٹانے والی اور روحانی جلوے بکھیرنے والی ایک سالانہ یادگار۔

وسیع، وقیع، مستند، معتبر، دلچسپ

انشاء اللہ ۲۰۱۷ء کے آخری ہفتے میں منظر عام پر آئے گی۔ ایجنٹ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مطلوبہ تعداد سے دفتر کو پیشگی آگاہ کردیں تاکہ آرڈر کی تعمیل میں آسانی رہے، گزشتہ سال دیر میں آئے ہوئے آرڈروں کی تعمیل نہیں ہوسکی تھی اور بے شمار لوگ ایک عظیم روحانی پیشکش کے مطالعہ سے محروم رہ گئے تھے۔

اس عظیم الشان پیشکش کا ہدیہ -/80 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

منیجر

ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون : 9756726786

قسط نمبر ۱۹

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

فرمان الٰہی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوْا مِنْهَا لَحْمًا طَرِيًّا.

(سورۃ النحل، پارہ ۱۴، آیت ۱۴)

”یعنی اللہ کی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر فرمایا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ۔“

اللہ تعالیٰ نے سمندروں اور نہروں میں بھی مختلف شکل وصورت کے جانور پیدا فرمائے اور ان سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا، مچھلی کو دیکھئے کہ اس کی تخلیق چونکہ پانی میں ہوئی جہاں چلنے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کو ٹانگیں نہیں ملیں، نہ اس کو پھیپھڑا ملا کیوں کہ وہ پانی کی گہرائی میں غوطہ مارے رہتی ہے، وہاں پھیپھڑا ہوا لینے کا کام کب دے سکتا تھا، البتہ ٹانگوں کی جگہ مچھلی کو دونوں جانبوں میں مضبوط بازو ملے جن کی مدد سے وہ جہاں چاہتی ہے تیزی سے چلی جاتی ہے۔ اس کی کھال سخت کھپٹے دار زرہ نما پیدا کی گئی جو اس کے گوشت سے مخالف رنگ کی ہوتی ہے، اس کو مضبوط اس لئے رکھا گیا کہ اگر کوئی اس کو اذیت پہنچانا چاہے تو کھال اس کا بچاؤ کرلے۔

بعض مچھلیوں کو دوسری قسم کی کھال عطا ہوئی ہے لیکن وہ بھی مضبوط اور سخت قسم کی ہوتی ہے، مچھلی کو قدرت سے سننے، دیکھنے اور سونگھنے کی طاقتیں بھی بخشی گئی ہیں تاکہ وہ ان طاقتوں کی مدد سے اپنی روزی بھی بہ آسانی حاصل کرلے اور اگر کوئی اذیت رساں چیز پائے تو اس سے بھاگ کر اپنی جان بچالے۔

مچھلی چونکہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی غذا بنتی ہے اور انسان کی بھی، اس لئے قدرت نے ان کی پیدائش کثرت سے کی اور اکثر اقسام سے نسل کا سلسلہ چلایا، پھر بچہ پیدا کرنے کو مادہ کے ساتھ مخصوص نہیں کیا، جس طرح خشکی کے جانوروں میں ہے بلکہ نسل چلانے میں نرومادہ کا فرق اٹھادیا اور مچھلی کے پیٹ میں ایک وقت میں بے شمار انڈے پیدا کئے اور ہر انڈے سے ایک مچھلی پیدا کی۔

بعض قسم ایسی ہے جو فوراً بچے دیتی ہے، یہ قسم نہروں میں ملتی ہے، البتہ بعض مچھلیوں میں نرومادہ کا فرق ہوتا ہے، اس قسم کی مچھلی کے کچھوے اور مگرمچھ کی طرح ہاتھ بھی ہوتے ہیں اور پاؤں بھی۔ اس میں مادہ انڈے دیتی ہے اور انڈوں کو دھوپ کی حرارت پہنچتی ہے، ہر انڈے سے ایک مچھلی اسی نوع کی پیدا ہوتی ہے۔

اب سمندر اور دریا میں مچھلی چونکہ انڈوں کو نہیں سے سکتی تھی اس لئے قدرت نے اس میں پیدائش کا یہ نظام رکھا کہ انڈے پیدا ہوتے ہی ان میں بچے پیدا ہوجاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان میں روح پڑجاتی ہے، لہٰذا انڈے میں بچہ تربیتی دوروں سے نہیں گزرتا بلکہ اس کی خلقت کی تکمیل فوری ہوتی ہے، اللہ اکبر! کیا نظامِ قدرت ہے، ہر امر کی بنا مصلحت وحکمت پر ہے۔ مچھلی کی رفتار کو دیکھئے کس قدر تیز ہے، یہ اپنی دم سے اپنے بدن کو سیدھا بھی رکھتی ہے اور ادھر اُدھر موڑتی بھی ہے بالکل جس طرح جہاز یا کشتی اپنے پچھلے حصہ سے خود کو سیدھا رکھتے ہیں اور اسی سے ادھر اُدھر پھرتے ہیں۔ مچھلی کے دونوں طرف جو پَر ہیں وہ اس کے لئے گویا چپّو ہیں جن سے کشتی کو دھکیلتے ہیں اور کشتی کو سیدھا چلانے میں وہ مدد دیتے ہیں، یہ بھی اپنے پَروں سے بدن کو سیدھا آگے بڑھاتی ہے۔

ملاحظہ کیجئے اس کی ہڈیاں مکان کے ستونوں کی طرح قائم ہیں، ہر عضو میں اسی کے مطابق ہڈی پیدا کی گئی ہے اور اس کو وہی شکل دی گئی ہے، مچھلی اس امر میں جہاز کے ہم شکل ہے، سب سے بڑی اور موٹی ہڈی اس کے بدن کی قوت کو تھامے ہوئے ہے اور اسی سے پیٹ اور پیٹھ کی طرف پسلیوں کا سلسلہ چلتا ہے، سر کی ہڈیاں عجیب مناسب وضع کی ہیں۔

مچھلیوں میں جو شکار کرنے والی مچھلی ہوتی ہے اس کے گوشت کو

محمد اجمل مفتاحی

قدرت نے سخت اور مضبوط پیدا فرمایا ہے اور اُچھلنے کودنے کی طاقت بھی اس کو بخشی ہے، نیز اس کو دانت بھی بہت دیئے، یہ دانت اس کو چبانے سے بے نیاز کردیتے ہیں، سمندر میں بعض جانور نہایت سست حرکت کمزور اور ضعیف پیدا ہوئے ہیں، جیسے سیپی یا گھونگے کا کیڑا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لئے اس کی پیٹھ کو پتھر کی طرح سخت بنادیا جو اس کے لئے گھر اور مکان کا کام دیتی ہے اور وہ اس میں حفاظت وامن کے ساتھ رہتا ہے۔

مچھلی کی بعض قسم ایسی ہے جو کھلی جگہ پیدا کی گئی ہے اور وہ اپنی حفاظت نہیں کرسکتی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پہاڑوں اور پتھروں کے ساتھ چمٹا رہنا سکھادیا، یہ پتھر سے ایسی چمٹتی ہے کہ زبردست طاقت سے چھٹتی ہے، اس قسم کی مچھلی کی غذا پہاڑ کی رطوبت ''کائی'' وغیرہ بنائی گئی، اسی سے یہ زندہ رہتی ہے، ایک گھونگا ایسا ہوتا ہے جس کا گھر ستارے نما ہوتا ہے، یہ اپنا سر گھر سے نکالے رکھتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی چیز اذیت رساں ہے فوراً اپنے سر کو اپنے گھر کے اندر کرلیتا ہے اور سوراخ پر کوئی سخت چیز لگالیتا ہے جس کی سختی اس کے باقی خول سے ملتی ہوتی ہے تاکہ اس کا بالکل پتہ ہی نہ لگے۔ غور کیجئے قدرت نے ہر شئے کو اپنی حفاظت کی ترکیبیں کیسی سکھادی ہیں، سمندر کی گہرائیوں میں ٹیلوں کی بلندیوں پر جنگلوں کی پہنائیوں میں جہاں بھی کوئی جانور پیدا فرمایا اس کو اپنی حفاظت کی راہیں بھی بتادیں۔

ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہے جس کے بدن میں سیاہی کی طرح ایک رنگ پیدا ہوتا ہے اور اس کے بدن کے فضلہ سے اس کی تخلیق ہوتی ہے، جس طرح دودھ دینے والے جانوروں میں دودھ کی پیدائش ہوتی ہے، یہ جب دیکھتی ہے کہ کوئی اذیت رساں شئے ہے، فوراً اپنے بدن سے سیاہ مادہ نکالتی ہے اور اس کو پانی میں چھوڑ دیتی ہے، پانی اس سے سخت گدلا ہوجاتا ہے اور وہ اس پانی میں غائب ہوجاتی ہے، دیکھنے والا دیکھتا ہی رہتا ہے کہ کدھر گئی؟ اور کیسے گئی؟ اس کا کچھ نشان نہیں ملتا، قدرت نے اس کو اپنے بچاؤ کے لئے یہ ترکیب سکھادی اور ممکن ہے اس مادہ میں قدرت نے اور بھی حکمتیں رکھی ہوں جن کا علم ہم کو نہیں بخشا، بعض مچھلیاں اڑنے والی ہوتی ہیں، یہ چمگادڑ کی طرح بازو رکھتی ہیں اور بارش کے موقع پر سطح سمندر سے اوپر اٹھ کر ہوا میں پرواز کرتی ہیں کہ جس نے ان کو کبھی نہ دیکھا ہو وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ خشکی کے پرندے ہیں، نہروں میں ایک قسم کی مچھلی اور ہوتی ہے اس میں بچاؤ کی ترکیب جدا رکھی گئی ہے، جب اس کو کوئی پکڑتا ہے اس کا بدن اور ہاتھ سن ہوجاتا ہے اور وہ اس کو تھام نہیں سکتا۔

غرض خالق عالم کی حکمتیں اس ایک مخلوق میں اس قدر ہیں کہ چاہیں تو ان پر کتابیں لکھ ڈالیں، مگر پھر بھی یہ حکمتیں پوری نہ ہوں، بس یہ چند مذکورہ حکمتیں نمونۂ قدرت کے طور پر کافی اور وافی ہیں۔

☆☆☆

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرتناک پیش کش

ردّ سحر، ردّ آسیب، ردّ نشہ، ردّ بندش و کاروبار اور ردّ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آجاتا ہے۔ تردّد اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقۂ احباب میں تحفتاً دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

ہدیہ صرف -/30 روپئے

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محلّہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

قسط نمبر: ۵۹

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

خدائے عزوجل اس رات میں غروب آفتاب سے طلوع فجر تک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ یہ ہوتا ہے کہ ”کیا ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں، کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں، کیا کوئی مبتلائے آزار ہے کہ میں اسے صحت بخشوں۔“

سال بھر میں جو مرنے والے ہوتے ہیں ان کا نامہ حیات اسی رات کو چاک کردیا جاتا ہے، اس رات میں بیدار رہنا، استغفار کرنا اور قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

شب قدر

ماہ رمضان کی وہ مبارک رات جس میں قرآن نازل کیا گیا، علمائے امت کی بڑی اکثریت کا خیال ہے کہ رمضان کی آخری دس تاریخوں میں کوئی ایک طاق رات شب قدر ہے، مسند احمد میں حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک طاق رات ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا آخری، حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت حذیفہؓ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے لوگوں کو اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہوجائے تو بتائیے اس میں کیا کہوں۔ فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھ کو معاف کر (احمد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ ج مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ قف ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے، اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے) لئے اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں یہ (رات) طلوع فجر تک (امان اور سلامتی ہے۔ (۹۷)

حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیست رمضان کی آخری دس راتوں میں اعتکاف فرمایا ہے۔

شب معراج : رجب کی ۲۷ ویں رات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

شبہ

شک، شبہ کی چیزوں سے اجتناب لازمی ہے، حسان بن ابی سنان کا قول ہے کہ ورع (پرہیز گاری) سے زیادہ آسان کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی، جس میں تمہیں شک ہو اس کو چھوڑ دو جس میں تمہیں شک نہ ہو وہی چیز اختیار کرو یہی ورع ہے۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر (کے شکار) کی بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے نوک اور دھار کی طرف سے لگے تو اس شکار کو کھاؤ جب اپنے دستے اور عرض کی طرف سے لگے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ وہ چوٹ سے مرا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کتے کو بسم اللہ کہہ کر (شکار پر) چھوڑتا ہوں پھر اس کے ہمراہ شکار پر دوسرے کتے کو پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی اور میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے (شکار) کس نے پکڑا،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس شکار کو نہ کھاؤ کیوں کہ تم نے بسم اللہ صرف اپنے کتے پر پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔
(بخاری، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

شر

برائی، جمع شرور، شر کا ضد خیر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔ (۱۱۳)

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ ہم نفسوں کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور برے اعمال سے بھی، جمعہ کے دن خطبہ اولیٰ میں ہر خطیب اس کو پڑھتا ہے۔

شراکت

اسلامی شریعت نے شراکتی کاروبار کی اجازت بھی دی ہے، یہ کاروبار تجارت، صنعت، زراعت اور دوسرے پیشوں میں یہاں تک کہ علمی کاموں میں بھی ہوسکتا ہے، خیبر کے یہودیوں سے یہ طے تھا کہ وہ مسلمانوں کی زمینوں میں کاشت کریں اور ہونے والی پیداوار میں دونوں فریق نصف نصف بانٹ لیں۔ عبداللہ بن رواحہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ کے طور پر گئے تو یہودیوں نے ان سے کہا کہ آپ ہی بانٹ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو الگ الگ حصے کردیئے اور کہا جو چاہے لے لو، یہودی اس انصاف سے بے حد متاثر ہوئے۔

دو بالغ مسلمانوں کے درمیان برابر سرمایہ اور نفع میں برابری کی حصہ داری اور ہر شریک کو مال کے خریدنے، بیچنے، تصرف کرنے اور قرض دینے کے اختیار پر کوئی معاہدہ ہو تو وہ شرکت مفاوضہ ہے اور جس طریقہ شرکت میں نہ سرمایہ برابری کا ہو اور نہ نفع میں برابری ہو وہ شرکت عنان ہے، شرکت ضائع یہ کہ دو ہم پیشہ یا دو صنعت کار کا یہ معاہدہ کریں کہ دونوں مل کر یا علیحدہ علیحدہ تجارت کریں گے اور جو فائدہ یا نقصان ہو دونوں برابر بانٹ لیں گے، شراکت الوجوہ یہ کہ دو آدمی مل کر یہ معاہدہ کریں کہ اپنی ساکھ اور اثر ورسوخ کی بنا پر تاجروں سے اُدھار مال لیں گے، اس طریقے میں جس کی ساکھ زیادہ ہوگی اور جو زیادہ مال لائے گا وہی نفع کے زیادہ حصہ کا حقدار ہوگا۔ اسی طرح دو یا زائد حکیم علاج ومعالجہ کا کام مشترکہ طور پر کرسکتے ہیں اور دو یا زائد کسان مل کر زراعت کرسکتے ہیں۔

شرب : کاشتکاری کے لئے ندی سے ملنے والے پانی کا حصہ، پانی کی باری۔

شرط

عہد وپیمان، شرط، باد موافق نشانی، شرط، پولیس فورس، بادشاہی جماعت بغرض امن عامہ۔

شرط وہ چیز وہ جس پر کسی بات کا ہونا نہ ہونا منحصر ہے، نکاح کے وقت مہر میں شرط کرنا درست ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں میں پورا کرنے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو (اپنے اوپر) حلال کیا ہو۔ (بخاری)

جن معاملات میں دو آدمی شامل ہوتے ہیں خواہ خرید وفروخت ہو یا عقد نکاح ہو یا شرکت ومضاربت ہو اس میں دونوں فریق اگر کوئی شرط لگاتے ہیں، اگر وہ شرط اسلامی شریعت سے ٹکراتی نہیں ہے تو وہ شرعاً قابل قبول ہے، حدیث میں ہے کہ **المسلمون علی شروطھم** مسلمان اپنی شرط کے پابند ہیں۔

وہ شرط جس کی اجازت شریعت نے دی ہے، مثلاً قیمت تاخیر سے ادا کرنا، کسی کو خیار شرط وغیرہ تو یہ شرط نفس معاملہ میں ہے اگر کوئی آدمی مکان یا باغ کے پھل بیچے اور یہ شرط لگادے کہ ایک کمرہ میں نہیں دوں گا یا فلاں درخت کا پھل میرا ہے تو یہ جائز ہے۔

شرع

دستور، شریعت، امام راغب اصفہانی تحریر کرتے ہیں کہ شرع کے

معنی صاف اور کشادہ راستے کے ہیں، پھر اسے واضح طریق کے معنی میں بطور اسم استعمال کیا گیا اور شرع، شَرع اور شریعت تینوں طرح کہا گیا، پھر راہ خداوندی کے لئے بطور استعارہ بھی استعمال کیا گیا۔

شرعۃ مِّنھَاجًا، یہاں شرعۃ سے اس راہ فطرت کی طرف اشارہ ہے جسے اختیار کرنے کے لئے ہر انسان طبعاً مجبور ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں شرع وہ احکام ہیں جو قرآن کریم میں ہیں اور منہاج وہ جو سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے گئے۔

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ

تمہارے لئے دین میں راہ ڈال دی وہی جس کا نوح کو حکم کیا تھا اور جس کا حکم ہم نے تیری طرف بھیجا اور جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو۔ (۱۳:۴۲)

شرک

شرک یہ ہے کہ خدا کا اقرار تو کیا جائے اسکے ساتھ ہی اور بھی کم وبیش خداؤں کو مانا جائے ان کے متعلق بھی خدا کی طرح نفع ونقصان کا عقیدہ رکھا جائے اور خدا کی طرح ان کی بھی عبادت وبندگی کی جائے۔

وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝

اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بہت ہی بڑا جھوٹ گھڑا اور سخت گناہ کی بات کی۔ (۴۸:۴) (باقی آئندہ)

تمام روحانی مسائل کے حل ۔۔۔ کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ ونقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے **ہاشمی روحانی مرکز دیوبند**
سے رابطہ کریں
فون نمبر: 9358002992

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں
موبائل نمبر: - 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

محمد اجمل مفتاحی

قسط نمبر: ۳

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

حیوانی اعضاء سے علاج

معدہ اور آنتیں

ان کا استعمال آدمی کے ضعیف معدہ اور آنتوں کو قوی کرتا ہے لیکن ایک مشکل یہ ہے کہ ضعیف معدہ اور آنتوں میں ان کا استعمال اس لئے غلط ہے کہ یہ مشکل سے ہضم ہوتے ہیں اس لئے ہماری رائے میں ان کا شوربا مناسب ہے۔

پائے

اس کے سب فوائد وہی ہیں ''کلہ'' کے ہیں اس کی ہڈیاں جلائی ہوئی خون بہنے کو روکتی ہے اور ایلوے کے ساتھ بواسیر کے مسوں پر اس کا لیپ کرنے سے وہ سوکھ کر گر جاتے ہیں، ہڈی کے ٹوٹ جانے کی صورت میں پائے کھانے سے اس کے جڑنے میں مدد ملتی ہے۔

لبلہ: پیشاب شکر خارج ہونے کو روکتا ہے۔

کھیری

انسان میں دودھ اور منی پیدا کرنے والے غدود کی مقوی ہے اس کے استعمال سے دودھ اور منی کی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور خمار کو زائل کرتی ہے۔

ہڈی کا گودا

یہ ان تمام ہی امراض میں مفید ہے جو خشکی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ تشنج جوڑوں کی سختی، خراشیں سخت ورم کی سب قسمیں ہاتھ پاؤں کے شگاف، کھجلی اور جذام میں مفید ہے۔

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا: اس کی مالش ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

اونٹ کی ہڈی کا گودا: اون میں ملا کر بلا ناغہ تین دن تک حمول استقرار حمل کا باعث ہے۔

چربی: اس کے عام فائدے ٹھیک ٹھیک ''گودے'' کے مطابق ہیں۔

سمندری مچھلی کی چربی: اس کو پگھلا کر شہد ملا لیں اس کا آنکھ میں لگانا آنکھ کی روشنی بڑھاتا ہے اور موتیا بند کی شروعات میں فائدہ کرتا ہے۔

مرغابی کی چربی: داء الثعلب میں فائدہ کرتی ہے۔

اونٹ کی چربی: اس کو بدن میں مل لینے سے سانپ، بچھو وغیرہ پاس نہیں آتے ہیں۔

سفید کبوتر کی چربی: طلاء کے طور پر اس کا استعمال مقوی باہ ہے اور ہر کبوتر کی چربی کا طلاء زخم کے نشانات مٹاتا ہے۔

بکری کے گروہ کی چربی: یہ آنتوں کے زخم کی اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھے کی چربی: اس کی مالش ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

بھیڑ کی چربی: پگھلی ہوئی چربی سینہ کے درد، دمہ، کھانسی اور پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔

مرغ کی چربی: کم از کم بارہ دن تک کسی مرغ تخم قرطم کھلائے جائیں اس کی چربی کا استعمال ابتدا جذام میں مفید ہے۔

ہرن کی چربی: بالوں پر اس کا استعمال اس کو لمبا کرتا ہے۔

کلنک کی چربی: پگھلی ہوئی سرکہ عنصل کے ساتھ پینا تلی کو گھٹاتا ہے۔

آنکھ: مرغ کی آنکھ کپڑے میں باندھ کر چوتھیا بخار کے مریض کے جسم پر باندھنا مفید ہے۔

حرام مغز: بھیجے کے مطابق۔

کھال: اس کی راکھ کا طلا نواصیر اور آگ سے جلے ہوئے کو مفید ہے۔

بکری کے بچے کے سر کی کھال: تازی سرسام کے مریض کے سر پر باندھنا مفید ہے اور سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ پر اس کا باندھنا مفید ہے۔

گینڈے کی کھال: اس کو تل کے تیل میں ڈال کر دھوپ میں رکھ چھوڑیں جب تیل سوکھ جائے تو اور ڈالیں یہ تیل زخم میں مفید ہے۔

دریائی گھوڑے کی کھال: تین روز تک بلاناغہ مٹر کے آٹے کے ساتھ سرطان پر اس کا لیپ بہت مفید ہے۔

ساھی کی کھال: اس کی راکھ زائد گوشت کو دور کرنے اور زخموں کو بھرنے کے لئے مفید ہے اور داء الثعلب کو دور کرتی ہے۔

ناگ کی کھال: اس کی کھال دفع الحیہ کو مفید ہے اور سانپ کے زہر کو دور کرتی ہے۔

جوتے کا تلا: اس کی راکھ خراش کو جو موزے اور جوتے سے پیدا ہوتی ہے اور بغیر ورم کے ہو مفید ہے اور آگ سے جلے ہوئے کو فائدہ کرتی ہے۔

مچھلی کی کھال: کم گرم بخار کے مریض کے جسم پر اس کی بندش مفید ہے۔

گیدڑ کی کھال: اس کا باندھنا دیوانے کتے کے کاٹے میں مفید ہے اور کمر پر باندھنا بواسیر کو مفید ہے۔

بھیڑ کی کھال: بکری کی کھال کے مطابق۔

نباتاتی اعضاء

غذائی نباتات کے بیج ان کا دماغ بھی اور ان کا تولیدی عضو بھی درخت کا پھل ان کا ''سر'' ہے اور ان کے اندر جو مغز ہوتا ہے وہ ٹھیک ٹھیک انسان کے بھیجے کی طرح پھل کے اندر ایک سخت خول میں بند ہوتا ہے، یہ ان کی انسانی بھیجے سے مشابہت ہے اور پھر اسی مغز سے دوسرا درخت پیدا بھی ہوتا ہے ان کی انسان کے اعضاء تناسل مشابہت ہے ان دونوں مشابہتوں کی وجہ سے غذائی نباتات کے بیجوں میں دماغی قوت اور تناسلی قوت جمع ہوئی ہیں اور یہ دونوں انسانوں کی انہیں دونوں قوتوں کو تقویت کا باعث ہوتی ہیں، ٹھیک یہی وجہ ہے کہ مغز بادام اور اس طرح کے تمام مغز انسان کے لئے مقوی دماغ بھی ہوتے ہیں اور مقوی باہ بھی، ان مغزوں کی فہرست یہ ہے۔

مغز بادام، مغز فندق، مغز اخروٹ، مغز پستہ، مغز حب السمنہ، مغز چلغوزہ، مغز نارجیل، کاجو، مغز تخم تربوز، مغز تخم پیٹھ، مغز کدو، تخم خشخاش، مغز حب الرلم، مغز حب فلفل، مغز تخم کاہو، مغز سنگھاڑہ، مغز بن، مغز اندرجو۔

ان چند مشہور مغزوں کے علاوہ ایسے مغزوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو تقویت باہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے تخم گاجر، تخم شلجم، اور توری وغیرہ یہ اگرچہ صرف باہ کی تقویت کے لئے استعمال ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ ٹھیک اسی معیار کے مقوی دماغ بھی ہیں۔

غذائی نباتات کا دوسرا حصہ ان کی جڑیں ہیں جیسے گاجر، شلجم، کسیرو شکرقند، پیاز، لہسن، زمین قند، گانٹھ گوبھی، اروی، ٹنڈا، چقندر، آلو۔

بڑوں میں تولید کی قوت ہوتی ہے اس لئے غذائی نباتات کی جڑیں انسان کی اس قوت میں اضافہ کرتی ہے۔

تیسرا حصہ غذائی پھل ہیں جیسے آملہ، انگور، خوبانی، آڑو، ناشپاتی، امرود، جامن، آم، آلوچہ، آلو بخارا، انار، خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، انجیر، منقی، کشمش، بہی، سنگترہ، موسمی، نیبو، اناناس، اسٹابری، پپیتا، بیر، کیلا، بیل، رس بھری، فالسہ، کمرکھ، کیتھا۔

پھلوں میں عام طور پر انسان کے دل کی تقویت اور تفریح کی قوت پائی جاتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پھلوں میں بھی انسانی دل سے کوئی مناسبت حیوانی، دل اور انسانی دل کے درمیان مناسبت کی طرح ضرور ہوتی ہے لیکن یہ مناسبت مجہول ہے۔

غذائی نباتات کا ایک اہم حصہ پھول بھی ہیں مگر بیج بطور غذا غیر مستعمل ہیں اس لئے یہ اس بحث سے دائرہ سے باہر ہیں یا نہ بھی، یہ بہ حیثیت مجموعی دل کے مقوی اور مفرح ہیں پھل، پھول ہی سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے مجھے خیال ہوتا ہے کہ پھل میں تقویت دل اور تفریح کی قوت اس کے پھول ہی سے مستقل ہوتی ہوں گی۔ (باقی آئندہ)

اسماءِ روساءِ اربعہ......چار خاص ناموں کا عمل

ماہرِ علومِ مخفی صوفی غلام سرور شباب صاحب مدظلہ

اسماءِ روساءِ اربعہ

ان اسماء کے خاص اعمال ہم یہاں درج کررہے ہیں۔ اسمائے روسا چار ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

''یَامَارِزُ. یَا کَمْطَمُ. یَا قَسْوُر. یَا طِیْکَلُ''

ان اسماء سے زیادہ تر عقود کا کام لیا جاتا ہے۔ اور عقود کا جتنا کام تعمیری ہوتا ہے۔ اتنا ہی تخریبی بھی ہوتا ہے۔ بہرحال دونوں قسم کے چند اعمال ہم درج کررہے ہیں۔

جو شخص عورتوں سے باندھا گیا ہو

اس خاتم فقج مخمت کی شکل کو اس شخص کے دونوں ہاتھوں کی تلیوں پر لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور (جاوی، لوبان، کزبرہ، مصطگی رومی) روشن کریں۔ اور تلوں کو بخور کے دھوئیں کے اوپر کریں۔ اور اس وقت یہ عزیمت تلاوت کریں۔ ''قَالَ مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ'' آخر تک پڑھ کر پھر اسماء روساء تلاوت کریں۔

جس شخص کے عضو کو کسی جن نے بیکار کردیا ہو۔ اس پر سات مرتبہ سورۃ الجن پڑھ کر دم کریں۔ اور سورۃ والسماء والطارق ...... ولترائب تک تانبے کے برتن پر لکھ کر قدرے پانی سے دھوکر روغن ارنڈ اس میں ملا کر تھوڑا تخم مولی اس میں اضافہ کرے اور عضو بیمار پر ملے اور اسمائے روسا پڑھتا جائے۔ تندرست ہوجائے گا۔

کسی ظالم کے ہاں پتھر برسانا

استخوان سگ اور نئی ٹھیکری پر الگ الگ لکھیں۔ زحل کی ساعت میں جب قمر انحطاط میں ہو۔ اور اندھیرے برجوں میں ہو۔ بخور اس عمل کا حنظل تخم خرنوب، موئے سگ، مغز خر ہے سات مرتبہ عزیمت تلاوت کریں۔ اور ان پر دم کردیں۔ ٹھیکری کو پیس کر غروب آفتاب کے وقت مکان مقصود میں چھڑک دیں۔ اور استخوان سگ کو دروازے میں دفن کردیں۔ دن رات پتھر برسا کریں گے۔ جب تک استخوان کو نہ نکالا جائے۔ اور ایک برتن میں خاتم کو لکھ کر پانی سے دھوکر مکان میں نہ چھڑکا جائے۔ پتھر برسنا موقوف نہ ہوں گے۔ لکھنے والی عزیمت یہ ہے۔

''يَاخُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ تَوَكَّلُوْا ابْرَجِمْ دَارَ فلاں بن فلاں لَيْلًا وَنَهَارًا بِحَقِّ الرُّسِ الْاَرْبَعَةِ يَامَارِزُ. يَا كَمْطَمُ. يَا قَسْوُر. يَا طِيْكَلُ''

کسی ظالم بے ایمان کا رزق باندھنا

اسمائے روساء کو کسر وبسط کے ساتھ ایک نئی ٹھیکری پر زعفران سے لہسن و پیاز کے عرق میں حل لکھیں۔ پیاز کے چھلکے اور مچھلی کے سر کی ہڈی اور گدھے کی لید اور چوہے کی مینگنی کا بخور روشن کرکے ستائیس مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر ٹھیکری کو پیس کر بول خر میں ملا کر خشک کرکے پیس کر دکان میں یا کروبار کی جگہ پر چھڑک دیں جسے باندھنا مقصود ہو۔ تباہ و برباد اور ویران ہوجائے گی۔ اور ایسی نحوست مسلط ہوجائے گی کہ اس جگہ کوئی بھی کاروبار کامیاب نہ ہوگا۔ دعا یہ ہے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ○ وَقِفُوْهٰذَا الْمَحَلَّ يَاخُدَّامَ هٰذَالْاَسْمَاءِ بِحَقِّ الرُّئُوْسِ الْاَرْبَعَةِ يَا مَارِزُ يَا كَمْطَمُ يَا قَسْوُر. يَاطِيْكَلْ.

اخراج سرکش جنات اور ظالم دشمن کے لئے

جس مکان میں جنات یا دشمن رہتا ہو، وہاں سے نکالنا منظور ہو

تو سرخ رائی پر اکسٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔اور بخور روشن کرے۔ پھر چار تختیاں سرب کی لے کر ہر ایک پر اسمائے روسا اربعہ لکھیں۔ اور پھر رائی اور تختیوں کو سامنے رکھ کر عزیمت کو بہتر مرتبہ دم کریں۔ بخور اس عمل کا یہ ہے۔ تخم خروب، تخم ارنڈ اور اژدھے کی پیٹھ۔ بعد ازاں اس رائی کو مکان کی چھت پر پھینک دیں اور چاروں تختیوں کو مکان کے چاروں کونوں میں دفن کردیں۔ جب تک تختیا مکان میں دفن رہیں گی۔ مکان میں جن اور دشمن نہ رہیں گے۔اور مکان وگھر کبھی آباد نہ ہو سکے گا۔

بدکردار عورت کو مردوں سے باندھنا

جب یہ چاہیں کہ کسی بدکردا عورت کا نکاح نہ ہو۔ یا کوئی مرد اس عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا کسی بدعورت کو روکنا مقصود ہو تو اس عورت کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر عورت کا نام مع والدہ لکھیں۔ اور اسمائے روسا بھی لکھیں۔ ان اسماء کے خدام کو حکم دیں کہ اس عورت کو نکاح اور مجامعت سے باز رکھیں۔ ظاہراً اور باطناً۔ اس عمل سے کو مرد اس عورت سے نکاح نہ کر سکے گا۔ اور صحبت کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

اِعْقِدْ یَا مَارِزْ یَا کَمْطَمْ وَیَا قَسْوَرْ وَیَا طِیْکَلَ وَوَ کِلُّوْ اخْبُطِیَانَ الْحَذِیْمَ وَمُدَحْرِجَ الظَّوِیْلَ عَلٰی فَرجِ فلاں بنت فلانته عَنْ جَمِیْعِ الذُّکُوْرِ بِحَقِّ الرُّؤُوْسِ الْاَرْبَعَةِ عَلَیْکُمْ۔

پھر مندرجہ ذیل بخور روشن کریں۔ گوگل، ایلوا۔ اور ایک کاغذ پر خاتم کبیر لکھیں۔اور بہتر مرتبہ عزیمت تلاوت کریں پھر مٹی کو کاغذ میں بند کرکے بکری کے سینگ میں رکھ کر کسی غیر مسلم کی قبر میں دفن کردیں۔ جس وقت اس عمل کو نکالیں گے۔ عورت کھل جائے گی۔ ورنہ ہمیشہ بندر ہے گی۔ یہ عمل عین اسی طرح کوئی عورت مرد کے لئے بھی کرسکتی ہے۔

ظالم حاکم کو معزول کرنا

مندرجہ ذیل عزیمت کو پچیس مرتبہ تلاوت کریں۔ بخور بندر کے بال، تخم بیروج، شراب کی جھاگ، تخم حنظل کا روشن کریں۔ اسمائے روسا کر خچر کے کھر پر معکوس لکھے۔ اور حمام کے دورکش میں لٹکادیں۔

حاکم اپنے عہدہ سے معزول ہوگا۔ عزیمت پڑھنے والی یہ ہے۔

یَاخُدَّامِ هٰذِ الْاَسْمَاءِ اَعْکِسُوْ هٰذِهِ الْظَّالِمَ فلاں بن فلاں مِنْ مَرْتَبَةِ عَزَّةِ هُوَفِیْهِ بِحَقِّ الرُّؤُوْسِ الْاَرْبَعَةِ عَلَیْکُمْ وَبِحَقِّ الْاَسْمَاءِ الْجَلِیْلَةِ وَطَاعَتِهَا لَدَیْکُمْ یَا مَهَائِیْلُ یَا طَطْهُوْسُ وَیَا طَطْهَیُوْشُ یَا شَحْضُوْصُ یَا طَرْهَائِیْلُ وَیَا شَفَائِیْلُ اَجِیْبُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ بِحَقِّ وَالْقُرْآنِ اَعْجَبَ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ آلٓمٓصٓ وَبِحَقِّ آلٓمٓ تَنْدِیْلُ الْکِتَابِ وَبِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ وَبِحَقِّ طٰسٓمٓ وَطٰسٓ اَجِیْبُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْنِیْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَاحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ۔

کسی ظالم و جابر کو سخت سزا دینا

اس کی ترکیب یہ ہے کہ خاتم کبیر کو خراب انڈے یا حنظل پر لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور کی دھونی دیں۔ اونٹ کی ہڈی، استخوان سگ، خنزیر کی ہڈی، چیونٹی کے انڈے۔ پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھیں۔

''یَا خُدَّامِ هٰذِ الْاَسْمَاءِ تَوَکَّلُوْ ابِضَرَاطِ فلاں بن فلاں''

اور اسمائے روساء اربعہ کو ترش انار کی لکڑی پر جدا جدا حروف کر کے لکھیں۔ اور بخور روشن کریں۔ اور عزیمت سات مرتبہ تلاوت کریں۔ پھر انڈے یا حنظل پیس کر عرق لہسن یا پیاز کے ساتھ آمیز کر کے مثل گیند کے بنا کر اس لکڑی میں لگائیں۔ اور اسے کسی ویران جگہ گاڑ دیں۔

ظالم و جابر دشمن کو شہر بدر کرنا

خاتم کو اس کے قدم کے نشان پر مع اس آیت کے لکھیں۔ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِنْ اَرْضِنَا الخ اور پھر اسماء روسا اربعہ کو لکھیں۔ اور یہ بخور روشن کریں۔ اور یہ بخور روشن کریں۔ ہینگ، ایلوا، گندھک اور اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

''یَاخُدَّامُ هٰذِالْاَسْمَاءِ تَوَکَّلُوْابِاَخْرَاجِ فلاں بن فلاں مِنْ بَلَدِهٖ وَوَطْنِیْهٖ۔''

پھر اس مٹی کو اٹھا کر کسی پرانی قبر میں دفن کردیں۔ یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب کہ قمر برج بادی میں ہو۔

کسی جانور یا پرندے کو مکان میں بلانے کا عمل

خاتم کو چار ٹھیکریوں پر مع اسمائے روسا اربعہ لکھیں۔ پھر اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

"یَاخُدَّامُ هٰذِالْاَسْمَاءِ اَجْلِبُوْ الْطَّیْرَ اِلٰی هٰذَا الْمَكَانِ بَحَقِّ الرُّؤسِ الْاَرْبَعَةِ"

پھر ان چاروں ٹھیکریوں کو اس مکان کے چاروں کونوں میں رکھ دیں۔ اس عمل کو اس وقت کریں جب قمر بادی بروج میں سے کسی ایک برج میں ہو۔

باغ اور فصلوں کو حشرات الارض اور پرندوں سے محفوظ رکھنا

چار ٹھیکروں پر خاتم مع اسماء روسا اور مندرجہ ذیل عبارت تحریر کریں۔ پھر ہر ٹھیکری پر اسی عبارت کو سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور دفن کرتے وقت ہر ایک پر اسماء روسا اربعہ، آیت الکرسی اور سورہ کوثر اور عزیمت ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ بقدرت الٰہی کوئی جانور، پرندہ اور حشرات الارض باغ یا فصل کے پاس نہ جائے گا اور نہ کیڑے اس کو لگے گا۔

"اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْ . افَمَا تُوْا كَذٰلِكَ يَمُوْتُ كَذَاوكَذَا وَيَمْتَنِعُ مِنْ هٰذَ الْمَكَانِ اطول هشلش تضبيض فهيط كنوش مهنوش نوش كيها نبوش ادربانوش لينياش عييوش عينانوش كندريوش ان . اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ○ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِئُوْنَ فَاَصْبَحُوْ لَايُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ .

انسان کو اپنے پاس حاضر کرنے کے لئے

جب آپ چاہیں کہ کوئی شخص تمہارے پاس بہت جلد حاضر ہو تو شہتوت کی لکڑی ایک لوح بنائیں اور اس پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے اسمائے روسا اربعہ اور خاتم اور مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھیں اور پھر یہ آیت بھی لکھیں۔

"سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ"

اکتالیس مرتبہ دعا تلاوت کریں اور اس لوح کو ایسی جگہ جہاں خوب ہوا چلتی ہو۔ سرخ اون کے دھاگے سے باندھ کر لٹکا دیں وہ شخص وقت مسافت کے مطابق آپ کے پاس پہنچ آئے گا۔

گھر میں سانپ بچھو نہ آئیں

اژدھا کی کھال پر خاتم معہ اسماء روساء اربعہ اور یہ آیت زعفران وگلاب کی روشنائی سے لکھیں۔ اور چودہ مرتبہ دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر اسے گھر میں دفن کر دیں۔ کبھی بھی سانپ بچھو نہ آئیں گے۔ آیت یہ ہے۔

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰی اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِيْنَ○

اسمائے روسا اربعہ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس یوم میں ان اسماء کو سوا لاکھ مرتبہ عملیات کے قوائد وضوابط کے مطابق تلاوت کریں۔ تاکہ ان سے متعلقہ اعمال سے کلی طور پر فائدہ حاصل کرسکیں۔

خوجہ حسن بصری کی تین نصیحتیں

ایک دفعہ مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ نے خوانہ حسن بصریؒ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا تین چیزوں سے ہمیشہ بچتے رہو۔ اول یہ کہ بادشاہوں سے میل جول نہ رکھنا کیونکہ اس کا انجام بالعموم اچھا نہیں ہوتا۔ بادشاہ خواہ کتنا ہی شفیق اور مہربان کیوں نہ ہو اس کی آنکھ بدلتے کچھ دیر نہیں لگتی دوسری یہ کہ کسی نامحرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا۔ خواہ وہ رابعہ دوراں کیوں نہ ہو۔ اور خواہ تو اسے قرآن پاک کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو۔ تیسری یہ کہ مزامیر (آلات موسیقی) سے پرہیز کرنا کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا اور انسان لغزش کھا جاتا ہے۔

گناہ گار کے آنسو

خواجہ حسن بصریؒ ایک دن مسجد کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرط ذوق اور خوف خدا سے آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ نے چھت سے نیچے گلی کی طرف جھانکا تو آپ کے آنسو ایک راہ گیر پر جا گرے اس نے اوپر دیکھ کر کہا۔ بھئی پانی کے یہ قطرے پاک تھے یا ناپاک۔ آپ نے فرمایا میرے بھائی اپنے کپڑے دھو لو۔ یہ قطرات پاک نہیں یہ مجھ گناہ گار کے آنسو ہیں۔ تم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے لئے خدارا مجھے معاف کردو۔

غلام رسول میمن عائیلی

مقطعات کی سورة بستم صٓ کے خواص

یوم بیستم صٓ ۳۸

۳۹۴۸	۲۱۹۹۶۶	۸۶	۳۰۶۹	۷۳۵
۸۹	۳۰۶۷	۷۳۳	۳۹۵۱	۲۱۹۹۶۴
۷۳۶	۳۹۴۹	۲۱۹۹۶۷	۸۷	۳۰۶۵
۲۱۹۹۶۵	۸۵	۳۰۶۸	۷۳۴	۳۹۵۲
۳۰۶۶	۷۳۷	۳۹۵۰	۲۱۹۹۶۳	۸۸

وفق = ۲۲۷۸۰۴

تسخیر خلائق لئے اگر تسخیر مقصود ہو تو اس دفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کا ورد کرتا رہے تو تسخیر خلق بہت ہو۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ○ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً کُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ○

جن، شیطان، انس اور نامراد مرض سے نجات

اگر جن وانس وشیطان اذیت دیتے ہوں تو یا کوئی ایسا نامراد مرض ہو جو چھوڑتا ہی نہیں ہو تو اس فق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اور ایک دفق کو لکھ کر اسے پاک پانی سے دھو کے پئے۔ اور انہی آیات کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ تمام تکالیف کو دور فرمائے گا۔

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○ اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ○

رزق وکاروبار میں برکت

اگر طعام، مال حلال اور رزق وکاروبار میں برکت مطلوب ہو تو اس وفق کو اس طرح لکھے کہ اس کے ہر عدد کے نیچے اس آیت مبارکہ کو لکھے اور اپنے پاس رکھے۔ یا جس چیز میں برکت مطلوب ہو، اس میں کمال احتیاط کے ساتھ اور پوری پاکیزگی کے ساتھ رکھے۔ اور اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ ان شاء اللہ ایسے عجائب اس کے دیکھے گا کہ حیران رہ جائے گا۔ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ۔

برائے محبت قلبی زن وشوہر

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ. اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُکَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَنْ یَّکْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰکَ اِلٰٓی اُمِّکَ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ. یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِ مُطْلُوْبِ فلاں بن فلاں الی طالب فلاں بن فلاں حَبِّبْ یَاوَدُوْدُ.

مطلوب فلاں کی جگہ مطلوب کا نام اور بنت فلاں کی جگہ مطلوب کی والدہ کا نام اور طالب کی جگہ پر طالب کا نام اور بن فلاں کی جگہ پر طالب کی والدہ کا نام لکھیں۔ مطلوب کو پلائیں۔ عرق گلاب وزعفران سے تعویذ لکھیں۔ ایک ہفتہ کا ایک تعویذ دیں۔ انشاء اللہ شوہر اور بیوی میں بہت محبت ہوگی۔

مزید تیز اثر کرنے کے لئے جو بھی طالب ہو، اس کو مطلوب کے نام کے اعداد کے برابر یہ آیت

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ.

پڑھنے کو دیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار دورد شریف۔ پڑھ کر تصور میں مطلوب کے دماغ اور دل پر دم کریں اور جو مطلوب سے چاہتے ہیں وہ تصور کریں کہ مطلوب کر رہا ہے۔ مثلاً زبان دراز ہے تو تصور میں دیکھیں کہ زبان درازی نہیں کر پا رہا ہے اور اچھا بول رہا ہے۔ اسی پر باقی مقاصد کو بھی قیاس کر لیں۔

نوٹ: روحانی درسگاہ کے تمام طالب علموں کو اس کی اجازت ہے۔

امراض کا خاتمہ

تحریر : محمد عیسیٰ کاظم

میرے پیارے قارئین کرام سب سے پہلے خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے گناہگار کو علم جفر میں آگاہی دی اور عوام الناس کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس مہینے میں میں اپنے قارئین کے لئے ایک عمل تحریر کرتا ہوں جو کہ ۱۰۰ فیصد اثر دکھانے والا عمل ہے مجرب کہو یا چلتا ہوا عمل جو آپ کو آزمائش کے بعد پتہ چلے گا کہ پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ مجرب تھا یا چلتا ہوا عمل میرے کہنے کی ضرورت نہیں جن بہن بھائیوں کو لا علاج بیماریوں نے جکڑ رکھا ہے وہ ضرور اس عمل کو آزمائیں انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔ نقش عمل نوچندی بدھ ۸ ویں ساعت میں، جمعہ پہلی ساعت میں اور شرف قمر میں بھی تیار کرسکتے ہیں جو وقت موثر ہو تیار کریں۔ اسماء الٰہی: حفیظ مقدم شکور واحد وارث رحمن رحیم۔

اعداد	۲۹۹۰
نام معہ والدہ کہ اعداد	۷۴۵
کل اعداد	۳۷۳۵

کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کریں باقی کو ۴ پر تقسیم کریں جو حاصل قیمت ہوا سے پہلے خانے میں رکھ کر پر کریں اگر ایک اضافہ ہو تو ۱۳ خانے میں ایک کا اضافہ کریں ۲ اضافہ آئے ۹ خانے میں ۳ آئے تو ۵ خانے میں ایک کا اضافہ کریں یاد سے پہلے آیات لکھے بعد میں نقش کو یہ سارا زعفران اور گلاب سے سفید کاغذ پر تیار کریں رجال الغیب کا خاص خیال رکھے۔

چال نقش

۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُ يَشْفِيْ عَبْدَهٗ بِلُطْفِهٖ۔

۹۲۶	۹۴۰	۹۳۶	۹۳۳
۹۳۷	۹۳۲	۹۲۷	۹۳۹
۹۳۱	۹۳۴	۹۴۲	۹۲۸
۹۴۱	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۵

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ اِخْفِنِيْ بِحَقِّ اَلْفِ اَلْفِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمٰوٰتِ وَهُوَ السَّمِيْعُ عَلِيْم۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ فلاںبنت فلا

زیادتی شیر کے لئے

عورت کا دودھ جیسے بچہ پی رہا ہو اگر خشک ہو رہا ہو تو اروی کھانے سے بڑھ جاتا ہے۔

مغلظ منی

مغلظ منی ہے۔ اس کے استعمال مسلسل سے مادہ گاڑھا ہوجاتا ہے اور پیشاب یا پاخانے کی تکلیف بھی اس کے استعمال سے دور ہوجاتی ہیں۔

اگر اس کے پکانے میں مصالحہ استعمال نہ کیا جائے تو یہ جسم میں سدے پیدا کردیتی ہے۔ اس لئے گرم مصالحہ اس کا لازمی جزو ہے۔

امرض جلد اور قوت باہ

امراض جلد کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اور بلڈ پریشر کے

مریضوں کے لئے اروی ایک بہترین غذا ہے۔ یہ وزن بھی بڑھاتی ہے۔ اروی ایک ایسی سبزی ہے جو مردوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ گردوں کی کمزوری دور کر کے قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے۔ مردانہ کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

فربہی بدن کے لئے

اگر اروی کو بطور سالن استعمال کیا جاتا ہے تو کمزور جسم کے افراد فربہ ہوجاتے ہیں۔ جلد کی خشکی اور چہرے کی شکنیں دور کرنے میں معاون ہوتی ہے۔

پیشاب اور مثانے کے امراض

پیشاب اور مثانے کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اروی کا شوربے دار سالن بے حد مفید ہے۔ اروی کھانے سے قبل اسے چھیل کر نمک لگا کر رکھ دیں۔ جب اس کا پانی نکل جائے تو دھو کر استعمال کریں۔

امراض معدہ کا علاج

بیگن بھوک لگاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ معدہ کی گیس اور تبخیر ہو تو اسے کھانے دست آنے لگتے ہیں جو بے حد فائدہ بخش عمل ہے۔

بلغمی امراض کا علاج

بلغمی مزاج والوں کے لئے بیگن کا سالن بے حد مفید غذا ہے کیونکہ بینگن بلغم کا دشمن ہے۔ اسے کھانے سے بلغم کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

تسخیرات وعملیات

روحانی قوت بیدار کریں

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہمزاد، موکل کے اعمال کرنے اور حاضرات کے اعمال کرنے سے پہلے اپنے اندر روحانی قوت بیدار کرنے کی جدوجہد کرے۔ عمل یہ ہے۔

یاھادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب

اس عمل و اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ تعداد عمل ۵۰۵ مرتبہ، ۴۰ یوم کا عمل ہے۔

باطنی نگاہ کے لئے

عرج ماہ نوچندی جمعرات بعد نماز عشاء علیحدہ پاکیزہ کمرہ اور پاکیزہ سفید روئی لے کر اس پر باریک پسی ہوئی مرچ سیاہ چھڑکیں اور روئی کو ہلکا سا گیلا یا نم کرلیں اپنے دونوں کانوں میں رکھ لیں اور مندرجہ ذیل عمل کو روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ اکیس یوم بلاناغہ آنکھیں بند کر کے پڑھیں اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ چند یوم میں انشاء اللہ باطنی نگاہ کے عجائبات ختم ہوجائیں گے۔

یا اللہ یا خبیر یامتین یا علام الغیوب

تسخیر خلائق باموکل

اس عمل کے بطریق مذکورہ تین چلے کرے عمل بہت آسان اور زوداثر ہے۔

یا مسخر سخرلی کل مخلوقات اجب یا جبرائیل بحق یا باسط.

اجازت لے کر عمل کریں۔ عمل کو ۱۶۰ مرتبہ اول آخر درود شریف ۳ مرتبہ تین چلوں کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔ تمام مخلوق مسخر ہوگی ہر وقت ہجوم رہے گا اور روپیہ پیسہ وافر مقدار سے آئے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆

حضرت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے)

(۲) استغفر کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا بلکہ وہ معاف ہوکر ختم ہوجاتا ہے۔

سید علی رضا رضوی

روحانی دسترخوان برائے مومنات

حسب سابق اس دفعہ بھی میری کوشش یہی ہے کہ مومنین تک آسان اور آزمودہ عمل پہنچادوں کہ جو ہر ایک کو سمجھ بھی آجائے۔اور عمل کر کے مومنین کی پیرشانی بھی ختم ہوسکے۔آج کے دور میں دو مسائل ایسے ہیں جن کولیکر ہر مومن پریشان ہے۔اور ہر کوئی اس کوشش میں ہے کہ کوئی وسیلہ بن جائے ان پریشانیوں سے نبردآزما ہونے کا۔ایک ہے بیماری اور ایک ہے رزق۔اکابرین کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر مرض کی شفا اور اس کی دوا قرآن میں ہے۔آج کے اس پرفتن اور پرآشوپ دور میں جہاں پریشانیوں نے مومنین کو گھیرا ہوا ہے وہیں ہر بندہ اپنے گھر میں ہونے والی رزق کی بے برکتی کا بھی رونا رورہا ہے۔رزق کا تعلق استغاثہ سے ہے جتنا اس کریم ذات سے استغاثہ کریں گے اتنا رزق ملے گا اور جب اس کی عطا سے رزق آئے گا تو پھر اس کی برکت ہی برکت ہوگی۔ میں رمضان والی عید پر کربلا میں تھا اور سرکار عباس علیہ السلام کے کتب خانے میں ایک کتاب نظر آئی جس کا نام تھا الف حرز و حرز مفید، موثر و مجربات یعنی ۱۰۰۱ مسائل کا حل کچھ آسان عمل عرض کررہا ہوں۔

☆ گھر میں کوئی پریشانی ہوتو باوضو ہوکر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور اس کے بعد ۱۳۲ر دفعہ درود پڑھیں اور دعا مانگیں انشاء اللہ پریشانی ختم ہوجائے گی۔ ☆ ہر قسم کی مصیبت، حاجات کی تکمیل اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے سورۃ فاتحہ کا عمل پیش ہے۔یہ مسلسل سات دن کا عمل ہے اور پڑھنے کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ ہفتہ والے دن سورۃ فاتحہ ۷۰ دفعہ پڑھے، اتوار والے دن ۶۰ دفعہ، سوموار والے دن ۵۰ دفعہ، منگل والے دن ۴۰ دفعہ، بدھ والے دن ۳۰ دفعہ جمعرات والے دن ۲۰ دفعہ، اور جمعہ والے دن ۱۰ دفعہ پڑھے۔ ☆ جو بندہ ۷ دن روزہ رکھے اور ان سات دونوں میں کسی قسم کا گوشت نہ کھائے اور روزانہ ۱۱۱ دفعہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔آخری دن یہی عمل کرکے دعا مانگے انشاء اللہ یہ دعا کی قبولیت کا مجرب ترین عمل ہے۔

☆ جو بند یہ چاہے کہ اس کو ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک نہ کوئی بیماری آئے، نہ پریشانی، نہ کاروبار میں گھاٹا، نہ اولاد کی تکلیف، نہ جادو، نہ بندش تو وہ سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ معوذتین، یہ تمام سورتیں ۷، ۷ دفعہ جمعہ والے دن پڑھی جانے والی ہر نماز کے بعد پڑھے ان شاء اللہ تاثیر پورا ہفتہ قائم رہے گی۔ ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ کسی مرض میں مبتلا ہو اور ڈاکٹر جواب دے جائیں تو صبح کو نماز اور اس کے نوافل کے درمیان ۴۱ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے انشاء اللہ بیماری ختم ہوجائے گی۔ ☆ جو بندہ رزق کے لئے پریشان ہو اور جو کام کرے اس میں نقصان ہو۔تو وہ جمعرات کی رات مغربین کی نما پڑھ کر ۵ دفعہ سورہ وقعہ پڑھے، اور جمعہ کی رات کو مغربین پڑھ کر ۱۱ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے ہفتہ، اتوار، سوموار اور منگل کی رات مغربین پڑھ کر، ۵، ۵ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے۔ ہفتہ میں تعداد سورۃ واقعہ ۴۱ ہوجائے گی۔اور اختتام پر یہ دعاء پڑھنی ہے۔ **اللهم ان كان رزقی فی السماء فانزله وان كان فی الارض فاخرجه وان كان بعيد افقربه وان كان قريبا فسيره وان كان قليلا فكثره وبارک لنا فيه برحمتک ياالرحم الراحمين لنا فيه برحمتک يا ارحم الراحمين.**

☆ جملہ پریشانیوں اور سیارگان کی نحوست کے لئے ہفتہ وار سورتوں کا نام اور ان کے پڑھنے کی تعداد لکھ رہا ہوں۔ ہر روز کی الگ سورۃ ہے جو کہ چار دفعہ پڑھنی ہے اور پڑھ کر چہار معصومین کو ہدیہ کرنا ہے۔

ہفتہ والے دن سورۃ فتح، اتوار والے دن، سورۃ یٰسین، سوموار والے دن سورۃ واقعہ، منگل والے دن، سورۃ رحمٰن، بدھ والے دن، سورہ جن، جمعرات والے دن سورۃ تبارک الذی، جمعہ والے دن سورۃ سجدہ اس کے بعد دعا مانگیں تو پورا ہفتہ مولا کی امان میں رہیں گے۔ ☆ جس بندہ کی کوئی شرعی حاجات ہو تو وہ جمعہ یا جمعرات کی رات کو قبلہ رخ ہوکر ۴۰ دفعہ سورۃ الضحیٰ پڑھے اور پھر دعا کرے انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ ☆ اگر کوئی بندہ کسی مشکل میں گرفتار ہوجائے، اور کوئی حل نظر نہ آئے تو

بدھ والے دن وضو کر کے ۴۰۰ دفعہ درود پڑھے اور پھر یہ درود سرکار باب الحوائج امام موسی کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کرے، انشاء اللہ اسی وقت پریشانی ختم ہو جائیگی۔ اگر دو رکعت نماز ہدیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادا کردے عمل شروع کرنے سے پہلے تو اجابت بڑھ جائے گی۔☆ حرز بی بی مسافرہ شام سلام اللہ علیھا: اگر کسی کو بیٹی کی شادی میں مشکل ہو یا بیٹی شادی شدہ ہو اور ازدواجی زندگی کے مسائل ہوں تو لڑکی کی ماں یا لڑکی خود ہفتہ میں ایک دفعہ دو رکعت نماز حاجت ادا کرے اور ۱۰۰ دفعہ درود پڑھ کر بی بی مسافرہ شام دلام اللہ علیھا کو ہدیہ کریئے اور اس کے بعد کسی فقیر یا محتاج کو صدقہ دے، اور امام حسین علیہ السلام کے غم کو یاد کر کے کم از کم کچھ آنسو بہائے تو انشاء اللہ جملہ پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ بیٹی کی شادی ہو جائے گی، شادی شدہ اپنے گھر میں آرام سکون سے زندگی بسر کرنے لگ جائیں گی۔☆ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ بے گناہ قید میں ہو اور وہ چاہے کہ اللہ اس کو آزادی عطا کرے تو وہ سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو بفضل خدا اس کی قید ختم ہو جائے گی۔☆ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں کربلا کا کفن دینے کی عادت ڈالو، کیونکہ یہ کفن آپ کی بیٹی کے گھر کی حفاظت کرے گا اور ہر قسم کی آفات وبلیات سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ مرنے کے بعد قبر میں اور خریدنے کے بعد گھر میں ہر قسم کی پریشانی سے نجات دلاتا ہے۔

☆ مولا علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ چاہے گھر میں ہو یا صحرا میں اگر اسے کوئی بھی حاجت ہو تو وہ باوضو قبلہ رخ ہو کر ۱۲ ہزار دفعہ ''یا علی'' پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔☆ اگر گھر میں میں رزق کی بے برکتی ہو تو جو پیسے گھر میں آئیں ان میں سے جناب ام النبین سلام اللہ علیھا کی نیاز کا دسترخوان لگائیں اور اس دسترخوان پر بی بی کی زیارت پڑھ کر دعا کریں تو انشاء اللہ گھر میں رزق کا اضافہ ہو جائے گا اور جو رزق آئے گا وہ برکت والا ہوگا۔☆ جو بندہ یہ چاہے کہ سارا دن میں اسے کوئی تکلیف، کوئی پریشانی، کوئی دکھ نہ آئے، تو وہ اپنی عادت بنا لے کہ جب صبح اٹھے تو آنکھ کھول کر منہ کربلا کی طرف کر کے دونوں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے اور کہے کہ السلام علیکم یا ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام۔ تو وہ سارا دن امام حسین علیہ السلام کی امان میں ہوگا۔

معجزات اسم اعظم

ابتداء ارب جلیل کے نام سے جس کا تخت اقتدار ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور کروڑوں درود وسلام محمد ﷺ وآل محمد ﷺ کی بارگاہ میں۔ قارئین ہاشمی روحانی تقویم کی طرف سے میرے مضمون کو جو پذیرائی حاصل ہوتی ہے اس کے لئے آپ سب کی شکر گزار ہوں۔ یہ سب عطائے جناب سیدہ ہے۔

☆ ادائیگی واجبات یعنی (نماز) ☆ رزق حلال ☆ محبت محمد ﷺ وآل فخر کائنات امیر المومنین سے کسی سائل نے پوچھا مولائے کائنات امیر المومنین دے کسی نے پوچھا مولا زندگی کا مفہوم دو الفاظ میں بیان کریں آپ نے فرمایا: خدا کی عبادت اور مخلوق کی خدمت

مشکلات کے حل کے لئے:

مشکلات کے حل کے لئے مجرب المجرب سریع التاثیر اعمال پیش کر رہی ہوں۔ نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل زیر آسمان دو رکعت نماز برائے حاجت پڑھیں پھر زمین پر ننگے پیر قبلہ رخ کھڑے ہوں ۵ تسبیح یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ یہ عمل چاند رات سے ۱۴ تاریخ تک کریں۔ ۴۰ دن کے اندر حاجت روا ہوگی اعتقاد اور یقین شرط ہے یہ میرا آزمودہ مجرب عمل ہے۔

رزق کثیر کے لئے

رمضان کی ۲۷ ویں شب کو جو کے دانے لیں اور ہر دانے پر ''یَا رَزَّاقُ'' ۷۰ مرتبہ پڑھیں پھر یہ دانے لفافے میں ڈال کر اپنے بٹوے میں رکھ لیں ان شاء اللہ بٹوہ پیسوں سے خالی نہ ہوگا، نیاز دستر خوان کرنا نہ بھولیں۔

تسخیر خلائق

تسخیر خلائق یا زوجہ اور شوہر کی محبت کے لئے سورۃ اخلاص مجرب ہے روزانہ اول وآخر درود کے بعد ۳۱۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور تصور رکھیں یہ عمل پر تاثیر ہے خطا نہیں کھاتا اگر اس کا نقش باعمل عامل سے چاندی کے پتر پر کندہ کروا کے پاس رکھیں تو عمل مجرب المجرب ہوگا۔

از: انتخاب عارف صدیقی، امروہہ (یوپی)

روحوں کی دنیا

جب سے ہم شعوری زندگی میں داخل ہوئے ہیں ایک لفظ کو سنتے سنتے تھک جاتے ہیں، مگر اس کی حقیقت کو معلوم نہیں کر سکتے وہ لفظ ہے "روح" قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "اے محبوب یہ یہودی آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمادیں کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ قلیل ہے۔ روح رب تعالیٰ کا ایک ذاتی راز ہے اور راز ہمیشہ مخفی ہوتا ہے، کفار اور یہود کو اس مخفی راز سے محروم رکھا تھا، فرمادیا گیا تھا، تمہارا علم روح کے بارے میں کوئی ادراک حاصل نہیں کرسکتا ہے بفضلہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت کے جلیل القدر علماء و اولیا پر رب تعالیٰ نے خاص الخاص عنایات فرمائی اور ان کا مرتبہ اپنے محبوب کی زبان اقدس سے یوں ارشاد فرمایا، اے محبوب فرمادو "العلماء امتی کا نبیا بنی اسرائیل" میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مرتبہ پر فائز ہیں۔

عالم ارواح کے وہ لوگ (روحیں) جن سے زمانہ حیات دینوی میں محبت تھی مریض کے بستر کے قریب کھڑے رہتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے رہتے ہیں اور جوں ہی جسم کثیف سے اس کا تعلق علیحدہ ہوا اسے اپنے ہمراہ عالم ارواح میں لئے جاتے ہیں۔

جب انسان کی موت قریب آتی ہے تو مرنے والے کو کچھ وقت پہلے سے ہی علم ہوجاتا ہے، اس لئے بعض مریض گھر والوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ فلاں عزیز یا رشتہ دار جو کسی دوسرے شہر میں رہتے ہیں ان کو اطلاع کردیں کہ وہ مجھے آکر مل جائیں، بستر کے قریب یا ادھر ادھر اس کو عالم ارواح سے آئے ہوئے عزیز ورشتہ دار نظر آتے ہیں، مریض کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ لوگ مجھے لینے آئے ہیں روح ایک مکمل وجود رکھتی ہے شب جمعرات و یوم جمعرات میں زمین پر ارواح زیادہ آتی ہیں بعض ارواح اپنے چاہنے والوں کی مدد کرتی ہیں عاملین فرماتے ہیں بعض ارواح مختلف امور میں انسان کی معاون ثابت ہوتی ہیں، بذریعہ خواب انسان کی رہنمائی کرتی ہیں، بعض علوم سے آگاہ فرماتے ہیں غرض خواب کے اندر بعض اشخاص کو بڑے بڑے علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں، بعض اشخاص کو خواب میں قرآن کریم کی سورہ یاد کرادی جاتی ہیں جو ذہن سے نہیں نکلتی، بعض کو خواب میں جنات۔ ملائکہ، اور بزرگانِ دین سے ملاقات کا شرف مل جاتا ہے، مانوس اور پیار کرنے والی ارواح خواب میں مختلف امور سے آگاہ کرتی ہے، بعض اوقات یہی ارواح عالمِ بیداری میں آکر بھی رہنمائی کرتی ہے، مثلاً دادا کی روح نے پوتے کو مصیبت سے بچالیا، اپنے علوم سکھادیئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاءت" "مومنین کی روحیں زمین کے ایک برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں)

حضرت امام مالک کا ارشاد مبارک ہے۔ "بلغنی ان لروح مرسلة تذھب حیث شاءت" (مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔)

حاضرات وروحانیات سے مراد ایسی پوشیدہ مخلوق کا وجود ہے جو ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک ہیں یہ مخلوق خدائے قدوس کی طرف سے کائنات میں حضرت انسان کی حفاظت وخدمت پر مامور ہیں اس اعتبار سے انسان پیر کامل کی سرپرستی اور عملیات وریاضت کے ذریعہ اس روحانی مخلوق کو اپنے تابع فرمان بنا سکتا ہے، جس کی امداد سے انتہائی عجیب وغریب وحیرت انگیز کام لئے جاسکتے ہیں، خفیہ باتوں اور پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا جاسکتا ہے۔

حاضرات سے مراد جناتی ارواح کا وجود ہے ایسے جنات جن کی روحیں ان کی طبیعی موت کہ بعد آزاد کردی جاتی ہے، وہ ہر پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک مخلوق ہیں۔

عاملین نے فرمایا ہر ذی روح کے دوجسم ہوتے ہیں ایک کثیف

اور دوسرا لطیف، ایک مادی اور دوسرا روحانی، مادی وہ جسم جس کو ہماری ظاہری آنکھیں دیکھتی ہیں، جب کہ روحانی جسم کو ہماری باطنی آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آسکتا، اگر چہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

لیکن مادی جسم کے فنا ہوجانے سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا وہ زندہ رہتا ہے دوسرے لفظوں میں اسان تشریح اس طرح سمجھیں کہ ہمارا مادی جسم کو ہم ظاہری آنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں اصل میں روحانی جسم (روح) کا گھر ہے جب یہ گھر تباہ ہوجاتا ہے یعنی جب انسان فوت ہوجاتا ہے خواہ اس موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو روحانی جسم (روح) آزاد ہوجاتا ہے، لوگ جس کو مرنا کہتے ہیں اصل میں شکل تبدیلی ہے مرنے پر اس کے جسم میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوتا مرنے والے عزیز واقارب روتے، پیٹتے ہیں اور عالم ارواح میں خوشی کی دھوم مچ جاتی ہے اس لئے تو سرکار اعلیٰ حضرت اقدس قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

عرش پر دھوم مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

ہر انسان تین چیزوں کا مرکب ہے یعنی جسم، ارواح، اور ہمزاد، انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی دو روحانی جسم (روح ہمزاد) کی پیدائش ہوتی ہے جب انسانی جسم فنا ہوتا ہے یعنی فوت ہوجاتا ہے، خواہ اس کی موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو ایک روحانی جسم ساتھ ہی دفن ہو جاتا ہے اور روح آزاد ہوجاتی ہے اس کے بعد روح کا اپنے جسم کے ساتھ تعلق قائم نہیں رہتا، روح ایک کامل وجود رکھتی ہے اور ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے اور آنے والے حالات سے باخبر ہوتی ہے اس کا مسکن عالم ارواح ہے بعض ارواح اپنے عزیز ورشتہ داروں سے خواب میں ملاقات کرتی ہیں بعض عالم بیدای میں کچھ کو صرف آوازیں دیتی ہیں کچھ کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ذی روح ہمیں بلا رہی ہیں، لیکن ایسے لوگ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ ہم نے کیا دیکھا یا کیا سنا عموماً وہم کا شکار رہتے ہیں، جو لوگ غیر طبعی موت کا شکار ہوتے ہیں مثلاً کوئی مرد یا عورت قتل ہوجائے تو ان کی روح اللہ سے فریاد کرتی رہتی ہے اے میرے رب جس طرح اس شخص نے میرے گھر کو تباہ کیا ہے اس طرح اس کا گھر بھی تباہ ہوجائے۔ ان میں سے بعض ارواح انتقامی کاروائیوں پر بھی اتر آتی ہے جس مقام پر قتل ہوتا ہے وہاں پر روح آتی اور وہاں کے لوگوں کو مختلف طریقوں سے ڈراتی ہیں بعض لوگوں کو سوتے وقت چیخ وپکار کی آوازیں آتی ہیں جیسے کوئی رورہا ہے پھر پتھر آنے کی یا برتن ٹوٹنے کی آوازیں کانوں میں آتی ہیں بعض گھروں میں آگ لگ جاتی ہے ایسے لوگوں کی زندگی عذاب بن کررہ جاتی ہے ایسے لوگوں کی روح بھی پریشان رہتی ہے جن کی نماز جنازہ نہ ہوئی ہو صحیح اسلامی طریقے سے تکفین وتدفین نہ ہوسکی ہو، وہ ناجائز بچے جو زندہ دفن کردیے جاتے ہیں ان کی ارواح بھی زمین پر رہتی ہے، عام لوگ ایسی ارواح کو ''بدروح'' کہتے ہیں، یہ موضوع جتنا دلچسپ ہے اتنا ہی نازک بھی، عاملین وکاملین نے روح کی تین قسمیں ارشاد فرمائی ہیں (۱) روحِ سلطانی (۲) روحِ حیوانی۔ (۳) روح جسمانی۔

روحِ سلطانی : کا مقام دل ہے اس سے زندگی قائم ہے یہ روح موت کے وقت جسم سے خارج ہوگی۔

روحِ حیوانی : کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش وحواس برقرار ہیں یہ روح سونے کی حالت میں جسم سے خارج ہوجاتی ہے۔

روحِ جسمانی : یہ گوشت، خون اور ہڈیوں ورگوں میں رہتی ہیں۔

عاملین فرماتے ہیں شہید کی زندگی بھی عام زندگیوں سے ممتاز ہے کہ انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح سلطانی جس کا مقام دل ہے اسی سے زندگی قائم ہیں دوسری حیوانی جس سے ہوش وحواس کا مدار قرار ہیں حیوانی روح سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور سلطانی روح موت کہ وقت نکلتی ہے، معلوم ہو کہ حیوانی روح نکلنے کا نام نیند ہے اور سلطانی روح کے نکلنے کا نام موت ہے لیکن جسم سے اس کا تعلق اتنا مضبوط رہتا ہے جیسے ہی جسم کو ہاتھ لگایا جائے یا کسی انسان کو پکارا جائے تو فوراً ہی آناً فاناً جس میں آکر داخل ہوجاتی ہے اور سونے والا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے معلوم ہوا موت نہ روح کی فنا کا نام ہے نہ جسم کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اپنے گھر کے گرد پھرتی ہے اور یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس کے وارث میں کون کون غمگین ہے، وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں پھر مہینے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہے اس

گے بعد عالم ارواح جا ملتی ہے، روایا کے مطابق مقام علین میں انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام۔ اصحاب کرام، اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ راحت وآرام والی آپس میں ملتی ہیں دنیا میں جو واقعات گزرے اور جو بعد والوں کو پیش آئے ان پر گفتگو کرتی ہیں اپنے مریدین معتقدین کی مدد کرتی ہیں علین وہ مقام ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں مقربین کی ارواح اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہیں اور بعض نے کہا کہ علین وہ دفتر ہے جن میں جنتیوں کے نام درج ہیں اور جنتیوں کی ارواح کو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے اس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں ایک مقام سجین ہے جس میں ہر ایک دوزخی کے نام درج ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے جہاں پر ظالموں فاجروں، کافروں، مشرکوں کی ارواح محفوظ ہیں مقام سجین میں کفار ومشرکین کی ارواح کو عذاب دیا جارہا ہے، تمام تعریفیں حمد وثنا پاک پروردگار کے لئے جس نے جس کو چاہا غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور جس سے ملنا پسند فرمایا اس کو مقام علین کی طرف بلایا اور اس کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کیا، جمعرات والے دن زمین پر ارواح زیادہ ہوتی ہیں اس لئے مسلمانوں کی کثیر تعداد جمعرات کے دن اولیا کرام کے مزارات پر زیادہ نظر آتے ہیں، اولیا کاملین کا روحانی فیضان اس دن زیادہ ہوتا ہے۔

"دستور القضاۃ میں ہے۔ مومنین کی روحین جمعہ کی شب اور جمعے کے دن اپنے گھر آتی ہیں جمعہ کی شب ویوم جمعہ کے علاوہ شب قدر، شب برات، شب معراج، شب عید الفطر، شب عید الضحیٰ، یوم عاشورہ وغیرہ میں بھی روحیں گھر میں آتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "شہیدوں کی روحین سبز پرندوں کے شکم میں جنت کے باغوں میں سیر کررہی ہیں وہ جنت کے پھل کھاتی ہیں اور نہروں کا پانی پیتی ہیں اور رحمٰن کے عرش کی چھتوں میں لٹکے قندیلوں میں آکر پناہ لیتی ہیں۔

محدث کبیر سراج الہند علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، "تمام اہل سنت وجماعت اعتقاد ارند بہ ثبوت ادراکات مثل علم وسماع مرسائر اموات" تمام اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ مردے (اپنی قبر میں) دیکھتے سنتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

خواجہ حسن بصریؒ کی حق گوئی

اموی خلیفہ یزید بن عبدالملک نے عمر بن ہبیر کو خراسان وعراق کی گورنری پر مامور کیا تو اس نے خواجہ حسن بصری ابن سیرین، اور امام شافعی کو بلا کر ان سے سوال کیا کہ یزید خدا کا خلیفہ ہے۔ خدا نے اس کو اپنے بندوں پر اپنا نائب بنایا ہے اور ان سے اس کی اطاعت اور ہم حکام سے اس کے احکام کی تعمیل کا وعدہ لیا ہے آپ لوگوں کو علم ہے کہ اس نے ہم کو عراق وخراسان کا حاکم بنایا ہے اور ہمارے پاس اپنے احکام بھیجتا ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے احکام کی تعمیل کروں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ابن شیریں اور امام شعبی نے ذو معنی جواب دیا۔ جب خواجہ حسن بصریؒ کو باری آئی تو انہوں نے صاف صاف فرمایا۔

ابن ہبیر تو یزید کے معاملے میں اللہ سے خوف کر اور اللہ کے معاملہ میں یزید سے مت ڈرو۔ اللہ تعالیٰ تجھے یزید سے بچا سکتا ہے لیکن یزید تجھ کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا۔ وہ تجھ کو تیرے تخت سے اتار کر اور تیرے وسیع محل سے نکال کر ایک تنگ قبر میں ڈال دے گا۔ اس وقت تیرے عمل کے سوا کوئی شئے تیرے کام نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور حکومت کو اپنے دین اور اپنے بندوں کی امداد کے لئے بنایا ہے۔ تم کو خدا کی دی ہوئی حکومت کے ذریعہ اس کے دین اور بندوں پر سوار نہ ہو جاؤ۔ خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بندے اس کے مخلوق کے سامنے اظہار عبودیت کریں۔

☆ وہ شخص عقل مند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو جائے۔

☆ خدا سے ایسی چیزیں مت چاہو جس کا نفع دیر پہ نہ ہو، بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

☆ جوانی میں خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔

محمد اجمل مفتاحی

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

محمد اجمل مفتاحی

قسط نمبر: ۱۴۰

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

تسخیر و محبت کے لئے

اس عمل کو ۴۱ بار پڑھ کر کسی عطر اور خوشبو پر دم کر کے اپنے کپڑوں پر لگائے اور مطلوب کے پاس جائے، کسی میٹھی چیز پر دم کر کے مطلوب کو کھلا بھی سکتے ہیں، اس عمل سے زبردست کامیابی حاصل ہوگی اور مطلوب فریفتہ ہوگا۔

اس عمل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اس کو ۴۱ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے، اس کے بعد اس عمل کو استعمال میں لائے، **عمل یہ ہے:**

وَمَا اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ. یَابُدُّوْحُ یَابُدُّوْحُ یَابُدُّوْحُ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَامُبْدِئُ یَامُبْدِئُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَامُعِیْدُ یَامُعِیْدُ یَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ بِحَقِّ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. اَهْیًا اَشْرَاهِیًا اَذُوْنِی ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام بِحَقِّ اَسْمَاءِ الْکِرَامِ وَ رُکْنِ الْمَقَام وَ بِحَقِّ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وسلم وَ بِحَقِّ سُلَیْمَان ابْنِ دَاوٗد عَلیه السلام وَبِحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل وَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ.

اعمال سورۂ مزمل

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ ۷ روز تک روزانہ ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس دوران کسی بھی طرح کا گوشت نہ کھائے، انشاء اللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔ اگر اس عمل کو لگاتار ۲۷ دن کر لے تو غنی ہو جائے اور غربت و افلاس سے نجات مل جائے۔

اگر کوئی شخص ۳ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی سے منہ دھو کر کسی حاکم اور افسر کے پاس جائے تو حاکم مہربان رہے اور ضرورت پوری کرے۔

اگر سورۂ مزمل کا نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اس شخص کے گلے میں ڈال دیں تو ناحق جیل میں ڈال دیا گیا ہو تو بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہو جائے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ قیدی اس نقش کو گلے میں ڈالنے کے بعد روزانہ ایک ایک بار سورۂ مزمل اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھتا رہے تو اس کی رہائی یقینی ہو جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۹۱	۱۷۱۹۴	۱۷۱۹۷	۱۷۱۸۴
۱۷۱۹۶	۱۷۱۸۵	۱۷۱۹۰	۱۷۱۹۵
۱۷۱۸۶	۱۷۱۹۹	۱۷۱۹۲	۱۷۱۸۹
۱۷۱۹۳	۱۷۱۸۸	۱۷۱۸۷	۱۷۱۹۸

اگر میاں بیوی میں سے کوئی اپنے شریک حیات سے بیزار ہو تو ۲۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر اس پر دم کردیں تو اس کی بیزاری ختم ہو جائے اور وہ اپنی شریک حیات سے محبت کرنے لگے۔

اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو تو جمعہ کے دن سورۂ مزمل ۱۹ مرتبہ پڑھ کر سرسوں پر دم کر کے اُس سرسوں کو آگ میں ڈال دے تو انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے نجات مل جائے۔

خواص سورۂ مزمل

تمام حاجتیں پوری کرنے کے لئے سورۂ مزمل کو اس طرح پڑھیں۔ بعد نمازِ فجر آٹھ بار، بعد نماز ظہر آٹھ بار، بعد نمازِ عصر آٹھ بار، بعد نماز مغرب آٹھ بار، بعد نماز عشاء نو بار اول و آخر سات مرتبہ درود شریف۔ دورانِ عمل کسی سے بات چیت نہ کریں۔ اس عمل کو اگر سات دن لگا تار کریں گے تو تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور تمام مشکلوں سے نجات ملے گی۔

دشمنوں کی ہلاکت زبان بندی کے لئے

سات روز تک فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل کو اس طرح پڑھیں کہ جب حسب ذیل آیتوں پر پہنچیں تو حسبِ ذیل کلمات زبان سے ادا کریں۔ جب ھِیَ اَشَدُّ وَطْاءً پر پہنچیں تو کہیں الٰہی بحب فلاں ابن فلاں کو دفع کر۔ جب آیت وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ پر پہنچیں تو دس بار کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو باندھ دے اور اس کا دل میری طرف مائل کردے اور جب آیت وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّھَار پہنچیں تو کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو پراگندہ کر اور اس کے ساتھ دینے والوں کو منتشر کردے۔ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْم پر پہنچیں تو کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو بے دست و پا کردے، اس کا زعم کو ختم کردے بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس عمل کو ناجائز امور میں کرنے کی غلطی نہ کریں۔ اس دشمن ہی کے خلاف یہ قدم اٹھائیں جو فاسق و فاجر اور ظالم و ستم گر ہو اور جس کا ظلم و ستم اور جس کے تشدد سے دوسرے لوگ بھی پریشان ہوں۔ اس عمل کے آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔

دفع مشکلات

اگر کوئی شخص مصائب و مشکلات کا شکار ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے، عشاء کی نماز کے بعد اس درود شریف کو ۲۱ بار پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمُزَمِّلِ وَالْخَصَائِص اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ضَرَّۃٍ

رَحْمَةً وَ عِلْمًا يَاحَنَّانُ اس دعا کو پڑھنے کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ آخر میں یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ بِحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمدٌ رسول اللّٰه. عمل کے ختم پر وہی درود ۲۱ بار پڑھیں، جو شروع میں پڑھا تھا۔ اس کے بعد مصائب اور مشکلات سے نجات ملنے کی دعا کریں۔ انشاءاللہ ۷ دن میں نجات ملے گی، اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک جاری رکھیں۔

برائے زندگی اولاد

اگر کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو تو نیلے رنگ کے ۴۰ دھاگے لیں اور ان پر ۴۱ گرہ اس طرح لگائیں کہ ہر گرہ پر ایک بار سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیں۔ عمل کے شروع اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد اس کو گنڈہ بنا کر حاملہ کے گلے میں ڈال دیں، جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس گنڈے کو بچے کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ بچہ زندہ رہے گا اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔

سورۂ مزمل کے عامل بننے کا طریقہ

اگر کوئی شخص سورۂ مزمل کا عامل بننے کا خواہش مند ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس سورۂ شریفہ کے ذریعہ کل مخلوقات پر اپنا تصرف جاری کرے تو اس کو اس سورۃ کی زکوٰۃ نکالنی چاہئے اور دورانِ چلّہ کشی جمالی اور جلالی دونوں طرح کے پرہیز کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس سورۃ کا عامل روحانی عملیات کا بادشاہ بن جاتا ہے اور تسخیر خلائق کی زبردست دولت اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

عامل بننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل کو سات روز تک روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور ہر روز پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل ۲۱ نقش لکھے اور روزانہ انہیں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے، اس عمل کے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، سات دن کے بعد سورۂ مزمل ایک بار اور اول و آخر درود ایک بار پڑھے، سات دن کے بعد جو نقش روزانہ لکھا جائے گا اس کو روز پانی میں ڈالنا ضروری نہیں ہے، دس دن اکھٹے رکھے یا ایک مہینے میں اکھٹے پانی میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۸۶۷	۱۶۸۷۰	۱۶۸۷۳	۱۶۸۶۰
۱۶۸۷۲	۱۶۸۶۱	۱۶۸۶۶	۱۶۸۷۱
۱۶۸۶۲	۱۶۸۷۵	۱۶۸۶۸	۱۶۸۶۵
۱۶۸۶۹	۱۶۸۶۴	۱۶۸۶۳	۱۶۸۷۴

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ

اس عمل کو چھ ماہ تک لگاتار کرے، اس عمل میں صرف پرہیز جمالی کافی ہے۔ اس عمل میں روزانہ سورۂ مزمل ایک سو پچیس بار اس طرح پڑھی جائے گی۔ چار رکعت نماز نفل بہ نیت زکوٰۃ سورۂ مزمل ادا کرے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور پچیس بار سورۂ مزمل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی سجدے میں جائے، حالتِ سجدہ میں ۲۵ ر بار سورۂ مزمل پڑھے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ۱۱ ر بار درود

شریف پڑھے اور جب آخیر میں سجدے سے اٹھے تب ۱۱ بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد عمر بھر روزانہ بیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھتا رہے۔

زکوٰۃ اکبر کا طریقہ

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سورۃ کو ایک لاکھ پچیس مرتبہ پڑھا جائے، یہ تعداد خواہ کتنے بھی دنوں میں پوری ہو لیکن ایک سال سے زیادہ کا وقت نہ لگے۔ اس عمل کو اگر مسجد میں کریں تو افضل ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ فجر کے بعد یا عشاء کے بعد اعتکاف کی نیت کریں اور نماز کے بعد عمل شروع کریں، جب ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد پوری ہو جائے تو سات غریبوں کو کھانا کھلا دیں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو گی اور زبردست قسم کی روحانیت عامل کے دامن میں سمٹ آئے گی، عامل ایک سورۃ کے ذریعہ وہ تصرفات کرے گا کہ عقل حیران ہو گی اور عامل کی شہرت مقبولت کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ دورانِ عمل خواہ عمل کتنے ہی دنوں میں پورا ہو پرہیز جمالی کا لحاظ رکھیں اور زکوٰۃ کے بعد روزانہ ایک بار سورۂ مزمل تا عمر پڑھتے رہیں۔

زکوٰۃ اصغر کا طریقہ

سورۂ مزمل کو چالیس ہزار مرتبہ پڑھیں، خواہ کتنے ہی دنوں میں۔ لیکن کوشش کریں کہ روزانہ پڑھنے کی تعداد برابر رہے۔ کم زیادہ نہ ہو، اول و آخر گیارہ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھیں، پرہیز جمالی کو اس میں بھی ملحوظ رکھیں، انشاء اللہ زکوٰۃ اصغر ادا ہو گی۔

تصرفات کے لئے زکوٰۃ کے اس طریقہ پر دھیان دیں

جو شخص یہ چاہے کہ سورۂ مزمل کے ذریعہ تصرفات کرے اور اس کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات اس طرح کرے کہ دو رکعت نماز نفل غسل کے بعد بہ نیت قضاء حاجت پڑھے، نماز سے پہلے دس مرتبہ درود شریف، دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، نماز کے بعد سورۂ مزمل اس طرح پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پڑھنے کے بعد زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ کہے۔ جب فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچے تو ۳ مرتبہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا کہے۔ جب وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہے یَا مَنْ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَدِّرْ لِیْ قَضَاءَ حَاجَتِیْ فَاِنَّكَ قَادِرٌ عَلَيْهَا وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. جب يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ مِنْ فَضْلِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ فَضْلِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَخَيِّبْنِیْ يَاذَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. جب سورۃ کے اخیر تک پہنچے تو تین سو تیس مرتبہ یہ دعا پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِيْفَةِ الْاَئِمَّةِ وَ اَسْئَلُكَ كلهَيرَجَ نَمِيْشَحَ يا ثنايا رَيْثُ بحق كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ وبحق نبيّك محمد الذى سَمَّيْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ الْعَزِيْزِ يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُزَمِّلْنِیْ بِرِدَاءِ لُطْفِكَ عَنْ عُيُوْنِ الْبَاغِيْنَ وَالْحَاسِدِيْنَ مِنْ اَعْدَائِیْ وَ اَعْدَائِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ تَعْطِیْ مِنْهَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهَا مِمَّنْ تَشَاءُ

فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تَغْنِیْ بِھَا عَنِ الرَّحْمَۃِ مِنْ سِوَاکَ اِقْضِ دَیْنِیْ وَ اَغْنِیْنِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْعَفْوِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُسَبِّبَ سَبِّبْ وَ یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ وَ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ وَ یَا مُسَہِّلُ سَہِّلْ وَ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ وَ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَتِہٖ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ کا ایک اور طریقہ

جو شخص سورۂ مزمل کی زکوٰۃ اس طریقہ سے ادا کرتا ہے کہ اس کو رزق حصول وافر مقدار میں ملتا ہے، عوام وخواص میں اس کی مقبولیت بڑھتی ہے اور امراء اور سلاطین اور حکام وافسران تک اس کی پہنچ ہوتی ہے اور اس کے کام نہایت آسانی کے ساتھ انجام پذیر ہوتے ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں اور تمام جائز مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ مزمل پڑھنی شروع کرے۔ اس طرح: یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا جب اس آیت پر پہنچے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ تاوَکِیْلًا تو اس آیت کو ۳ مرتبہ پڑھیں۔ جب اس آیت پر پہنچیں وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ تو اس آیت کو بھی ۳ مرتبہ پڑھیں اور ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: یَا مَنْ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ قَدِّرْ لِیْ حَاجَتِیْ جب اس آیت پر پہنچیں یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ تو اس آیت کو ۳ مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ مِنْ فَضْلِکَ اَسْتَغِیْثُ فَارْحَمْنِیْ یَاذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. اور جب ختم کے قریب وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ پر پہنچیں تو اس لفظ کو ۳ مرتبہ پڑھے اور سورۃ ختم کرنے کے بعد ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُو اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ. اور ایک بار یہ شعر پڑھے:

یَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ مَالِیْ مِنَ الْوَوبِھِم ☆ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُو الْحَارِثِ الْعَمِیْمِ

ایک مجلس میں عشاء کے بعد سورۂ مزمل اس طرح گیارہ مرتبہ پڑھے اور بہ نیت زکوٰۃ لگاتار گیارہ راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے۔ اس دوران پرہیز جمالی اور جلالی رکھے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سورۂ مزمل ۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ کا ایک اور طریقہ

ماہ ثابت صفر کے مہینے میں ۳ دن بدھ، جمعرات، جمعہ کو روزے رکھے اور علی الصباح غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن لے اور کپڑوں پر خوشبو لگائے، ہر روز ایک سو بیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، ۳ دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، روزانہ افطار سادہ غذا سے کرے۔ گوشت، چاول اور دودھ کا استعمال ان تین دنوں میں نہ کرے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سورۂ مزمل دس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، انشاء اللہ زکوٰۃ کے بعد زبردست اثرات ظاہر ہوں گے۔ ماہ صفر کے علاوہ بھی ثابت مہینوں میں یہ زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

مرتب مولانا حکیم سلیم اللہ ظفر

امام غزالیؒ کے حفاظت کے لئے چند خاص اعمال

مال ومتاع کی حفاظت

جب چاند یا سورج درجہ شرف میں ہو تو یہ نقش اس چیز پر لکھیں جس کی حفاظت مقصود ہو، ایسی چیز چوری نہیں ہوگی۔ محفوظ رہے گی۔ اگر خدانخواستہ چوری ہو بھی گئی تو بہت جلدی دریافت ہو جائے گی۔

۷۸۶

ز	ط	م
و	ح	ا
ب	د	ط

سواری کی پانی میں ڈوبنے سے حفاظت

سابقہ نقش پیر کے روز جب چاند سعد میں ہو تو لکھا جائے اور کشتی کے سامنے والے حصہ پر باندھا جائے تو کشتی ڈوبنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے دور کا سفر بھی قریب کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے اردگرد یہ آیات بھی لکھی جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ○

اگر کوئی انسان اس نقش کو پاس رکھے تو ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

ذاتی اور مالی حفاظت کے لئے

جب اپنی ذات اور مال ومتاع کی حفاظت درکار ہو تو یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَمِنَ الْمَصَائِبِ وَاحْفَظْ مَتَاعِیْ مِنَ التَّلَفِ وَالْخُسْرَانِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِقَلْبٍ مُخْلِصٍ تَقِیٍّ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ کَیْدِ الْاَعْدَاءِ وَتُدَمِّرَ الْاَشْرَارَ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ.

پھر سورہ فاتحہ ایک بار۔ سورۃ یٰسین ایک بار۔ آیت الکرسی ۳ بار پڑھنے کے بعد یہ تعویذ اپنے سرہانے رکھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم
والحمد الله رب العالمين
بسم الله الرحمن الرحيم
والحمد الله رب العالمين
وصلى الله على سيد انبياء والمرسلين
اللهم احفظنى محقك وحق نبيك

دعا کا ترجمہ:

''اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ اور اس کی حمد کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں۔ صلوۃ وسلام ہو اللہ کے رسول حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ اور آپ کے آل پر اور آپ کے اصحاب پر۔ اے اللہ میری حفاظت فرمایئے، ہر طرح کے شر اور مصیبت سے اور میرے سامان کی حفاظت فرمایئے، ضائع ہونے اور نقصان پڑنے سے۔ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اخلاص اور تقویٰ والے دل کے ساتھ آپ میری حفاظت فرمایئے، دشمن کی ہر تدبیر اور شریر لوگوں کی تمام خفیہ سازشوں سے۔ بے شک آپ سننے اور جاننے والے ہیں''

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: فاخرالاسلام سبحانی

نام والدین: نسیم حیات، عبدالودود انصاری

تاریخ پیدائش: ۱۸/فروری ۱۹۹۷ء

قابلیت: بی اے فاضل دینیات

آپ کا نام ۱۷ حروف پر مشتمل ہے ان میں ۵ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۷ حروف آتشی، ۵ حروف خاکی، ۳ حروف بادی اور دو حروف آبی ہیں، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۲۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۹۹۵ ہیں۔

۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ مانا گیا ہے، سات عدد کے حامل کو سیر وتفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور ساتے والے شخص اکثر سفر کے مواقعات درپیش رہتے ہیں، سمندر کا سفر کرنے کا بھی انہیں چالیس بار بار ملتا ہے، قدرتی مناظر سے بھی انہیں بہت دلچسپی ہوتی ہے، اس کے اندر ایک بہت بڑی خامی ہوتی ہے وہ یہ کہ کبھی کبھی شریفوں کو رذیل اور کمینوں کو معزز گردانے لگتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جلد ہی دوسروں سے بدگمان ہوجاتے ہیں اور رشتے داروں سے تعلقات منقطع کرلیتے ہیں، ان کا مزاج سیمابی ہوتا ہے، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوتی ہے، صبح کو ان کے خیالات دوستوں کے بارے میں کچھ ہوتے ہیں اور شام کو کچھ اور ہوجاتے ہیں۔

۷ عدد کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا، اس شخص کو ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، لیکن مجموعی اعتبار سے اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد ۷ ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں یا کی شادی کے بعد شوہر کے حالات میں خوش حالی آجاتی ہے اور ۷ عدد کی خواہش اپنی زندگی عیش وعشرت میں گزارتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگوں میں ایک خامی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل بہت کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کے جزو ہوتے ہیں، ان میں کاہلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں اس لئے اچھی بڑی باتوں میں مبالغہ آمیزی سے کام لینا ان کی فطرت ہوتی ہے۔

۷ عدد کے لوگوں میں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلینے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ بہت کم پر قناعت کرلیتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی حرص ان کو تباہی اور بربادی کے آخری حدوں تک پہنچادیتی ہے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تنِ تنہا رہ کر بھی حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات کچھ زیادہ ہی رہتی ہیں ان میں وفاداری کا جذبہ بھی بہت ہوتا ہے لیکن یہ لوگ معمولی سی باتوں پر بھی بہت زیادہ متاثر ہوجاتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی اپنی روش بدل دیتے ہیں، حالانکہ ہر بار روش بدلنے سے انہیں بھاری نقصان ہوتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہی، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات ہمیشہ نیک ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی زندگی میں بار بار انقلابات کا سامنا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کو خوشیاں کئی بار ملتی ہیں لیکن وہ طویل المدت نہیں ہوتیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دارومدار ان کے دوستوں پر ہوتا ہے اگر انہیں اچھے دوست مل جاتے ہیں تو انہیں سکون میسر رہتا ہے اور

اگر دوست از راہ بد نصیبی غلط مل جاتے ہیں، ان کی زندگی اس کشتی کی مانند ہو کر رہ جاتی ہے جو کسی طوفان میں ہچکولے کھا رہی ہو۔

۷ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، ان میں سوچ و فکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادہ کی بنا پر یہ اکثر اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے اکثر یہ اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتے ہیں اور خود کو اپنے احباب و اقارب کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے، اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر و ضبط کا مادّہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، البتہ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جو سنجیدگی اور سلیقہ سے بہرہ ور ہوتی ہیں، اگر آپ کو اپنی زندگی میں مخالفتوں کا سامنا بار بار کرنا پڑے گا لیکن آپ اپنی فطرت عافیت کی بنا پر اختلافات سے خود کو بچاتے رہیں گے اور رسہ کشی کی زندگی سے خود کو دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے، آپ کے اندر خوبیوں کی کمی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ احساس کمتری اور پست ہمتی کا شکار رہتے ہیں اور پست ہمتی کی وجہ سے بروقت اقدام کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور خوشیوں سے محروم ہو جاتے ہیں، دوسروں پر تنقید کرنا بھی آپ کی فطرت ثانیہ ہے اور اس فطرت کی وجہ سے اکثر آپ کے احباب و اقارب آپ سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں، آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی اکثر آپ کے لئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو نئی نئی الجھنوں سے وابستہ کر دیتی ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ آپ دل کے برے نہیں ہیں، آپ جلد ہی ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اپنی غلطیوں اور نادانیوں کو محسوس کر لیتے ہیں اس لئے کچھ لوگ آپ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام شروع کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی اور محبت ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۳ اور ۶ ہو، ۴ اور ۸ آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور لوگوں سے اگر آپ خود کو بچائیں گے تو بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۵ ہے، یہ عدد غداری، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد مانا گیا ہے، اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پریشانی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا عدد ۱۶ ہوتا ہے اگر وہ کسی جھیل سمندر یا نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ رکھیں تو ان کے حق میں مفید ہوگا، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات بطور خاص آپ کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آپ کے غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے ہفتہ کو اہمیت دیں۔ جمعہ اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ اتوار، پیر، منگل کو اپنے اہم کاموں سے پرہیز رکھیں۔ یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو چار یا ساڑھے چار گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ آپ اس کے فائدوں کو محسوس کریں گے۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی حصہ میں آپ کو امراض معدہ، امراض دانت، درد گٹھیا، امراض چشم، دماغی بیماریوں کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو پھلوں کا جوس ہمیشہ راس آئے گا، روزانہ سلاد میں پیاز اور کھیرے کا استعمال رکھیں، انشاء اللہ آپ کی صحت متاثر ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام میں ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۰۴ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶

شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۲۴٦٨ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہراعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸٦

٦١٥	٦١٨	٦٢٢	٦٠٨
٦٢١	٦٠٩	٦١۴	٦١٩
٦١٠	٦٢۴	٦١٦	٦١٣
٦١٧	٦١٢	٦١١	٦٢٣

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والے تمام اشیاء آپ کے لئے بطور خاص مفید ثابت ہوں گی اور آپ کے لئے ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، کانوں اور پیٹ کے کچے ہیں، لوگوں کی باتوں میں جلد آجاتے ہیں اور اپنے اور کسی اور کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، اس لئے آپ نقصان بھی اٹھاتے ہیں اور آپ کو رسوائیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، غیر معمولی خساروں سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے آپ کو اپنے اور دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کا مادّہ، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، ٹال مٹول کا مزاج، مایوسی، پیٹ اور کانوں کا کچا پن استقلال کی کمی وغیرہ۔ ہرانسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں خوبیوں اور خامیوں سے کوئی انسان خالی نہیں ہوتا، مگر اس دنیا میں اچھا انسان وہ کہلاتا ہے جس میں خوبیوں کی مقدار بہ نسبت خامیوں کے زیادہ ہو۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		٩٩
٢		٨
١١		٧

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ چرب زبانی خوب کرلیتے ہیں، آپ کی باتیں لچھے قسم کی ہوتی ہیں اور آپ بحث ومباحثہ کی پوری مہارت رکھتے ہیں، آپ کی باتیں سن کرلوگ آپ کے گرویدہ ہوجاتے ہیں، آپ کے سامنے بہ اعتبار گفتگو کسی اور کا جمنا آسان نہیں ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کرپاتے جب کہ آپ کو اپنی منصوبہ بندیوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کرکے ان کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی علمی کاموں سے عوام دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور قابل تکلیف قسم کی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ دوسرے بہت سے معاملات میں پوری طرح بیکار اور چوکنا رہتے ہیں، علمی کاموں میں لاپرواہی اور سستی آپ کو ناقابل تلافی قسم کا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے نت نئی الجھنوں کا باعث بنتی ہے۔

۵ غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور اکثر معاملات میں افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں۔

٦ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو زندگی کے معاملہ میں آپ کافی سردمہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اس سردمہری سے آپ کی شخصیت کے اہم اجزاء پامال ہوجاتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اور ہر حال میں اور ہر معاملہ میں عدل وانصاف کو

اہمیت دیتے ہیں اور ناانصافی کسی کے ساتھ بھی آپ برداشت نہیں کرتے۔

۸ کی موجودگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور غیر معمولی قسم کا اضطراب آپ کو ایک کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے۔

جن حضرات کے چارٹ میں ۹ دو مرتبہ آتا ہے وہ شخصیت کے اعتبار سے بہت مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں اور ان میں بے پناہ صلاحیتیں ہوتی ہیں، یہ لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں اور کسی بھی کام کو نہایت دلچسپی اور مستعدی کے ساتھ کرتے ہیں اور اکثر ہر معاملہ میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر جذبۂ ہمدردی بھی ہے اور جذبۂ خیر خواہی بھی، آپ لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتے ہیں، آپ کچھ خوبیوں کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی بڑے انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو دوچار ہونا پڑے گا لیکن آپ کی سربلندی اور سرخروئی ہر دور میں ہمیشہ برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک لائن مکمل ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہوتی ہے، اس کا خالی پن یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی خوشیاں اور کامیابیاں زیادہ تر ادھوری رہیں گی، آپ اپنی خواہشوں اور ضرورتوں کا اظہار کرنے میں ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت اپنا مدعا بیان نہیں کرپاتے، حالانکہ آپ بولنے اور گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور سامعین کو بہ آسانی متاثر کرلیتے ہیں۔

آپ کی تصویر آپ کی یاس اور آپ کی احساس کمتری کی شکایت کرتی ہے، اگرچہ آپ امید پرست ہیں لیکن پھر بھی ناامیدی کے بھنور میں پھنسے رہتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی امیدوں پر پانی پھیرتے ہیں، اور خواہ مخواہ کی سوچ آپ کا خون خشک کرتی ہے۔

آپ کے دستخط یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کامیابی نہیں ملتی، لاکھ کوششوں کے بعد بھی آپ کی خوبیاں بھی اور آپ کی خامیاں بھی لوگوں پر آشکارا ہوجاتی ہیں۔

آپ کے لئے یہ کالم بڑی محنت سے لکھا گیا ہے اگر آپ نے اس کالم کو پڑھکر اپنی خامیوں سے نجات پانے کی جدوجہد کی اور اپنی خوبیوں کو بڑھانے کے چلن اختیار کئے تو ہماری محنت ٹھکانہ سے لگے اور آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے انشاء اللہ۔

اگلا شمارہ

یعنی جنوری، فروری ۲۰۱۸ء کا شمارہ

"خاص الخاص" نمبر ہوگا

اس شمارہ میں اہم ترین مضامین شائع کئے جائیں گے

جو لوگ روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس شمارے کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں اور اس نمبر کے قیمتی مضامین سے استفادہ کریں۔

"خاص الخاص نمبر" روحانی تقویم ۲۰۱۸ء کے بعد فروری ۲۰۱۸ء میں منظر عام پر آئے گا۔

ایجنٹ حضرات بطور خاص توجہ دیں

اور اپنی مطلوبہ تعداد سے پیشگی آگاہ کریں

اعلان کنندہ

ابوسفیان منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 09756726786

پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

مفتی وقاص قاسمی

فقہی مسائل

فتنہ ھی فتنہ

۱۔سوال : ازعبدالشکورکشتواڑا

یہاں ایک مولوی صاحب جو محلّہ کی مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں اور بریلوی مکتب خیال کے حامی ہیں، ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ ان کتب کا حوالہ عنایت فرمایئے جن میں حضور ﷺ کے جنازے کا تذکرہ ہے اور یہ کہ جنازہ کس نے پڑھایا تھا تاکہ مولوی صاحب کو مطمئن کیا جاسکے۔

جواب : ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر مسئلہ میں اطمینان اور بے اطمینانی کا سوال کیوں اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

حضور کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں پڑھی گئی یہ سوال کسی مورخ، کسی سیرت نگار، کسی اسکالر کے لئے تو مرکز توجہ بن سکتا ہے لیکن مسجد کے امام یا ہمہ شما کے لئے آخر اس میں کیا دلچسپی ہے؟ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جو امام مسجد میں غیر ضروری مسائل ابھارے اور خوامخواہ دماغوں کی پرسکون فضاؤں میں بھونچال پیدا کرے، اسے امامت سے الگ کردینا چاہئے۔ متذکرہ امام صاحب اگر اپنی جہالت کے باعث یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی تو چلئے ان کی جہالت انہیں مبارک۔ مگر یہ کیا مصیبت ہے کہ وہ قطعاً غیر ضروری موضوع کو موضوع گفتگو بھی بناتے ہیں؟ نیز خود آنجناب سے بھی شکایت ہے کہ کیوں آپ نے اس مسئلے میں دلچسپی لی۔ آپ کے علم میں اگر یہ ہے کہ نماز جنازہ ہوئی تھی تو آپ اپنی جگہ خوش، امام صاحب اپنی جگہ خوش، اس کی کیا ضرورت تھی کہ آپ تحقیق کی فکر کریں اور پھر انہیں مطمئن فرمائیں۔

امام صاحب نے اگر بر سبیل تذکرہ کہہ ہی دیا کہ حضور ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا تو سننے والوں کو کہنا چاہئے تھا کہ اچھا نہیں پڑھا گیا ہوگا ہمیں کیا لینا دینا اور اگر سامعین میں سے کسی کو معلوم تھا کہ امام صاحب غلط کہہ رہے ہیں تو اسے بس اتنا کہہ دینا چاہئے تھا کہ فلاں کتاب میں آپ کے خیالات کی تردید موجود ہے۔ اس پر امام صاحب مانیں یا نہ مانیں بات یوں ختم کردینی چاہئے کہ سنئے امام صاحب وقت اور انرجی کی بربادی کے لئے پہلے ہی سے اختلافی مسائل کچھ کم نہیں ہیں۔ آپ ایک نیا مسئلہ کھڑا کر کے فتنے کی کاشت مت کیجئے۔

حضور ﷺ کی نماز جنازہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کی ادنیٰ سی بھی ضرورت عوام کو درپیش ہو۔ آپ جو کچھ بھی درست سمجھتے ہوں اسے دل میں رکھئے اور نماز پڑھا کر اپنی تنخواہ اور روٹی لینے پر قناعت کیجئے۔

یہ تمہیدی گذارشات ذہن نشین کرلینے کے قابل ہیں۔ باہمی اختلافات اسی طرح تو بڑھتے ہیں کہ ہم ذرا ذرا سی غیر ضروری باتوں کو اہمیت دے کر لڑنا مرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ دراصل شیطان ہی دماغوں میں اپج ڈالتا ہے کہ بیٹھے بٹھائے بحث اٹھایا کرو۔ ہم اگر اہم اور غیر اہم، ضروری اور غیر ضروری میں فرق کرنے کا بیڑا اٹھالیں تو پھر بے شمار اختلافی بحثیں سرد خانے میں چلیں جائیں گی اور ہر لمحہ جدل ونزاع کے زاویئے تراشنے والے دل ودماغ اتفاق وتعاون کی بنیادیں ڈھونڈنے پر مائل ہوسکیں گے۔

اب جواب تفصیل سے سنئے: حضور ﷺ کی نماز جنازہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کی تفصیل متعدد کتب حدیث کے علاوہ صحاح ستہ کی ایک کتاب "ابن ماجہ" میں بھی دیکھی جاسکتی ہے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یوم شنبہ کو حضور ﷺ کی تجہیز وتکفین کردی گئی تو جبہ مبارکہ گھر ہی میں ایک تخت پر رکھا گیا پھر مختلف جماعتیں ایک ایک کرکے آتیں اور نماز جنازہ پڑھتیں۔ جب مرد

فارغ ہو گئے تو عوتوں نے بھی علی الترتیب نماز پڑھی۔

یہاں یہ طے ہے کہ اس نماز کا امام کوئی نہیں تھا۔ نماز میں کیا پڑھا جائے یہ معاملہ بھی زیر غور تھا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَسَعْلَی یک الخ. پڑھو.

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ ایک ایک جماعت جائے اور تکبیر کہے پھر دعا پڑھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ لوگ جاتے تھے اور اپنی اپنی تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے تھے۔ یہ ثابت نہیں کہ سب نے ایک ہی دعاء پڑھی ہو۔

بہر حال حضورﷺ کی نماز جنازہ پڑھا جانا معلوم ومعروف ہے۔ یہاں اس کی امامت بے شک کسی نے نہیں کی اور شاید یہی جزو امام صاحب کے دماغ میں خلط ملط ہو کر نماز جنازہ کے انکار کا موجب بن گیا۔ واللہ اعلم۔

۲۔ سوال: اگر مسجد میں خطبہ موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نماز جمعہ پڑھی جائے یا نماز ظہر پڑھی جائے۔؟

جواب: خطبہ تو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد اللہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے یعنی اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفا کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے۔ واللہ اعلم۔

بعض زاہدوں سے منقول ہے

(۱) کہ جو شخص ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اس حال میں داخل فرمائے گا کہ وہ رو رہا ہوگا۔

(۲) اور جو شخص روتا ہوا نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں جنت میں داخل فرمائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

بعض حکماء سے منقول ہے۔

چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر مت سمجھو اس لئے کہ ان سے بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

پریکٹیکل ہپناٹزم دولت، طاقت، اقتدار کے لئے زمانہ قدیم سے دور جدید تک جس علم کا خفیہ استعمال ہوتا آیا ہے، وہ علم جسے عوام سے چھپایا گیا، سائنس جسے اسرار کے پردوں میں چھپایا گیا، یقین کیجئے صرف دس گھنٹوں کی پریکٹیکل ٹریننگ میں آپ یہ بجلی اثر سائنٹفک علم سیکھ جائیں گے۔ زندگی میں مثبت بدل کے لئے، برسوں پرانی ذہنی، جسمانی تکالیف، درد، مسائل، ڈر میں ایک ہی بار میں نمایاں افاقہ۔ سیکھئے ہپناٹزم اور برسوں سے تمباکو، شراب، ڈرگز کے عادی لوگوں کو لت سے چھٹکارا دلائیے۔ تصور کیجئے اس خوشی کا جب آپ درد سے تڑپتے مریض کا درد دور کریں گے، اسٹیج پر جانے سے ڈرنے والوں کو بے خوف مقرر بنائیں گے، ہکلاتے ہوئے لوگ فراٹے سے بولیں گے، بھولنے والوں کی یادداشت بڑھائیں گے۔

پریکٹیکل ہپناٹزم سیکھئے۔ جلدی رابطہ کیجئے

N.I.S.A CLINIC B.B.S. CORNER

Muslim Mohalla, Dr. Ambedkar Road,
At, P.o. Tal. Navapura
Distt. Nandurbar, Maharashtra (INDIA) Pin 425418
Coantact : 08275560809, Whatsapp 09405583638, 02569-250044.email:drnias@gmail.com

دہلی میں

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی مطبوعات

اور ماہنامہ طلسماتی دنیا

ایوریسٹ نیوز پیپر ایجنسی

سے خریدیں

پتہ : ذکر الرحمٰن

دکان نمبر 3، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی

موبائل 09811339440, 09013629195

کانگریس سے غلطی کہاں ہو رہی ہے؟

تبسم فاطمہ

اگر میڈیا کا دروازہ کانگریس کے لئے بند ہے تو کانگریس کو بغیر تاخیر کے کچھ نئے دروازے کھولنے کی کوشش کرنی چاہیئے

ان دنوں جب نوٹ بندی، جی ایس ٹی، پیٹرول وڈیزل کے دام بڑھنے مہنگائی کے آسمان چھونے تک ہزاروں ایسے ایشو ہیں جو مودی حکومت نے اپوزیشن کی جھولی میں ڈال دیے ہیں اور کانگریس ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایشو کو لے کر ملک گیر سطح پر سیاسی جہاد چھیڑنے کو تیار نہیں۔ کانگریس کے مردہ اور افسوسناک رویہ پر طنز کرتے ہوئے اسی لئے پچھلے دنوں امت شاہ کو یہاں تک کہنا پڑا کہ اگر کانگریس اور اپوزیشن کمزور ہوئی ہے تو وہ کیا کرسکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس صورت حال میں جو کچھ کرنا ہے وہ کانگریس کو ہی کرنا ہے۔ لیکن اب بھی ایسا لگتا ہے کہ کانگریس کی صورتحال وہی ہے جو ۲۰۱۴ء میں تھی۔ ۲۰۱۴ء میں کانگریس کم از کم اپنے کمزور وجود کے ساتھ ہاتھ پاؤں تو مار رہی تھی مگر اب ۲۰۱۷ء میں ایسا لگتا ہے جیسے مودی کی طاقت نے کانگریس کو بے بس اور لاچار بنادیا ہو۔ کیا واقعی میں ایسا ہے کہ کانگریس اندر خانے ٹوٹ چکی ہے اور امید کا ہر راستہ کانگریس نے کھو دیا ہے؟

حقیقت یہ نہیں ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس بیان کو سمجھنا ہوگا جو کچھ دن پہلے کانگریس لیڈر راج ببر نے دیا ہے۔ راج ببر کے مطابق ہم تو بہت کچھ کر رہے ہیں لیکن میڈیا اسے دکھا نہیں رہا ہے۔ یہ بیان اس مہابھارت کی کہانی بیان کر رہا ہے، جس کے لئے امت شاہ نے ۲۰۱۹ء میں ۵۳۰ سیٹوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس جیت کے لئے ابھی سے میڈیا کو خبردار کیا جاچکا ہے کہ مودی حکومت کسی بھی طرح کا کوئی خطرہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کانگریس ایک بڑی قومی پارٹی ہے۔ ایک ایسی سیاسی پارٹی جس نے ہندوستان کی آزادی سے اب تک سب سے زیادہ اس ملک پر حکومت کی ہے۔ اس لئے پہلا سوال تو یہ ہے کہ میڈیا اور ٹی وی چینلس کا متبادل تلاش کرنے میں کانگریس ناکام ہے؟ اور ناکام ہے تو کیوں؟ یوٹیوب سے لے کر ٹوئیٹر، فیس بک اور سوشل میڈیا ویب سائٹ پر کانگریس چاہے تو آرام سے بڑی جنگ کا آغاز کرسکتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کانگریس خاموش ہے مگر مودی کے ہر کمزور ایشو کو لے کر جس طرح ملک گیر سطح پر تحریک چھیڑنے کی ضرورت تھی، اس مہم میں کانگریس ٹھنڈی اور خاموش نظر آرہی ہے۔ کانگریس کی ایک بڑی غلطی تو یہی ہے کہ وہ ابھی بھی ٹی وی چینلس اور میڈیا کے بھروسے بیٹھی ہے جبکہ اب تک کانگریسی لیڈران کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے تھا کہ کانگریس کو بدنام کرنے اور حاشیہ پر ڈالنے میں سب سے بڑا کردار میڈیا کا رہا ہے۔ اگر کانگریس نے آنے والے دو برس بھی محض انتظار میں ضائع کردیے تو پھر ۲۰۱۹ء میں شکست کی کہانی دہرانے سے اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب کہ ان حالات میں اب کانگریس کو اپنے نئے پتے کھولنے چاہئے تھے اور مودی حکومت کی کمزوریوں کو لے کر پورے ملک میں سڑکوں پر نکل کر تحریک اور آندولن کو شروع کردینا چاہئے تھا۔

۲۰۱۹ء کے لئے مودی حکومت کے پاس اکیلا کارڈ ہندو ووٹ ہے۔ ہندو ووٹ کے لئے ہندو راشٹر کا خواب دکھانا ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت امت شاہ کو یقین ہے کہ اگلے لوک سبھا میں وہ ۳۵۰

سیٹ سے بھی زیادہ لاکر نئے ریکارڈ قائم کریں گے۔ اس ہندو کارڈ کے علاوہ مودی اور امت شاہ کے پاس ترقی اور وکاس کے نام پر کچھ بھی نہیں ہے۔ نوٹ بندی کے بعد سے عوام کا جینا دشوار ہوگیا ہے۔ جی ایس ٹی نے نئے کاروباریوں اور چھوٹے دوکانداروں کے لئے مشکلیں کھڑی کردی ہیں۔ ہندوانتہا پسندوں کے پاس بھی صرف ہندوراشٹر کا خواب ہے۔ باقی ترقی کی باتیں مودی حکومت کے خلاف جاتی ہے۔ کسان طبقہ، جاٹ طبقہ، نوجوان طبقہ، کاروباری ان میں سے کوئی بھی خوش نہیں۔ دیکھا جائے تو مودی حکومت کی ناکامیوں کو کیش کرنے کے لئے کانگریس کے پاس کافی بڑا سرمایہ ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ کانگریس اگر سڑکوں پر اترتی ہے تو اسے باغی، بدحال اور بے روزگار عوام کا ساتھ مل سکتا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہم لالو پرساد یادو کی ریلی کی شکل میں اس وقت دیکھ چکے ہیں جب بہار کے زیادہ تر علاقے سیلاب میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود ناراض لوگوں کا ایک ہجوم لالو پرساد یادو کی ریلی میں اُمڈ آیا تھا۔ غور کریں تو عوام مردہ کانگریس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہے لیکن کانگریس ہی ہے جو عوام تک آنے کے لئے ابھی تک خود کو تیار نہیں کر پائی ہے۔

آزادی کے ستر برسوں میں بی جے پی کو کانگریس سے جو سب سے بڑی شکایت ہے، وہ اس کی صلاحیت اور حکومت کرنے کے طریقہ کو لے کر ہے۔ اس لئے مودی حکومت کانگریس کی وجود کو ملک کے لئے خطرہ تسلیم کرتی ہے۔ آزادی کی گولڈن جبلی تقریبات کے موقع پر سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کانگریس کے حق میں جو بیان دیا تھا وہ موجودہ حکومت اور وزیر اعظم مودی کے نظریات سے بالکل الگ ہے۔ واجپائی نے صاف کہا تھا کہ ۵۰ سالہ عہد میں کانگریس کی خدمت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ کانگریس نے کسانوں اور مزدوروں کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ یہ بیان موجودہ وقت میں کانگریس کو راحت پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ کانگریس نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ سابق وزیر اعظم اور ماہر اقتصادیات منموہن سنگھ کو بھی میدان میں اتار دیا ہے۔ مودی حکومت کی اقتصادی اور معاشی ناکامیوں کے لئے چدمبرم سے زیادہ منموہن سنگھ کے بیانات عوام کو متاثر کریں گے۔ نوٹ بندی کو

تاریخی غلطی اور غیر قانونی لوٹ بتاتے ہوئے منموہن سنگھ نے واضح کیا کہ ملک میں بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ کانگریس اور متحدہ اپوزیشن اب آہستہ آہستہ ملک کی اقتصادی تباہی اور مہنگائی کی طرف عام لوگوں کا دھیان کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کیلیفونیا یونیورسٹی میں طلبہ اور دانشوروں سے خطاب کے بعد پرنسٹن یونیورسٹی میں براہ راست طلبہ سے خطاب کے ساتھ راہل گاندھی نے ایک نئی شروعات تو کردی ہے، لیکن اس سلسلہ میں ابھی تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ دونوں ہی یونیورسٹی میں راہل نے منجھے ہوئے سیاست داں کی طرح کانگریس کی غلطیوں کا بھی اعتراف کیا۔ کانگریس کی خاندانی سیاست کی وکالت کی اور بغیر جذباتی ہوئے مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور معاشی اقتصادی بربادی کی طرف اشارہ کیا۔ جوابی کاروائی کے طور پر بی جے پی نے راہل گاندھی کو نشانہ بنانے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔ بی جے پی کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلسل مودی کی مخالفت کرکے کانگریس نے آسانی سے مودی کے لئے ہمدردی ووٹ بینک، تیار کردیا تھا۔ اب یہی غلطی بی جے پی دہرا رہی ہے۔ راہل کی سنجیدہ گفتگو کو سوشل ویب سائٹ پر لائیک کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ایک دروازہ میڈیا کا بند ہوتا ہے تو آپ دوسرے دروزے کی طرف بڑھئے۔ کچھ ایسے نئے دروزے کھولئے کہ میڈیا بھی کوریج کے لئے مجبور ہوجائے۔ لیکن کانگریس کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ سیاسی حملے یا جواب کی رفتار میں ابھی وہ تیزی ان چار پانچ برسوں میں بی جے پی حکومت اور وزیر اعظم مودی نے دکھائی ہے۔ چار برس قبل مودی نے کانگریس کے کرپشن کو نیوکلیر بم کی طرح ایسے بلاسٹ کیا کہ عوام کانگریس کی ناکامیوں کی آنچ ابھی بھی محسوس کرتے ہیں۔ اب گیند کانگریس کی جب میں ہے۔ مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور ناکامیوں کو عوام تک لے جانے کے ہزاروں طریقے ہیں لیکن اب خرگوش کی رفتار نہیں، چیتے کی رفتار چاہیے، کیونکہ وقت آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

تحریر: فقیر سردار خان، درگاہ حضرت صوفی فقیر خدا بخش

فقیری اعمال

میری دعا ہے کہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر مومن کا دل ایمان سے منور رہے اور کبھی کوئی دکھ تکلیف نہ پہنچے نیا سال شروع ہونے کو ہے انسان تفکرات میں یکسر مبتلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر وقت پریشان چہرے لئے پھرتا ہے۔ اسی پریشانی کی وجہ سے کئی جسمانی اور روحانی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اپنے پیاروں کو زندگی کا تجربہ دینا چاہتا ہوں طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کے لئے دعا گو ہوں میری خواہش ہے کہ طلسماتی دنیا بہت زیادہ ترقی کرے اور قارئین سے بھی ملتمس ہوں کہ جتنا ہو سکے اس خوبصورت طلسماتی دنیا کا تعارف اپنے حلقہ احباب میں ضرور کروائیں تا کہ جو بھی شخص پریشانی کی حالت میں ہو جب بھی اس رسالہ میں شائع شدہ اعمال اپنے ورد میں لائیگا اس کا ثواب ضرور آپ کو بھی ملے گا۔ اپنے موضوع کی جانب آتے ہیں۔

شوگر بلڈ پریشر کا خاتمہ بذریعہ دم

طریقہ زکوٰۃ وعمل : یکم تا ۱۰ محرم بعد نماز فجر اول آخر درود ۵ بار عبارت دم ۲۱ ر بار روزانہ پڑھیں یوم عاشورہ بوقت مغربین پھر ۲۱ بار پڑھیں ایک سال کی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ جب بھی کسی مریض پر دم کرنا ہو ے یوم تک پانی پر ے بار دم کر کے دیں یا مریض کو سامنے بٹھا کر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ے یوم دم کریں۔ مولا نے چاہا تو مذکورہ امراض کا جڑ سے خاتمہ ہوگا۔ جو لوگ بھی اس عمل سے فائدہ اٹھائیں خاموشی سے سید زادی بیوہ کی خدمت کر دیں اور خاص طور سے اس سے اپنے حق میں خصوصی دعا کروائیں تا کہ عمل کی قوت زیادہ سے زیادہ ہو جائے مدامت کے طور پر روزانہ ۱۴ ر بار ورد کریں۔

عبارت دم : بحق حسینؓ ابن علیؓ بحق حسینؓ ابن علیؓ سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے مظہر، نبی کے دلبر، علی کے پسر، نہ رہے شکر، نہ رہے بلڈ پریشر، نہ رہے کینسر، نہ رہے الا بلا بیماری بحق لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفہ بلا فصل ادرکنی یا علی یا علی یاعلی۔

جادو جنات، ہمزاد، اثرات بد ختم

ایک نایاب مندرہ ہر قسم کی روحانی جسمانی بیماری جادو جنات کے خاتمہ کے لئے اکسیر مانا جاتا ہے علاوہ ازیں اگر کسی جناتی مریض پر حاضری کرنی ہو یعنی جنات کو بلانا ہو تو بھی یہ مندرہ اپنی مثال آپ ہے۔ محبوب کی حاضری اور اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے بھی اس مندرہ کو پڑھا جا سکتا ہے ہمزاد کی بیماریاں کمزوریاں دور کرنے کے لئے بھی مندرہ بہترین ہے۔ تین دن بعد اشارہ مل جائے تو عمل ۲۱ سے ۴۱ دن تک کریں۔ روزانہ تعداد عمل ۳۱۳ بار اول آخر درود ۱۴ بار حصار آیت الکرسی ے بار کریں۔

دوران وظیفہ گوشت کا پرہیز رکھیں اور پھر تا حیات عوام آپ کی تعریفوں کے گیت گاتے نہ تھکے گی۔ ہر طرف کامیابیاں ہی کامیابیاں ملیں گی۔

یاعلی محبوب سبحانی ڈنکا بیرا دو نہاں جہانی بھشت وچوں دے نشانی جبرائیلا زیر کر اسرافیلا پاویں در میکائیلا لے آویں پھڑ عزرائیل آوے آوے بندہ میرے اگے دھر۔

کالے یرقان کا خاتمہ

ایک پیالہ میں تیل ڈال کر اس میں تھوڑا پانی ملائیں مریض کو اپنے سامنے پاؤں کے بل بیٹھا دیں اور اس سے کہیں کہ اس پیالہ کو اپنے پاؤں پر رکھے مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر درود ابراہیمی ۱۱ ر بار ورد کریں اور اس پانی کو ہلکا ہلکا مریض اپنے پاؤں سے ہلاتا رہے۔ جب تعداد پوری ہو جائے اب یہی پیالہ پانی مریض کے گھٹنوں پر رکھیں اور بالا طریقہ سے دم کریں اور مرض یرقان کو واسطہ انبیاء کرام رسول خدا اہل بیت، ائمہ رام و معصومین کا دیں کہ ابھی اسی وقت مریض کا جسم اور

روح چھوڑ کر چلا جائے۔ یہ دم ۳ جمعہ تک کریں یعنی صرف ہر جمعہ خاص وقت مقررہ پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ صدقہ حسنین کریمین مریض تندرست ہوگا اور صحت یاب ہوگا۔

قید سے رہائی

اگر کوئی شخص ناحق قید ہو گیا ہو تو اسے چاہئے کہ فجر کی نماز کے بعد اکتالیس روز تک بلا ناغہ درج ذیل آیت ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور آخر میں اپنی رہائی کے لئے اپنے رب سے دعا مانگے۔ جلد رہائی پائے گا عمل قیدی خود کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَزَغَ الشَّیْطَانُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ○

دشمن کے شر سے بچنے کے لئے

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دن میں کسی بھی وقت لاتعداد یہ آیت پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ آیت یہ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرp

برائی سے بچنے کے لئے

شیطان کے مکر فریب سے اور برے کاموں سے بچنے کے لئے درج ذیل آیت کو اسی ترتیب کے ساتھ ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کی برکت سے تمام گندے کاموں سے بچے رہیں گے۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ○

رزق میں برکت کے لئے

فراخی رزق اور رزق، دکان و کاروبار میں برکت کے واسطے درج ذیل آیت مبارکہ کو اسی ترتیب کے ساتھ طلوع آفتاب کے وقت سر برہنہ ہو کر کھلے آسمان کے نیچے ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور چلہ پورا کریں۔ بعد نماز فجر (۱۰۱) مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ رزق کشادہ ہوگا اور کاروبار میں برکت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○

خیر و سلامتی کے لئے

خیر و سلامتی کے واسطے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے یا گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اس آیت کی تلاوت کر لیا کریں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ مرتبہ یہ آیت پڑھیں بفضل خدا خیر و سلامتی ہوگی۔ نئے مکان کی تعمیر شادی سے پہلے نیا مکان یا گاڑی خریدنے سے پہلے ضرور پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا○

گھریلو ناچاقی دور ہو

سورہ محمد کو سفید کاغذ پر لکھ کر آب زمزم سے دھو کر سارے گھر کے افراد پئیں، انشاء اللہ گھریلو ناچاقی دور ہو جائے گی۔

حب کے واسطے

برائے عشق و محبت بہت ہی سریع التاثیر عمل ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ میٹھا پان لے کر اکیس مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر دم کریں۔ اور محبوب کو کھلا دیں یا پھر گلاب یا چنبیلی کا پھول لے کر اس پر بھی اکیس مرتبہ دم کر کے مطلوب کو سونگھا دیں۔ انشاء اللہ کبھی نہ ختم ہونے والی محبت پیدا ہوگی۔ یاد رہے کہ عمل ناجائز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ○

حافظہ تیز ہو

جو بچہ کند ذہن ہو اور سبق یاد نہ کرتا ہو اسے چاہئے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے مندرجہ ذیل آیت کا ورد جاری رکھے۔ حافظہ تیز ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا○

آفات وبلیات سے بچنے کے لئے

آفات وبلیات سے بچنے کے لئے آیۃ الکرسی سے اپنا حسار کیجئے۔صبح کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔انشاء اللہ تمام دنیاوی آفات اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔

تحفظ امراض قلب

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اول وآخر تین بار درود شریف اور درمیان میں یہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○بِاِسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُحْیِ قَلْبِیْ○

کرشمہ قرآن

ارادہ تو تھا کہ ہمیشہ کی طرح علم جفر کے قاعدہ اخبار کو اس رسالہ کے صفحہ قرطاس کی زینت بناتا لیکن قارئین کے پرزور اصرار وخواہش پر کے ایک سادہ آزمودہ روحانی عمل لکھا جائے جس کو ورد زبان بنا کر مشکلات ومصائب سے نجات مل جائے اور کامیاب وکامران ہوسکیں یہ عمل بجلی کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے مزے کی بات اس میں یہ ہے کہ کام ہونے والا ہوگا تو اول سے آخر تک آپ عمل ورد کرتے جائیں گے کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوگی اگر کام امر ربی کی وجہ یعنی اس کے حکم سے بہتر نہ ہوگا تو آپ ہزار تدبیر کریں آپ پڑھ ہی نہ سکیں گے کوئی ایسی الجھن پیش آئے جس سے آپ مجبور ہوجائیں گے اور عمل جاری نہ رکھ سکیں گے یا درمیان میں کوحادثہ پیش آجائے گا جس کی وجہ سے آپ کو عمل ختم کرنا پڑے گا۔عمل آیت کریمہ کا ہے۔

عمل:بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ.

اس آیت کریم کو ۵۷۲۳ مرتبہ بعد نماز عشاء روزانہ وقت مقرر پر ورد کریں اور اپنے سامنے پانی کا ایک پیالہ رکھ لیں ہر سینکڑہ کے بعد یعنی ۱۰۰ دفعہ کے ورد پر اپنا دائیاں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر ہاتھ مل لیا کریں۔اول آخر درود شریف ۳۔۳ مرتبہ اور مطلب خاص دل میں رکھیں اور ورد کے بعد عجز وانکساری سے دعا مانگ لیں۔

جادوکرنے والے کا پتہ چل جائے

ایسے لوگ جو کہ کسی کے بار بار جادو کرنے سے پریشان ہوں مگر کوشش سے بھی پتہ نہ چلتا ہو کہ کون ہے۔؟ جمعرات کے دن بعد نماز عشاء ۱۰۰۱ ربار ذیل کی عبارت عمل ورد کریں اول آخر درود ۱۱ رابار انشاء اللہ جلد ہی اس جادوگر کا پتہ چل جائے گا اور کس نے کروایا اس کا بھی۔

سُبْحَانَکَ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیْءٍ.

دنیاوآخرت

شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے : ''اگر تو چاہتا ہے کہ دنیاوآخرت **میں تیرے درجات بلند ہوجائیں تو حضور ﷺ** کے پڑوس میں رہے تو ہر نماز فرض کے بعد تین بار یہ دعاء پڑھ کر جو بھی جائز حاجت ہو طلب کرے تو انشاء اللہ ضروری پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○یَا مَنْ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًاوَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَاوَلَدًا○ (نماز فجر کا وقت بہترین ہے)

بچے کی آسان ولادت

بغیر آپریشن کے نارمل ڈلیوری اور آسان ولادت کے لئے امام جعفر صادق کی بتائی ہوئی مجرب دعا ولادت کے وقت اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَکَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا اِرْحَمْ(فلاں بنت فلاں) کُرْبَتَھَا وَتَکْشِفُ بِھَا وِلَادَتَھَا وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

یہ دعا پانچ بار لازمی پڑھیں انشاء اللہ بچہ کی آسان ولادت ہوگی۔

سورۃ الفاتحہ کا مجرب عمل

سورۃ الفاتحہ کا نہایت ہی مجرب اور آزمودہ عمل ہے کامیابی یقینی ہوگی۔اللہ پاک نے قرآن پاک میں ہمارے بیش بہا انعامات کی پیشگی خوشخبری سنائی۔بلاشبہ سورۃ یٰسین قرآن پاک کا دل ہے اور سورۃ یٰسین کا دل سورۃ الفاتحہ ہے۔جس کی آیات ہیں اور حدیث شریف کے مطابق

ساتوں زمین اور سات آسمان ان آیات کے کنٹرول میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : وَ لَقَدْ آتَیْنَا سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ٥ ''ترجمہ :اور ہم نے آپ کو سات آیات اور قرآن عظیم دیا'' تفاسیر سے ان سات آیات سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ عمل کی ترکیب یہ ہے: نئے چاند کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھیں اور بعد نماز مغربین یہ عمل کریں۔

نیا سفید کپڑا پہن کر خوشبو لگا کر دو رکعت نماز حاجت قربۃً الی اللہ کی نیت کریں۔ ہر رکعت میں ایک سو بار درود شریف۔ سو بار سورۃ فاتحہ پھر ایک سو بار درود شریف۔ یہ پڑھنے کے بعد اپنی ایک حاجب طلب کریں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ خواب میں اللہ پاک کی طرف سے اپنی حاجت کے بابت خوشخبری کا اشارہ ضرور ملے گا۔ پاکیزہ ماحول اور کامل یقین کے ساتھ یہ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ ضرور حاجت پوری ہوگی۔

لوح سلاری

یہ انتہائی مجرب نقش ہے جو بیماروں کے لئے شفاء ہے۔ بے روزگاروں کے لئے روزگار اور رزق فراوانی ہے دشمن کے وار سے بچائے گا، بے اولادوں کے لئے اولاد کی نعمت لائے گا۔ بری عادت ختم کرے گا۔ قرض کی ادائیگی۔ بیرون ملک سفر وسیلہ ظفر۔ شادی کی بندش۔ الغرض آپ کے جملہ مسائل کا حل اس سالاری لوح میں ہے۔ کھلے دل کے ساتھ یہ انمول تحفہ پیش خدمت ہے۔

اس کے لئے طالب کا بمہ والدہ۔ مقصد یا حاجت اور آیت مخصوصہ کے آیات کا انتہائی احتیاط سے استعمال کرنا ہے۔ نقش کی چال آتشی ہے اور چار چار خانے علیحدہ ترتیب سے پر کرنے ہیں۔

٧٨٦

جبرائیل

١ / ٦٧٣	١٤ / ١٠٦٢	١١ / ٢١٦	٨ / ٣٩٣
١٢ / ٢١٢	٧ / ٣٩٩	٢ / ٦٧٥	١٣ / ١٠٦٤
٦ / ٤٠٥	٩ / ٢٢٤	١٦ / ١٠٥٨	٣ / ٦٧٧
١٥ / ١٠٦٠	٤ / ٦٧٩	٥ / ٤١١	١٠ / ٢٢٠

میکائیل

مثلاً : علی حسن بن فاطمہ کے اعداد: ٢٢٨

مقصد = کامیابی ہو سب حاجات میں ١٠٦٦

حاجت: کشادگی رزق = ٦٧٣

عظمت یہ ہے : یَاعَظِیْمَ السُّلْطَانِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَادَائِمَ النِّعَمِ یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ یَاوَاسِعَ الْعَطَاءِ یَا اِقْضِیْ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

٧٠٨٤ / آیت کے اعداد میں (١) علی حسن (٢) مقصد (٣) حاجت کے اعداد ٢٢٨ + ١٠٦٦ + ٦٧٣ = ١٩٦٧ تفریق کریں۔

٧٠٨٤-١٩٦٧=٥١١٧

نقش اس طرح پر کریں خانہ نمبر ایک میں ٦٧٣ رکھیں اور دو۔ دو کا اضافہ کر کے چار خانہ پر کریں۔ ایت کے اعداد میں سے طالب علی حسن۔ مقصد اور حاجت کے اعداد نفی کرنے کے بعد ٥١١٧ بچے تھے وہ خانہ نمبر ٥ میں لکھیں لیکن چھ۔ چھ عدد نفی کر کے۔

اب طالب (علی حسن بن فاطمہ) کے اعداد سے چار عدد تفریق کر کے خانہ نمبر ٩ سے خانہ نمبر ١٢ تک پر کردیں۔ اب تیرھویں خانہ میں مقصد کے عدد سے دو عدد کم کر کے پر کردیں۔

ہر نماز کے بعد آیت مذکورہ ١٤١ بار پڑھا کریں۔ انشاء اللہ جملہ کامیابیاں اور کشادگی رزق ہوگی۔ یہ نقش عرق گلاب اور زعفران سے لکھیں اور چاندی میں بند کروائیں گلے میں سیدھے بازو میں پہن کے رکھیں۔ یہ ایک انمول تحفہ ہے۔

شادیاں ناکام کیوں ہورہی ہیں

ہمارے معاشرہ میں ایک ناسور کی طرح پھیلنے والا عمل ''طلاق'' ہے۔ اللہ پاک اپنا کرم فرمائے بچیوں کا نصیب اچھا ہو۔ شکل وصورت کام نہیں آتی عمل کام آتے ہیں اور زبان کی شیرینی کام آتی ہے۔ ازدواجی زندگی میں معاشرتی مسائل اثر انداز ہوتے ہیں وہیں زبان کی تلخی۔ صبر وتحمل کا فقدان اور جلد بازی۔ بزرگوں کا احترام نہ کرنا وہ جن کی وجہ سے آج کل شادیاں ناکام ہورہی ہیں اور طلاق کا رجحان بہت زیادہ ہوگیا ہے۔

شادی کرنے سے پہلے اگر لڑکی اور لڑکے کی پیدائش اور نام کو مدنظر رکھ کر ان کے مزاج کی مناسبت سے رشتہ ترتیب دیا جائے تو نہ صرف شادی قائم رہے گی بلکہ خوشحال زندگی گزرے گی۔ علم الاعداد

ایک حقیقت ہے اور جس شخص کا جو بھی نام ہے اس نے اپنے نام کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔اس کا رویہ اس کا بول چال۔اس کا لین دین اور دنیا سے رکھ رکھاؤ سب اس کے نام کے اندر چھپا ہوتا ہے۔

بہت سارے لوگ اپنے بارے میں حقیقت سے قریب احوال جان کر حیران رہ جاتے ہیں کہ شاہ جی یہ آپ نے کیسے معلوم کرلیا۔یہ کمال ہے علم الاعداد کا اور ہر شخص کے عنصر مزاج کا۔اگر کوئی شخص اپنے نام کے عنصر سے خاکی مزاج ہے تو یقیناً وہ زبان دراز۔بے باک اور بے خوف ہوگا۔چھوٹے بڑے کا احترام اس کے لئے بہت امتحان کی بات ہوتی ہے اور پھر یہی زبان کی تلخی گھر برباد کردیتی ہے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

اسی طرح جس شخص کے نام کا عدد ایک آرہا ہے۔وہ شخص بھی انتہائی چالاک، تیز مزاج۔زبان تلخ اور خود غرض مزاج کا مالک ہوگا۔چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔میرے پاس گھریلو ناچاقی کے جتنے بھی مسائل لے کر آتے ہیں ان میں ۹۰ رفیصد یہی عناصر کردار ہوتا ہے۔ ۱۰فیصد لوگ جادو ٹونہ کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔لہٰذا اگر شادیاں طے کرتے وقت۔نام۔تاریخ پیدائش اور شادی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو انشاءاللہ کافی حد تک مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔یہ میرے چالیس سالہ علم کا نچوڑ ہے۔فی سبیل اللہ عرض کردیا۔آپ کی مرضی ہے سنجیدہ لیں یا نہ لیں۔

کلام الٰہی سے چیزیں منگوانا

مجھے ایک شخص ملا جو کہ کچھ دیر میں کسی بھی شے کو حاضر کرلیتا تھا یعنی ایک سرخ رنگ کا کپڑا مریض کو اوڑھاتا اور وہ چیزیں اس کپڑا میں آجاتی۔میں اس بات پر بہت حیران تھا تقریباً ۳ سال تک میں نے اس شخص کی بہت منت سماجت کی بہت تحفے تحائف دیئے پھر اس نے یہ راز آخر کار بتا ہی دیا جس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔اسے مذاق اور آسان نہ سمجھیں۔روزانہ ۱۰۷ بار وسورۃ یٰسین پڑھیں اول آخر دورد تاج ۷ بار نوچندا سوموار سے اس عمل کو شروع کریں۔وقت بعد نماز عشاء ہو مدت ۴۱ یوم کا چلہ ہے۔پرہیز جمالی رکھیں اگر ان دنوں میں روزہ ہو تو اچھا ہے۔لوبان کا بخور جلائیں۔اب چلہ مکمل ہوگیا اس شخص نے بتایا کہ جب بھی کوئی جادو یا سحر زدہ مریض ہو تو اس کو پہلے غسل کروائیں یا پھر کم از کم وضو کروائیں پھر جادو پر بٹھائیں اور وہ چادر اتنی بڑی ہو کہ اس کے سر سے زمین تک آجائے مریض کے سامنے قبلہ رخ بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کریں۔شروع میں وقت اچھا خاصا لگتا ہے کیونکہ ۲۱ بار سورۃ یٰسین کا ورد کرنا ہوگا انشاءاللہ مریض پر جادو کئے گئے تعویز اور چیزیں اس چادر میں آجائیں گی۔عمل کرنے والا خود لکڑی کی چوکی پر بیٹھے۔

جیب نوٹوں سے بھری رہے

میں ایک مجرب نقش لکھ رہا ہوں عامل اس نقش کو زعفران کے ساتھ لکھ کر سامنے رکھے، پھر عمل شروع کرے۔یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ایک ہی وقت ہو اور ایک ہی جائے نماز ہو اول آخر ۲۱ ربار مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے اس کے بعد یہ دعا پچیس مرتبہ پڑھیں۔دعا یہ ہے۔

"لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَلِلّٰـهِ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔"

چالیس روز معین ایک دن بھی آگے پیچھے نہ ہو اس مدت میں اس کا ظاہر و باطن مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے حتیٰ کہ اس قدر احتیاط کرے کہ اپنی شرم گاہ بھی نہ دیکھے کیونکہ مکروہ ہے قمری مہینے کی پہلی جمعرات کو عمل شروع کرے پہلے یہ دعا ۲۵ بار پڑھے۔پھر سورۃ یٰسین شریف مبین در مبین سات مرتبہ پڑھے روزانہ یہ نقش پڑھتے وقت سامنے ہو اور اس نقش سے ایک منٹ بھی نظر ادھر ادھر نہ ہو، روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کے بعد اس نقش پر دم کرلیا کریں پھر اس نقش کو سورۃ یٰسین شریف کے اندر رکھ دیں، چالیسویں دن اس نقش پر خوشبو لگا کر اپنے بٹوے میں رکھے۔انشاءاللہ کبھی بھی جیب خالی نہ ہوگی۔حسب ضرورت اللہ پاک رقم عطا کرے گا اپنے خزانہ غیب سے۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومنین و مومنات کی جملہ دینی و دنیاوی جائز حاجات صدقہ معصومینؑ پوری فرمائیں۔آمین۔

۷۸۶

جبرائیل

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۱	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۶۰

میکائیل

یامتین

اس اسم کا ذاکر مضبوط قوت ارادی پاتا ہے

متین کے لغوی معنی قوی سے ملتے جلتے ہیں۔قوی کا مطلب ہے وہ ہستی جوسب سے زیادہ طاقت والی اور برتر ہے۔متین کے لغوی معنی ہیں وہ ہستی جس کی قوت عروج پر ہواور جس کی قوت کو بھی زوال نہ ہو۔ اکثر قرآن پاک میں قوی اور متین کا اکٹھا استعمال کیا ہے۔ متین کا مطلب ہے کہ جب وہ قوت کا استعمال کرے تو اس کی قوت کا وہ عروج ہواور وہ کمال ہو کہ کوئی ہستی اس کے کمال کی گرد کو بھی نہ چھو سکے۔قوی اور متین کو یکجا استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ایک اور حکمت سے پردہ اٹھاتا ہے کہ وہ ذات جس کی قوت کی برابری کوئی نہیں کرسکتا۔اس کی قوت اپنے عروج پر ہوتی ہے جب اسے استعمال کرتا ہے اور پھر دنیا اس کی تمام قوتیں اس کے سامنے دم توڑ دیتی ہیں لیکن قوت کا استعمال وہ صرف اس وقت کرتا ہے جب انتہائی ناگزیر ہو۔یہ صفت صرف اللہ کی ہی ہے کہ جب اپنی قوت کا استعمال کرنے پر آئے تو کوئی دوسرا روکنے والا نہ ہواور اس کی طاقت میں کوئی ضعف نہ آئے۔اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں زبردست قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔اسی لئے اسے متین کہا جاتا ہے۔یہ اسم جمالی ہے۔اس کے اعداد ۵۵۰ رہیں۔اس کے مقرب فرشتے کا نام حرفائیل ہے جس کے تحت ۴ رفرشتے ہیں ان میں سے ہر افسر فرشتے کے پاس ۵۰۰ صفیں ہیں، ہر صف میں ۵۰۰ فرشتے ہیں۔

چلنے کی قوت میں اضافہ کرنا

ایسے بچے جو چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچ کر بھی نہ چلیں، وجہ خواہ کچھ بھی ہو تو ایسے بچوں کو اسم مبارک یامتین روزانہ اول وآخر ۵ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۰۰ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۲۱ دن تک پلائیں، انشاءاللہ بچہ چلنے لگے گا۔اس کے علاوہ اگر یہی عمل ۱۱ ردن تک زیتون کے تیل پر دم کر کے بچے کے جسم پر اچھی طرح مالش کی جائے تو بھی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

بیماری کے بعد کمزوری کا علاج

اگر کوئی شخص کسی لمبی بیماری میں مبتلا ہو، صحت یاب ہونے کے بعد اس کے جسم میں اتنی کمزوری آگئی ہو کہ وہ اٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو۔ڈاکٹر حکیم اس کی کمزوری کا علاج کر کے پریشان ہو رہے ہوں کہ اس شخص میں قوت کیوں نہیں آرہی اور دوائی کدھر جارہی ہے۔ایسی صورت میں اسم پاک یامتین کو ۱۱۰۰ مرتبہ اول وآخر ۱۱ رمرتبہ دورد پاک کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جائے، عمل کی مدت ۴۰ دن ہے۔ ان ۴۰ دنوں میں نہ صرف مریض کی قوت بحال ہوجاتی ہے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ قوت کا حامل ہوجاتا ہے۔ایسے مریض پر اسم مبارک یامتین کا دم بھی کیا جاتا ہے اور گلے میں اس کا نقش ڈالا جاتا ہے۔

مشکل کام میں سہولت

جناب امام علی بونی فرماتے ہیں کہ اپنا کوئی کام جو بہت مشکل ہو اور اسے کرنے کی تدابیر کرتے ہوئے ہار گئے ہوں اور وہ کام کسی صورت ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو ایسے میں اسم پاک یامتین کی مداومت کرنے سے وہ مشکل کام نہ صرف آسان ہوجاتا ہے بلکہ انسان اسے سرانجام بھی دیدیتا ہے۔ایسی کوئی مشکل مہم اگر کسی شخص کو درپیش ہو تو وہ اسم مبارک یامتین کو ۷۰ مرتبہ روزانہ اول وآخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰ دن تک پڑھے۔اول تو پہلے دن سے ہی اس مشکل کام کی راہیں آسان ہونا شروع ہوجائیں گی۔اور اس کی مشکلات میں کمی آنا شروع ہوجائے گی وگرنہ عمل پورا ہونے کے بعد وہ کام انتہائی آسان ہو کر اپنے منطقی مقام کو پہنچے گا۔

قسط نمبر: ۱۴

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

یہ سن کر تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''ابومحمد! مجھ سے زیادہ تلاوت قرآن کا حق دار کون ہو سکتا ہے، تم دیکھتے نہیں کہ حق تعالیٰ میرے صحیفہ عمر کو لپیٹ رہا ہے، اس عالم میں انسان کو جو کچھ کر سکے اسے کر لینا چاہئے۔''

جب سورۂ بقرہ کی ۷۰ ویں آیت پر پہنچے تو ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئے، پھر آپ نے کسی قدر بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا اور شہبازِ معرفت کی روح آسمانوں کی طرف پرواز کر گئی۔

دریائے دجلہ کے مغرب میں واقع ''شونیزیہ'' کے قبرستان میں اپنے مرشد حضرت سری سقطیؒ کے قریب آسودۂ خاک ہوئے۔

آپ کے خلیفہ شیخ ابومحمد جریریؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کے پڑوس میں ایک گھوڑا تھا جس پر ایک مجنوں شخص پڑا رہتا تھا، جب آپ کا جنازہ اٹھا تو وہ مجنوں بھی قبرستان پہنچا اور اپنے ہاتھوں سے حضرت جنید بغدادیؒ کو مٹی دی، پھر جب لوگ واپس آنے لگے تو وہ مجنوں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ابومحمد! کیا تمہارا خیال ہے کہ اپنے سردار کو کھو دینے کے بعد میں دوبارہ اس گھوڑے پر واپس جاؤں گا؟''

یہ کہہ کر اس مجنوں نے بڑے پرسوز لہجے میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

''ہائے افسوس! ان لوگوں کے فراق میں جو ہدایت کا چراغ تھے اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے قلعہ تھے۔''

''اور شہد تھے اور ابر تھے اور پہاڑ تھے اور نیکی تھے اور امن تھے اور سکون تھے۔''

''ہمارے لئے زمانہ میں کوئی انقلاب نہیں ہوا، یہاں تک کہ موت نے ان کی زندگی ختم کر دی۔''

''اب ساری چنگاریاں ہمارے دل ہیں اور تمام چشمے ہماری آنکھیں ہیں۔'' مجنوں کی صورت نہیں دیکھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جب فرشتوں نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے تو میں نے کہا۔ جب میں روز اول میں شہنشاہ کے حضور میں عرض کر چکا ہوں کہ تو ہی میرا رب ہے تو پھر غلاموں کو کیا جواب دوں؟ میری بات سنتے ہی فرشتے یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ابھی تک اس پر محبت کا نشہ طاری ہے۔''

حضرت شیخ ابومحمد جریریؒ نے خواب میں دیکھا تو عرض کیا۔ ''سیدی! حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟''

''اللہ کی رحمت کے سوا کچھ کام نہیں آیا، ساری عبادتیں اور ریاضتیں رائیگاں گئیں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''بس وہ دو رکعتیں شمار کی گئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا، باقی تمام معیارات اور قیاسات بیکار ثابت ہوئے۔''

ایک دن حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ پیر و مرشد کے مزار مبارک پر حاضر تھے۔ کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

''اولیاء اللہ کی زندگی اور موت یکساں ہوتی ہے، میں مرنے کے بعد بھی پیر و مرشد سے اتنی ہی حیا رکھتا ہوں جتنی آپ کی زندگی میں تھی۔''

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

تاریخ ولادت:　۹۷ھ

تاریخ وفات:　۱۵۸ھ

آخری آرام گاہ:　بصرہ (عراق)

تصوف میں پہلی خاتون جنہیں شہرت دوام حاصل ہوئی۔ بچپن ہی میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ انتہائی غربت و افلاس کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ نے قرآن کریم حفظ کیا تھا اور آپ کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پورا عبور حاصل تھا، ایک بار بصرہ میں شدید قحط پڑا، بھوک سے مجبور ہو کر رشتے داروں

نے آپ کو عتیق نامی سوداگر کے ہاتھوں فروخت کردیا، پھر دور غلامی میں آپ کی روحانیت کے اسرار کھلے، مشہور ہے کہ حضرت امام حسین بصریؒ جیسے عظیم جلیل بزرگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

انسان جلد باز بھی ہے ناشکرا بھی اور ظالم بھی، بنی نوع آدم کی ان ہی کیفیات اور جذبات کو خالق کائنات نے بڑے عجیب پیرائے میں بیان کیا ہے، کبھی کہا گیا کہ جب ہم اسے رنج والم دیتے ہیں اور کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں تو بار بار آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور نہایت شکستہ وغم زدہ لہجے میں کہتا ہے کہ اس پر میرا کوئی اختیار نہیں، یہ سب تو آسمان کی طرف سے ہے، پھر جب ہم اس کی گریہ وزاری سن کر اس کے سروں سے بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز کردیتے ہیں تو وہ بطور فخر کہتا ہے کہ ''یہ سب کچھ میرے زور بازو کا نتیجہ ہے۔'' انسان کے اسی منافقانہ جذبے کا نام ظلم ہے۔ ''شکست وریخت'' کو اللہ کے فیصلوں سے تعبیر کرتا ہے اور فتوحات کو اپنی کوشش وتدبر کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

ناشکرا اس لئے ہے کہ اللہ کی بخشی ہوئی بے شمار نعمتوں کو بے دریغ اپنے استعمال میں لاتا ہے مگر دینے والے کی بے مثال فیاضوں کا اعتراف نہیں کرتا، گردش روز ورشب کو محض ایک اضطراری عمل سمجھتا ہے کہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں، سو چلتی ہی رہیں گی۔ بارش ہورہی ہے، سو ہوتی ہی رہے گی۔ مگر جب اچانک اس نظام میں خلل پڑجاتا ہے تو پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخنے لگتا ہے۔

''ہوائیں بند کیوں ہوگئیں اور بارش کیوں رک گئی؟ اے ہواؤں کے چلانے والے، ہواؤں کو چلا اور اے پانی کے برسانے والے پانی برسا۔''

پھر جب مرغوب ہوائیں نہیں چلتیں اور زمین کو زندگی بخشنے والا پانی نہیں برستا تو یہی ناشکرے لوگ بزرگان دین کی خانقاہوں کا رخ کرتے ہیں، کھلے میدانوں میں نماز استسقاء پڑھتے ہیں، صدقات وخیرات بھی کرتے ہیں مگر بعض اوقات پانی پھر بھی نہیں برستا، گویا انسان کے گناہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ رحمت باری جوش میں نہیں آتی۔ قدرت طے کرتی ہے کہ اب ناشکر گزاروں کی اس بستی کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔

یہ غالباً ۱۰۵ھ کا واقعہ ہے کہ تاریخی شہر بصرہ بھی خوفناک قحط کی لپیٹ میں آگیا، بقول حضرت شیخ سعدیؒ۔

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

(ایک بار دمشق میں ایسا قحط پڑا کہ یار لوگ عشق وعاشقی جیسی چیز کو بھی فراموش کربیٹھے)

بصرہ میں بھی کچھ ایسا ہی قحط پڑا تھا کہ لوگ نہ صرف محبت کے لطیف ونازک جذبات کو بھول گئے تھے بلکہ ان کے سینے نفسانی خواہشوں کے ہجوم سے بھر گئے تھے، وہ اپنے شکم کی آگ بجھانے کے لئے اپنے ہم جنسوں کو ارزاں داموں پر فروخت کررہے تھے۔ اولادیں، ماں باپ پر گراں تھیں اور اولادوں پر ماں باپ ایک بوجھ تھے، بیویاں شوہروں کے لئے باعث آزار تھیں اور بہنیں بھائیوں کے لئے ایک مستقل عذاب بن گئی تھیں۔ خاندانی اور علاقائی رشتوں کا تو ذکر ہی کیا، خونی رشتوں بھی بے اعتبار ٹھہرے تھے۔ عجیب نفسا نفسی کا عالم تھا، ماں باپ اولادوں سے ہاتھ چھڑا رہے تھے، بھائیوں نے بہنوں سے منہ پھیر لیا تھا اور دوست ایک دوسرے کو پہچاننے سے گریزاں تھے، بھوک کا عفریت اپنا خونی دہن کھولے کھڑا تھا اور تمام انسانی رشتے، احساسات وجذبات، عقائد ونظریات اس کی خوراک بنتے جارہے تھے۔

اسی ہولناک فضا میں بصرہ میں ایک چھوٹے سے خاندان پر قیامت گزر گئی، یہاں چار بہنیں رہا کرتی تھیں جن کے ماں باپ دنیا سے رخصت ہوگئے تھے، بظاہر کوئی نگراں اور کفیل نہیں تھا، یہ سب بہنیں مل کر محنت مزدوری کیا کرتی تھیں، مگر جب شہر بصرہ قحط کی لپیٹ میں آیا تو سارے کاروبار دم توڑ گئے اور مزدوریاں ختم ہوگئیں، نوعمر لڑکیوں نے دو تین فاقے تو برداشت کرلئے مگر جب بھوک حد سے گزری تو کسی کو اپنا ہوش نہیں رہا۔ بھیک تک کی نوبت آگئی مگر کوئی کیسے بھیک دیتا کہ دینے والے کے پاس خود کچھ نہیں تھا، یہ تمام بہنیں زرد چہروں اور پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھیں کہ بصرہ کا مشہور تاجر عتیق ادھر سے گزرا، فاقہ زدہ بہنوں نے آسودہ حال شخص کے سامنے دست سوال دراز کردیا۔

''خدا کے لئے ہمیں کچھ کھانے کو دو، ورنہ کچھ دیر بعد ہماری

سانسوں کا رشتہ ہمارے جسموں سے منقطع ہوجائے گا۔"

تاجر عتیق نے سب سے چھوٹی بہن کی طرف دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی۔ "لڑکی! تجھے بھوک نہیں ہے؟"

"بہت بھوک ہے۔" سب سے چھوٹی بہن نے نقاہت زدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر کسی سے روٹی کیوں نہیں مانگتی؟" تاجر نے سوال کیا۔

"جس سے مانگنا چاہئے اسی سے مانگ رہی ہوں۔" لڑکی نے بڑا عجیب جواب دیا۔

"تو پھر تجھے ابھی تک روٹی کیوں نہیں ملی؟" تاجر عتیق نے حیران ہوکر دوسرا سوال کیا۔

"جب وقت آئے گا تو وہ بھی مل جائے گی۔" لڑکی کا انداز گفتگو مبہم تھا مگر لہجے سے بڑی استقامت جھلک رہی تھی۔

تینوں بڑی بہنیں چھوٹی بہن کی بے سروسا پا باتوں سے بیزار تھیں اس لئے جھنجھلا کر بولیں۔ "یہ ہم سب کا وقت برباد کررہی ہے، آپ اسے یہاں سے لے جائیں۔"

"یہ لڑکی بڑے کام کی ہے، میں اسے لے کر ہی جاؤں گا۔" تاجر عتیق نے تینوں بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور ایک مخصوص رقم ان کے حوالے کردی۔

"چلو! لڑکی" تاجر نے چھوٹی بہن سے کہا۔ "اب تم میری ملکیت ہو۔"

لڑکی نے اپنی بہنوں کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر ہونٹوں پر کوئی حرف شکایت نہیں تھا، وہ تاجر عتیق کے ساتھ چپ چاپ چلی گئی۔ اس نے کئی بار مڑ کر دیکھا، لڑکی کی آنکھوں میں بس ایک ہی سوال تھا۔

"کیا تم نے چند روٹیوں کے لئے اپنی چھوٹی بہن کو فروخت کردیا ہے؟"

تینوں بہنوں نے کوئی جواب نہیں دیا، انہیں بھوک کی عفریت سے نجات مل گئی تھی اور تاجر کے دیئے ہوئے سکے گننے میں مصروف تھیں، پھر انہیں اپنی چھوٹی بہن کی آنکھوں میں لرزنے والی معصوم حسرتیں اور کانپتے ہوئے سوالات کس طرح نظر آتے؟ آخر لڑکی نظروں سے اوجھل ہوگئی اور ضرورت کے بے رحم ہاتھ نے خونی رشتوں کو جدا کردیا۔

عام طور پر یہی روایت مشہور ہے کہ تینوں بڑی بہنوں نے مل کر چھوٹی بہن کو تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کردیا تھا، مگر بعض روایات میں یہ بھی درج ہے کہ بھوک سے تنگ آکر چاروں بہنیں گھر سے نکلیں، وہ بصرہ چھوڑ کر کسی ایسے شہر میں جانا چاہتی تھیں جہاں ضروریات زندگی میسر آسکیں، ابھی وہ راستے ہی میں تھیں کہ اچانک کسی گوشے سے ایک قوی ہیکل شخص نمودار ہوا اور اس نے چھوٹی بہن کو پکڑ لیا۔ اجنبی مرد کے خوف سے تینوں بہنیں ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئیں اور پھر اس سفاک شخص نے سات آٹھ سالہ معصوم بچی کو بصرہ کے ایک مال دار تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کردیا، اس طرح ایک معصوم بچی اپنے کارواں سے بچھڑ کر ایک صاحب ثروت انسان کی کنیز بن گئی۔

نوعمر ہونے کے باوجود وہ لڑکی انتہائی مشقت اور ذمے داری کے ساتھ اپنا کام پورا کرتی اور مالک کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیتی، یہاں تک کہ اسی عالم میں کئی سال گزر گئے، اب اس لڑکی کی عمر بارہ تیرہ سال کے قریب تھی، جیسے جیسے عمر بڑھتی جارہی تھی لڑکی کے ذوق عبادت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا، گھر کا کام کرنے کے بعد وہ رات رات بھر عبادت میں مصروف رہتی، پھر صبح ہوتے ہی اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے گھر کے کاموں میں مشغول ہوجاتی، آخر شدید محنت نے اس معصوم جان کو تھکا ڈالا۔

"کیا تو بیمار ہے؟" لڑکی کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ کر ایک دن مالک نے پوچھا۔

لڑکی نے نفی میں آقا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "کیا میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی کوتاہی کی مرتکب ہورہی ہوں؟"

مالک نے اس کے کام کی تعریف کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے۔

لڑکی نے آقا کا حکم سنا اور سر جھکا دیا مگر اس کے معمولات میں کوئی کمی نہیں آئی، وہ اجالے میں دنیاوی مالک کی خدمت انجام دیتی اور اندھیرے میں مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتی۔

ایک دن اتفاق سے نصف شب کے قریب آقا کی آنکھ کھل گئی وہ اپنے کمرے سے نکل کر ٹہلنے لگا، اچانک اس کی نظر کنیز کی کوٹھری پر پڑی، وہاں چراغ جل رہا تھا۔

''یہ کنیز ابھی تک جاگ رہی ہے؟'' آقا نے بڑی حیرت کے ساتھ سوچا اور کنیز کے جاگنے کا سبب جاننے کے لئے کوٹھڑی کی طرف بڑھا، دروازہ کھلا ہوا تھا، مالک دبے قدموں اندر داخل ہوا، اب اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ناقابل یقین منظر تھا، کنیز سجدے کی حالت میں تھی اور دبی دبی سسکیاں ابھر رہی تھیں، مالک کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوگیا، وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا، پھر اس نے کان لگا کر سنا۔ کنیز انتہائی رقت آمیز لہجے میں دعا مانگ رہی تھی۔

''اے اللہ! تو میری مجبوریوں سے خوب واقف ہے، گھر کا کام مجھے تیری طرف آنے سے روکتا ہے، تو مجھے اپنی عبادت کے لئے پکارتا ہے مگر میں جب تک تیری بارگاہ میں حاضر ہوتی ہوں نمازوں کا وقت گزر جاتا ہے، اس لئے میری معذرت قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو معاف کردے۔''

مالک نے کنیز کی گریہ وزاری سنی تو خوف خدا سے لرزنے لگا۔ روایت ہے کہ اس واقعے سے پہلے تاجر عتیق ایک ظالم شخص تھا، اپنے غلاموں اور کنیزوں سے بے پناہ مشقت لیتا تھا اور انہیں پیٹ بھر کر کھانا تک نہیں دیتا تھا، آج رات ایک کنیز کو اس طرح سجدہ ریز دیکھا تو پتھر دل پگھل گیا اور اسے اپنے ماضی پر ندامت ہونے لگی۔ الٹے قدموں واپس چلا آیا اور رات کا باقی حصہ جاگ کر گزار دیا، پھر صبح ہوتے ہی کنیز کی کوٹھڑی میں پہنچا اور کہنے لگا۔

''آج سے تم آزاد ہو، جہاں چاہو چلی جاؤ۔''

''مگر میں تمہاری دی ہوئی قیمت ادا نہیں کرسکتی۔'' کنیز نے حیران ہوکر کہا۔

''میں تم سے کوئی قیمت نہیں مانگتا مگر ایک چیز کا سوال کرتا ہوں۔'' تاجر عتیق لہجے میں عاجزی کا اظہار ہو رہا تھا۔ ''میری طرف سے کی جانے والی تمام زیادتیوں کو اس ذات کے صدقے میں معاف کردو جس کی عبادت تم راتوں کی تنہائی میں چھپ کر کرتی ہو۔''

''میں نے تمہیں معاف کیا، میرا مالک تمہیں ہدایت دے۔'' یہ کہہ کر کنیز چلی گئی۔

یہ معصوم اور یتیم بچی اور شب بیدار کنیز مشہور عارفہ حضرت رابعہ بصری تھیں۔

☆☆

بصرہ میں ایک عابد وزاہد شخص اسمٰعیل رہا کرتے تھے، ان کی مالی حالت انتہائی شکستہ تھی مگر اپنی فطری قناعت کے سبب کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے تھے۔ شیخ اسمٰعیلؒ کی تین بیٹیاں تھیں جس رات چوتھی بیٹی حضرت رابعہؒ پیدا ہوئیں شیخ اسمٰعیل کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ چراغ جلانے کے لئے گھر میں تیل تک نہیں تھا۔ حضرت رابعہؒ کی والدہ نے شوہر سے کہا کہ وہ کسی پڑوس سے کچھ پیسے قرض لے لیں، شیخ اسمٰعیلؒ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا تھا مگر جب شریک حیات نے بار بار کہا تو آپ رات کی تاریکی میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور پڑوسی کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی، پڑوسی گہری نیند سویا ہوا تھا، اس لئے اس نے دستک کی آواز نہیں سنی۔ شیخ اسمٰعیلؒ کچھ دیر تک دروازہ کھلنے کے انتظار میں کھڑے رہے مگر جب پڑوسی کے قدموں کی چاپ تک سنائی نہیں دی تو آپ خاموشی کے ساتھ لوٹ آئے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کی والدہ نے شوہر کو خالی ہاتھ آتے دیکھا تو پریشان لہجے میں کہا۔ ''کیا پڑوسی نے مدد کرنے سے انکار کردیا؟''

''کہاں کی مدد اس نے تو دروازہ تک نہیں کھولا۔'' شیخ اسمٰعیلؒ نے افسردہ لہجے میں فرمایا۔

''بڑی حیرت کی بات ہے۔'' حضرت رابعہ بصریؒ کی والدہ نے اس طرح کہا جیسے انہیں شوہر کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

''آپ کو حیرت کیوں ہے؟'' شیخ اسمٰعیل نے فرمایا۔ ''جو لوگ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے دروازے پر دستک دیتے ہیں ان کا یہی حال ہوتا ہے۔'' یہ کہہ کر آپ اپنے کمرے میں چلے گئے۔

شیخ اسمٰعیلؒ بہت دیر تک بستر پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدلتے رہے، آپ کو پڑوسی کے اس رویئے پر بہت دکھ ہوا تھا، اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی نہایت قلق تھا کہ آپ اس کے دروازے پر کیوں گئے تھے؟ یہ ذہنی کشمکش بہت دیر تک جاری رہی اور پھر اسی عالم میں آپ کو نیند آگئی۔

(باقی آئندہ)

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی الہلال حج کے سفر سے واپس ہوئے تو دنیاوی رسم ورواج کے مطابق انہوں نے احباب واقارت کو کھانے پر مدعو کیا اور باقاعدہ دعوت نامے اس طرح جاری کئے جس طرح بیاہ شادیوں میں دعوت نامے جاری ہوتے ہیں، ایک دعوت نامہ خاکسار کو بھی موصول ہوا تھا اور دعوت نامہ کے ساتھ ساتھ ان کا فون بھی آیا تھا۔ انہوں نے تقاضہ کیا تھا کہ فرضی صاحب اس دعوت میں آپ کا آنا بہت ضروری ہے، میں نے عرض کیا تھا الحاج صوفی الہلال صاحب میں اس طرح کی دعوتوں میں شرکت نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا، جانتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ اس دعوت میں آپ تشریف لائیں۔ اگر آپ تشریف نہ لائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ میرا حج قبول نہیں ہوا، ان کی یہ عجیب وغریب دھمکی سن کر میں تڑپ اٹھا اور مجھے تقریب میں پہنچنے کا وعدہ کرنا پڑا، میں تقریب میں کچھ لیٹ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ صوفیوں اور مولویوں کا ایک سیلاب تھا جو صوفی الہلال کے گھر امنڈ پڑھا تھا۔ ہمارے حضراتِ صوفیا اور علماء دعوت کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اس کا اندازہ اس تقریب سے ہورہا تھا۔

حج ایک عبادت ہے اس عبادت کی ادائیگی کے بعد دعوتیں کیوں کی جاتی ہیں اور اپنے نام کے شروع میں حاجی اور الحاج جیسے پرتکلف الفاظ کیوں لکھے اور بولے جاتے ہیں، اس کا جواب مجھے آج تک نہیں مل سکا۔ جواب نہ ملنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں کو اس بات کا جواب دینا چاہئے تھا وہ خود اس ''مرض'' میں مبتلا تھے اور حج کرنے کے بعد خود کو الحاج لکھنے اور کہلانے کا داعیہ رکھتے تھے۔ صوفی الہلال کے ذوق وشوق کا عالم تو یہ تھا کہ جب یہ حج کے سفر پر جارہے تھے انہوں نے اپنے بیگ اور اپنے بریف کیس پر حج کرنے سے پہلے ہی ''الحاج صوفی الہلال'' لکھ دیا تھا۔ میں بھی انہیں چھوڑنے ایئر پورٹ تک گیا تھا، میں نے ان کا سامان دیکھ کر ان سے کہا تھا کہ ابھی تو آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے، ابھی آپ حاجی نہیں بنے ہیں تو پھر آپ نے پیشگی خود کو ''الحاج'' کیوں لکھ دیا ہے۔

انہوں نے نابالغ لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔ ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جب کسی نیکی کا ارادہ کرو تو نیکی اسی وقت قبول کرلی جاتی ہے اور کراماً کاتبین اسی وقت نامۂ اعمال میں ثواب درج کردیتے ہیں۔ جب ہم نے حج کا ارادہ کرنے کے بعد لاکھوں روپے برائے حج خرچ بھی کردیا ہے تو کیا پھر بھی ہم حاجی کہلانے کے حق دار نہیں بنے؟ میں لاجواب سا ہوگیا لیکن پھر بھی میں نے انہیں سمجھانے کے لئے کہا۔

صوفی محترم مسئلہ یہ ہے..........

انہوں نے کھٹ سے میری بات کاٹ دی اور صوفیانہ انداز میں بولے، آپ اس دورِ جدید میں بھی مسائل کی باتیں کرتے ہیں، میں آج سے پہلے بھی دسیوں بار آپ سے یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ دور مسائل کا نہیں فضائل کا دور ہے، یہ ایک ایک رن بنانے کا دور نہیں یہ تو چوکے چھکے مارنے کا دور ہے، اس دور میں جب دورانِ گشت ایک بار سبحان اللہ کہہ کر انسان جنت کا حق دار بن جاتا ہے تو پھر اس کو مسائل کے انبار اپنے سر پر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے، ان کی بات اس قدر عالمانہ مدبرانہ تھی کہ مجھے اپنی چونچ بند کرنی پڑی اور میں اسی وقت فضائل اعمال کا قائل ہوکر رہ گیا۔

جب میں ان کی اس نورانی تقریب میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ دنیا بھر کے تمام صوفی تمام مولوی اور تمام منشی اور نیم ولی اللہ اپنے ہاتھوں میں پلیٹیں اٹھائے پھر رہے تھے، جی ہاں اس نورانی تقریب میں بھی جو دنیاداری کے رسم ورواج ادا کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی کھڑے کھڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ صوفیوں کی ایک لائن سیخ کے کباب وصول کرنے کے لئے لگی ہوئی تھی، اس لائن میں وہ تمام صوفیا لگے ہوئے تھے کہ جن کا حلیہ دیکھ کر ذریات شیاطین کو بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ صوفی زالزال، صوفی اذا جاء، صوفی مسکین، صوفی

قالوبلیٰ، صوفی ہل من مزید، صوفی شہتوت، مولوی جان ہند، منشی تریاق علی، منشی مروارید وغیرہ اپنی شرعی داڑھیوں سمیت لائن میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے جیسے اس رزق حلال کی تلاش میں ہوں جو مفت بٹ رہا ہو، یہ سب حضرات اس طرح نیت باندھے کھڑے تھے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ قطار میں لگے ہوئے تھے کہ انہیں اپنی داڑھیاں کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔

صوفی الہلال مجھے دیکھ کر چہک اٹھے اور بولے۔ فرضی صاحب بس آپ آگئے تو میرا حج قبول ہوگیا۔

صوفی جی، میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ آپ کا حج اسی وقت قبول ہوگیا تھا جب آپ شکم مادر میں تھے۔ یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟'' انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔

میں بولا۔ کیا آپ کا عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، وہ صدیوں پہلے بھی اس بات کی خبر رکھتا ہے کہ کون کہاں پیدا ہوگا اور کون حاجی بنے گا اور کون پاجی۔ صوفی جی! میرا کہنا تو یہ ہے کہ عبادت کی توفیق اسی کو دی جاتی ہے جس کی عبادت کو قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا جاتا ہے۔

یہی تو وہ باتیں ہیں جن کی بنا پر آپ کو مدبر وقت مانا جاتا ہے۔

لیکن صوفی جی، اپنے دامن میں اتنا بہت سارا تدبر رکھتے ہوئے بھی میں ابھی تک امیر الہند نہیں بن سکا جب کہ میرے دیکھتے دیکھتے کئی لوگ امیر الہند بن گئے اور میں حسرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

صبر کریں۔ ''وہ بولے'' ایک دن آپ امام الہند بنیں گے۔

لیکن امام الہند تو مولانا ابوالکلام آزاد کو کہا جاتا ہے۔

فرضی صاحب! جب ہمارے ہندوستان میں کئی امیر الہند ہوسکتے ہیں تو کئی امام الہند کیوں نہیں ہوسکتے، اس بارے میں کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرح متین کیا کسی ایک فرد واحد کی اجارہ داری کسی ایک لقب پر شرعاً جائز ہے؟

ابھی ہماری بات چیت چل ہی رہی تھی کہ صوفی صواد ضواد آکر مخل ہوگئے اور کہنے لگے۔

کیا چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں؟

کچھ نہیں۔ ''میں نے کہا'' آپ جیسے حضرات مدبرین کے مستقبل کے بارے میں غور وفکر کررہے تھے کہ اُن اچھے دنوں میں آپ پر کیا گزرے گی جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔

صوفی الہلال میری بات کاٹ کر بولے۔ آیئے فرضی صاحب پہلے اپنے پیٹ کا حق ادا کردیجئے پھر بعد میں حقوق العباد پر غور وفکر کریں گے۔

ان کے مخلصانہ مشورے کے بعد میں سلاد کی پلیٹ کی طرف بڑھا تو مجھے دھچکا لگا کہ سلاد تو نمٹ چکی تھی وہاں تو صرف گاجر کے کچھ ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جو بے چارے اس بات کی شکایت کررہے تھے کہ انہیں سلاد کے شائقین نے نظر انداز کردیا تھا، مجھے ان پر رحم آیا، میں نے چند ٹکڑے اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لئے۔

صوفی صواد ضواد سلاد کی پلیٹ کا یہ حشر دیکھ کر بولے۔ اس قوم کو سلیقہ نہیں ہے۔

صوفی جی اگر ہم ذرا پہلے آجاتے تو ہم بھی لوٹ کھسوٹ سے باز نہیں آتے۔ اکابرین نے سلاد کے بارے ہی میں صدیوں سے پہلے یہ فرمادیا تھا کہ پہلے آیئے پہلے پایئے اور مسلمانوں کی دعوتوں میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے یہاں کون کس کی پرواہ کرتا ہے آپ اُدھر دیکھ لیجئے کہ چاٹ والی قطاروں میں لوگ کس طرح مارا ماری کررہے ہیں، ہر شخص اس طرح چاٹ پر ٹوٹ رہا ہے کہ جیسے وہ پہلی اور آخری بار چاٹ کھانے کی فضیلت سے بہرہ ور ہورہا ہے، صوفی جی اس طرح کی محفلوں میں ہمت مردانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہاں بھی ہم اپنی داڑھیوں اور کرتوں کی عزت بچانے میں لگ جائیں تو پھر محرومی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔

چلئے پھر پانی بتاشوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے منہ میں پانی سیل رواں کی طرح آرہا تھا، مجھے ان پر رحم بھی آیا لیکن میں نے عرض کیا کہ میں محفلوں میں چاٹ بازی کرنے کا عادی نہیں ہوں۔

کیا فرضی بھائی! آپ کو چاٹ کھانے کا شوق نہیں ہے۔

بہت زیادہ شوق ہے لیکن میں چاٹ اسی جگہ کھانا پسند کرتا ہوں جہاں میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ہو۔

سبحان اللہ۔ انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اس میں کیا حکمت ہے؟

دراصل ''میں نے کہا'' اللہ میاں کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، باقی دوسرے دیکھنے والوں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب کس کے لتے لے لیں اور کب کس کی کھاٹ کھڑی کردیں۔

بھلا، آپ پر کون انگلی اٹھا سکتا ہے، آپ کی تعریف تو اہل بدعت

بھی کرتے ہیں، میں نے کئی بدعتیوں کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی چوکھٹ پر کئی بار سجدہ سہو کرنے کی کوشش کررہے تھے۔

وہ تم نے دیکھا ہوگا۔لیکن میرے ساتھ ایک بار ایسا ہوا کہ میں کسی گلی کے نکڑ پر پانی بتاشوں سے محظوظ ہو رہا تھا اور مجھے گردوپیش کی خبر نہیں تھی اس وقت میرے ایک شناسا کی نظر مجھ پر پڑ گئی، میرے قریب آکر بولے، ماشاءاللہ تو آپ اس گلی میں خرمستیاں کرتے ہیں۔

معاذاللہ، انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ پھر کیا ہوا۔

کیا ہوتا، بتاشہ منہ میں جانے سے پہلے مارے شرم کے پھٹ گیا، داڑھی پر تو جو گزری وہ تو گزری ہی لیکن میرا دامن بھی اچھا خاصا داغدار ہوا اور میں اپنی شرمساری کو چھپانے میں بھی پوری طرح ناکام رہا، اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ چاٹ ایسی جگہ کھانی چاہئے کہ جہاں کراماً کاتبین کو بھی بھنک نہ پڑے۔

لیکن فرضی بھائی ذرا اُدھر دیکھئے، انہوں نے اسی طرف اشارہ کیا جہاں صف بہ صف کھڑے ہوئے علماء کرام چاٹ سے محظوظ ہو رہے تھے۔صوفی یاقوت تو اس طرح پل رہےتھے کہ جیسے یہ ان کی زندگی کا آخری چانس ہو، وہ کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کررہے تھے، ان کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے باقاعدہ خود کو ملامت کی اور مجھے بزرگوں کے اس مقولے کی تائید کرنی پڑی کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

میں اپنی پلیٹ میں گاجر کے چند ٹکڑے لےکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ کوئی جاننے والا آئے اور مجھ پر رحم کھاکر میری پلیٹ اٹھاکر لے جائے اور اس کو ہری بھری کرکے مجھے لوٹا دے، لیکن وہاں تو نفسا نفسی کا عالم تھا۔ ہر شخص کو صرف اپنی فکر تھی۔اور ہر فرد صرف اپنی پیٹ پوجا میں مصروف تھا، اس دوران صوفی صواد ضواد بھی لاپتہ ہوگئے، پھر جب دفعتاً میری ان پر نظر پڑی تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ کلوا شربوا میں مشغول تھے اور اس طرح کھارہے تھے کہ جیسے فرقہ پرستوں کا انتقام بریانی اور قورمے سے لے رہے ہوں، اس وقت میں پوری طرح یہ سمجھ گیا کہ میں کتنا بھی تیس مار خاں کیوں نہ ہوں لیکن میں قوم مسلم کی محفلوں میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے کا اہل نہیں ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں متقی بھی نہیں ہوں، بس ایک بے وجہ کی شرم ہے جو مجھے ہر محفل میں پیش قدمی سے روکتی ہے، میں ان مولویوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اکل وشرب میں مصروف تھے اور جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ قوم شاید کھانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ اور ان کا مقصد حیات پیٹ اور پلیٹ ہی ہے، میرے پیٹ میں چوہے کودرہے تھے، میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں ان کھانے والوں کو ہی کھا جاؤں گا کہ ''صوفی تابڑتوڑ میرے قریب آکر بولے۔'' اماں فرضی صاحب اگر اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہوگے تو کس طرح بات بنے گی۔

بھئی مجھے تو شرم آتی ہے۔'' میں نے کہا۔''

اس طرح کی تقریبات میں شرم کو بالائے طاق رکھ کر آنا چاہئے، یہاں تو جو ہاتھ بڑھادے بس جام وسبو اسی کے ہیں، صوفی نمکین کو دیکھئے، اُدھر دیکھئے جہاں سے لوگ بے تحاشہ کھانا لے رہے ہیں، بیچارے حیرتناک نظروں سے کھانے کو دیکھ رہے ہیں لیکن کھانا لینے کی ہمت نہیں جٹا پارہے ہیں وہ بھی آپ ہی کی طرح شرما رہے ہیں اور لوگ انہیں روندتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے گزر رہے ہیں، ان پر کوئی رحم کھانے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔

جی ہاں میں بڑبڑایا، جب لوگ کھانے میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت رحم کھانے کی گنجائش ہی کہاں ہوتی ہے۔

چلئے اٹھئے، صوفی تابڑتوڑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا، چلئے میں آپ کی مدد کرتا ہوں، آپ بھی کسی لائن میں لگ جایئے ورنہ کھانا ختم ہوجائے گا اور آپ بھوکے رہ جائیں گے۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت محلے کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا بھی لاتا ہوں آپ کے لئے کھانا، آپ کیا کھانا پسند کریں گے ویج یا نون ویج۔

بیٹا نون ویج لاؤ۔'' میں نے اپنی شرم اتارتے ہوئے کہا۔'' ویج کھاکر کیا اپنی عاقبت خراب کرنی ہے۔

صوفی تابڑتوڑ بولے، اگرچہ میں خوب سیر ہوکر کھا چکا ہوں، لیکن اچھا نہیں لگے گا کہ آپ تنہا کھاؤ، میں تھوڑا آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ برابر والی کرسی پر بیٹھ گئے، چند لمحوں کے بعد صوفی الہلال ہماری طر بڑے اور بولے۔ فرضی صاحب! کیا آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔

کیسے کھاتا، میں فقیروں کی طرح پلیٹ اٹھائے نہیں پھر سکتا۔

''میرے لہجے میں ناگواری تھی'' جب سے یہ طرز دعوت ہمارے سماج میں شروع ہوا ہے، ہم جیسے شریف لوگوں کی مت ماری گئی ہے، میں تو کتنی ہی تقریبات سے فقرہ وفاقہ کے ساتھ واپس آجاتا ہوں۔

اب کیا کریں، فرضی صاحب۔ ''صوفی الھلال بولے۔'' زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے، لوگ بیٹھ کر کھانے کو اب دقیانوسیت سمجھتے ہیں، میں نے بہت چاہا کہ بیٹھ کر کھانے کا اہتمام کروں لیکن میرے بچے نہیں مانے۔

جی ہاں، اس دور میں ایک عذاب یہ بھی ہے کہ جب اولاد کا قد نکل جاتا ہے تو باپ ان سے بہر اعتبار چھوٹا ہو جاتا ہے، اس کی حیثیت گھر میں شوبوائے کی رہ جاتی ہے، کہنے کو تو وہ گھر کا چودھری ہوتا ہے لیکن اس کی اوقات دوکوڑی کی بھی نہیں ہوتی اور وہ بیوی جو ہمیشہ شوہر کی اطاعت کرتی ہے وہ بھی اپنی اولاد کے پَر نکلنے کے بعد اولاد ہی کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے، خیر کچھ بھی سہی حج کے بعد اس طرح کی دعوت فرض اور سنت دونوں کا مذاق اڑانا ہے، آپ دنیا کو خوش کر لیں لیکن اس طرح کی دعوتوں سے اللہ اور اس کے رسول خوش ہونے والے نہیں ہیں۔

ہماری ٹیبل پر کھانا آ گیا تھا لیکن میرا موڈ خراب ہو گیا تھا، کھانے کے بعد صوفی اذاجاء سے ملاقات ہوئی وہ تو اتنا کھا چکے تھے کہ ان سے بولا نہیں جا رہا تھا انہوں نے بڑی محنت سے الفاظ منہ سے نکالے اور یہ اطلاع دی۔

واضح رہے کہ لفافے بھی چل رہے ہیں اور ہم لفافہ لانا بھول گئے۔

یہاں لفافے کیوں چل رہے ہیں؟

اس لئے تا کہ حج پر جو بھی خرچ ہوا ہے اس میں سے کچھ تو واپس آئے، یہ کہہ کر صوفی اذاجاء زور سے ہنسے کہ ان کے منہ سے پانی کی چھینٹے کئی حاضرین کے کپڑوں تک پہنچیں۔

میں صوفی اذاجاء سے رخصت ہو کر صوفی الھلال کی خدمت میں پہنچا وہ اس وقت شہر کی مشہور شخصیت مفتی عجیب الحسن سے محو گفتگو تھے، مجھے دیکھ کر بولے۔ فرضی صاحب ان سے ملئے یہ ہیں مفتی عجیب الحسن صاحب لاثانی، ان کے فتاویٰ کی دھوم عرش الٰہی تک ہے، خوابوں میں آ کر فرشتے ان سے مشورہ کرتے ہیں، ان ہی کے مشوروں کے بعد جنت کی حوروں نے بہشت میں برقعہ اوڑھنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے اعتراض کے بعد ان سے رجوع کرتا تھا اور پوچھا تھا کہ کیا کھڑے ہو کر کھانا شرعاً جائز ہے، اب اس سوال کا جواب حضرت مفتی صاحب کی زبانی ہی سنئے۔ فرمایا مفتی صاحب صوفی الھلال یہ کہہ کر چپ ہو گئے اور مفتی عجیب الحسن نے بولنا شروع کیا۔

برخوردار، ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہ امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اجماع امت کی ایک مشہور سی بات ہے، آج کل کبھی کا حال یہ ہے کہ وہ کھانا کھڑے ہو کر کھانا پسند کرتے ہیں، آپ کسی بھی تقریب میں دیکھ لیجئے بیٹھ کر کھانا تناول کرنے والے اِکا دُکا ہوں گے اور کھڑے ہو کر کھانے والوں کی تعداد اکثریت میں ہوگی اور اکثریت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، یہ مجمع صوفیوں اور مولویوں کا مجمع ہے، کیا آپ نے کسی کو کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہوئے شرمندہ دیکھا، یہ سب لوگ دین اسلام سے محبت کرتے ہیں، ان کے حلیوں کو دیکھ کر جنت کی حوروں کو بھی شرم آ جاتی ہے اور فرشتے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، اس لئے میں عرض کروں گا کہ اب اس طرح کے مسائل میں ہمیں نرم گوشے اختیار کرنے چاہئیں اور سوادِ اعظم کے ساتھ چلنا چاہئے اور میں تو اب خود کھڑے ہو کر کھانا کھاتا ہوں تا کہ کھڑے ہو کر کھانا کھانے والے خواہ مخواہ کی شرمندگی سے دوچار نہ ہوں۔

میں نے پوچھا اور ایسی محفلوں میں لفافہ مجھے دینے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ہم تو لفافہ کبھی نہیں دیتے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ لفافہ لینے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی خوشی سے کچھ پیش کر رہا ہے تو اس میں شرعاً کیا مضائقہ ہے؟

حضرت ''میں بھنا سا گیا'' اگر کوئی شخص خوشی سے رشوت دے تو کیا جائز ہے؟

بھئی، ہم نے آپ کے بارے میں پہلے بھی بہت سنا ہے کہ آپ بحث بہت کرتے ہیں اور ہم شرعی معاملوں میں بحث کے قائل نہیں، کیا آپ نے آج تک یہ نہیں سنا کہ فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں، جہاں تک رشوت کی بات ہے کہ تو اس کو نام بدل کر لیا دیا جا سکتا ہے اور ایسی مبارک مجلسوں میں رشوت جیسی باتوں کا ذکر کرنا شرعی منع ہے۔ اچھا بھائی ہمیں اجازت دو اور آپ ان جیسے لوگوں سے نمٹو یہ کہہ کر صوفی عجیب الحسن چلتے بنے۔

میں سوچنے لگا کہ جب سے گلی گلی مفتی بنائے جانے لگے ہیں بیچارے فقہ و شریعت کرکٹ کی گیند بن کر رہ گئے، اسے جتنا چاہے اچھالو اور چاہے جہاں پھینکو۔

میں نے پانچ سو روپے کا نوٹ صوفی الھلال کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔ معاف کیجئے گا گھر میں لفافہ موجود نہیں تھا۔

انہوں نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا، اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی، آپ کا تو آجانا ہی میری خوش نصیبی ہے۔

میں ان سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو حسب مزاج بانو نے پوچھا، کیسی تھی حج کی تقریب؟

کیسی ہوتی، داڑھیاں کھیت میں چنے کی درختوں کی طرح لہرا رہی تھیں اور شیروانیاں اپنے آپے میں نہیں تھیں۔

افوہ، ماشاء اللہ۔ سبھی دوستوں سے ملاقات ہوگئی ہوگی، صوفی دلدل تھے؟

صوفی دُلدل اور صوفی شلغم تو مجھے نظر نہیں آئے باقی تمام احباب پوری طرح دندنا رہے تھے۔ صوفی زلزال نیلی رنگ کی شیروانی میں تھے اور شاید بیوٹی پارلر سے سج دھج کر آئے تھے۔ بانو میں سمجھ نہیں پاتا کہ ایسی تقریبات میں لوگ معشوق بن کر کیوں آتے ہیں۔

عورتیں بھی ہوں گی نا۔ ''بانو کے لہجے میں طنز تھا۔''

ضرور ہوں گی لیکن مجھے کوئی عورت نظر نہیں آتی، شاید ان کا انتظام کہیں اور ہو۔

جب عورتوں کا انتظام کہیں الگ تھلگ تھا۔ ''بانو نے کہا۔'' تو پھر ان صوفیوں اور مولویوں کے بن ٹھن کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔

بیگم پتہ نہیں۔ میں تو اب یہ محسوس کرتا ہوں کہ مردوں کے لئے بھی اب میک اپ لازمی ہوگیا ہے، خضاب تو سبھی کرنے لگے ہیں۔ صوفی کرامت علی پورے ستر سال کے ہوگئے ہیں لیکن خضاب اس طرح کر کے آئے تھے کہ جیسے اسی سال بالغ ہوئے ہوں، دراصل خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے، اب مولویوں کا بھی یہ عالم ہے کہ ایک دوسرے کی، دیکھا دیکھی لباس کی نقل بھی کر رہے ہیں اور اُتار چڑھاؤ کی بھی۔ صوفی تاشقند گلابی رنگ کی شیروانی پہنے ہوئے تھے۔ بیگم یہ سب نئے زمانہ کے صوفی ہیں، وہ زمانہ تو اب لد گئے، جب صوفی لوگ گدڑیاں پہنا کرتے تھے اور جو کی روٹیاں کھا کر زندگی گزارتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ جسم پر ایسٹ کلر مین قسم کا لباس اور منہ میں گھی شکر۔

ان صوفیوں سے آپ کو عبرت لینی چاہئے۔ ''بانو منہ بنا کر بولی۔'' آپ ہی ان کے گن گاتے ہیں، میرا بس چلے تو میں ان سب کو کوہ ارادات کی گھاٹیوں میں بند کر دوں۔

بیگم! نہیں، یہ لوگ کچھ بھی سہی ان سے اچھے لوگ اب پیدا نہیں ہوسکتے۔ صوفی یا ایہا الذین آمنو کے بارے میں تو کئی فرشتوں نے تحریری طور پر یہ گواہی دی ہے کہ ان کے صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور ان کو باقاعدہ گناہ کرنے کا حکم دیا گیا اس یقین دہانی کے ساتھ کہ آپ جوں جوں گناہ کرو گے ووں ووں تمہارا مرتبہ بلند ہوگا، اولیاء کی یہی شان ہوتی ہے، گناہ اور خطائیں ان کی پاکیزگی اور تقدس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

اپنے دوستوں کے بارے میں آپ کی مبالغہ آمیزی، بدعقیدگی کی سرحدوں کو چھولیتی ہے۔ ''بانو نے منہ بناتے کہا'' میں آپ کے سب دوستوں سے بخوبی واقف ہوں، ان میں کئی تو ایسے ہیں کہ جن میں انسانیت بھی نہیں ہے اور کئی ایسے ہیں جو صرف کھاتے پینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور کئی ایسے ہیں جن کا مشغلہ صرف عشق بازی ہے، میں کیسے مان لوں کہ ان جیسے اچھے لوگ پیدا ہی نہیں ہوسکتے۔

بیگم، سچ یہ ہے کہ میں اگر اپنے چندے ماہتاب چندے آفتاب قسم کے دوستوں کے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتا ہوں تو تم ان میں عیب ثابت کرنے میں مبالغہ کرتی ہو، تم تو میرے ان دوستوں کے تقوے میں بھی شبہ کرتی ہو جن کی پیری مریدی کی گونج سعودی عرب کے جنگلوں تک پہنچ گئی ہے اور جن سے ایک منٹ کی ملاقات کرنے کے لئے جنات قطار در قطار روزانہ سورج نکلنے سے پہلے ان کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور جنت کی حوریں باوضو ہو کر ان کے خوابوں میں آتی ہیں۔

بانو نے کہا۔ آپ کی بھلی چلائی، آپ تو صوفی یلغار کی بھی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں جب کہ انہوں نے عین بڑھاپے میں کئی لڑکیوں کو دن دہاڑے چھیڑ کر تمام صوفیاء کرام کی عزتوں کا کچرا کر دیا تھا۔

کب — کہاں — کس وقت۔ ''میں آگ بگولا ہوگیا''

دو سال پہلے خالہ طمطراق کی بیٹی کی شادی میں انہوں نے سلطنت آپا کی لڑکی مس زہرہ کا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ اظہار عشق کر دیا تھا جب کہ وہ ان کی نواسی کے برابر تھی۔

وہ صرف الزام تھا، صوفی یلغار اس کا ہاتھ پکڑ کر صرف دیکھنا چاہتے تھے کہ اتنے نرم اور خوبصورت ہاتھ کس طرح بنائے گئے، وہ قدرت خداوندی پر دوبارہ ایمان لانا چاہتے تھے، لڑکی نادان تھی اس نے شور مچا دیا اور کچھ چھچھورے لوگوں نے نہ صرف یلغار کی داڑھی دیکھی نہ ان کا ٹخنوں

تک لٹکا ہوا کرتا بس انہیں بدنام کر دیا، جانتی ہو مارے شرم کے وہ کئی مہینوں تک گھر سے باہر نہیں نکلے، معتبر قسم کے راویوں کا کہنا ہے کہ ناکردہ گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے انہوں نے دن رات تہجد کی نماز پڑھی ہے اور اللہ سے یہ تک کہہ دیا ہے کہ آپ ایسی لڑکیاں پیدا ہی کیوں کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگوں کے ذہن بھٹکتے ہیں اور انہیں چھونے کو جی کرنے لگتا ہے۔

اور منشی مروارید کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے کہ انہوں نے گلاب بیگم کے نام ایک خط چلتا نہیں کر دیا تھا جس میں یہ جھوٹ بولا گیا تھا کہ میں تمہیں سو سال سے چاہتا ہوں، میں نے بہت برداشت کیا ہے اور جب عشق کا پانی سر سے اوپر ہو گیا ہے اور میں پوری طرح ڈوب چکا ہوں تو یہ خط لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں، کتنی غلط بات تھی اور کتنی شرمناک حرکت تھی۔ گلاب بیگم کے شوہر وہ محلّہ ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ اب نہ جانے کون سا فتنہ کھڑا ہو اور ہماری بدنامی ہو۔

میں تو آپ سے یہ کہتی ہوں کہ اپنے دوستوں کی کچھ چھٹائی کرو، ان میں جو اچھے ہیں ان سے دوستی رکھو اور جو آوارہ اور اوباش قسم کے ہیں ان سے پیچھا چھڑا لو۔

بیگم! میں تمہاری بات مان تو لوں لیکن کڑوا سچ تو یہ ہے کہ تم میرے کسی بھی دوست کی کبھی تعریف نہیں کرتیں، ان میں کچھ تو ایسے ہوں گے کہ جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوگا۔

مولوی گلفام کو امیر الہند کا خطاب مل چکا ہے ان کے بارے میں تم کیا کہو گی، تم تو ان میں کیڑے نکال دو گی جب کہ ایک خلقت ان کے پیچھے چلتی ہے اور مدبر قسم کے لوگ ان کا دامن نچوڑ کر وضو کرتے ہیں۔

میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ "بانو نے کہا" اس لئے میں ان کے بارے میں اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کر سکتی، لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ ابھی تک میں نے ان کے کسی برے کارنامے کے بارے میں کچھ نہیں سنا تو وہ اچھے ہی ہوں گے لیکن آپ کے جن دوستوں کی حقیقت سے میں واقف ہوں جب آپ ان کے سروں پر خواہ مخواہ کے سہرے باندھتے ہیں تو مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔

اچھا بتاؤ۔ منشی امرود بخش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ان کی شادی کو ۲۰ سال ہو گئے ہیں، انہوں نے آج تک اپنی بیوی کو بھی نہیں چھیڑا وہ بیوی کے ساتھ خلوت میں زیادہ دیر تک بیٹھنے کو تقوے کے خلاف سمجھتے ہیں۔

وہ جن کی داڑھی چنگی ہے، جو کھجور کی ٹہنی کی طرح لچک لچک کر چلتے ہیں۔ "بانو نے کہا" شاید وہی۔

وہ تو بالکل ہی بے وقوف ہیں، انہیں دیکھ کر تو مجھے شیخ چلی یاد آ جاتا ہے۔

یہی تو مشکل ہے میرے دوستوں میں جو اچھے خاصے کردار کے لوگ ہیں وہ تمہیں شیخ چلی دکھائی دیتے ہیں، کم سے کم تم ان کی تو تعریف کر دیا کرو۔ بیگم! سچ بات یہ ہے کہ تمہیں میرے دوستوں کی نہ برائی برداشت ہے اور نہ اچھائی۔

میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ حج کر کے اترانا اور حج کے بعد دنیا بھر کی دعوتیں کرنا، کیا کوئی اچھی بات ہے، یہ تو ریاکاری ہے اور ایک طرح کا چھچھورپن ہے۔

بیگم، ایسا تو سبھی کر رہے ہیں، حاجی لوگ حج کو جاتے وقت بھی اور حج سے واپس آنے کے بعد بھی دعوتیں کرتے ہیں اور ان کے رشتے دار بھی ان کی دعوت کرتے کرتے نہیں تھکتے۔

آپ تو نشانہ صرف میرے دوستوں کو بناتی ہو، دعوتوں کی وبا تو اب عام ہے اور ریاکاری تو اب حج کا طرۂ امتیاز بن چکی ہے۔

ایک دن بھائی صاحب فرما رہے تھے۔ بانو نے مولانا حسن الہاشمی کا ذکر چھیڑا

دیکھو بانو بھائی صاحب کا ذکر مت کرنا میرا موڈ مزید خراب ہو جائے گا، تم جانتی ہو کہ میں ان کی تعریف برداشت نہیں کر سکتا۔ اس نے اس ماہ پھر میری تنخواہ کاٹ لی ہے۔

جب تم غیر حاضریاں کرو گے تو تنخواہ تو کٹے ہی گی۔

اس نوک جھونک میں کافی وقت برباد ہو گیا، لیکن نہ میں بانو کو مطمئن کر سکا اور نہ بانو مجھے مطمئن کر سکی۔

پیارے قارئین! میں کتنا قابل رحم ہوں، لے دیکے ایک بیوی ہے اور وہ بھی میری ہمنوا نہیں، کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا، میرا بیوی سے والہانہ عشق اور میری یہ درگت! اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ!

(یار زندہ صحبت باقی)

جنات کی باتیں

گھروں میں رہنے والے جنات

جنات سانپ کی شکل بدل کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے جنات کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مقتول کوئی مسلمان جن ہو۔ صحیح مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو چکی ہے جو شخص ان میں سے کسی کو دیکھے تین مرتبہ اسے نکلنے کے لئے کہے، اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کر دے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔''

ایک صحابی نے گھروں میں رہنے والے کسی سانپ کو قتل کر دیا تھا اسی میں ان کی موت ہو گئی۔ مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ: ابو سائب ابو سعید خدری سے ملاقات کے لئے ان کے گھر آئے، اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے، ابو سائب کہتے ہیں کہ میں اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ وہ نماز ختم کر لیں، اتنے میں مجھے گھر کے ایک گوشہ میں رکھی کھجور کی سوکھی شاخوں میں حرکت محسوس ہوئی دیکھا تو وہاں ایک سانپ تھا میں اس کو مارنے کے لئے بڑھا تو ابو سعید خدری نے اشارہ سے بیٹھ رہنے کے لئے کہا میں بیٹھ گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا: اس کمرہ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ابو سعید خدری نے کہا ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ خندق کھودنے نکلے وہ نوجوان روزانہ دوپہر کو نبی ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر جاتا تھا، ایک دن اس نے اجازت لی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنا ہتھیار ساتھ میں رکھ لو میں تمہارے سلسلہ میں بنو قریظہ سے مطمئن نہیں ہوں، جوان نے اپنا ہتھیار ساتھ لے لیا پھر گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دو دروازوں کے بیچ کھڑی ہے ان کو غیرت آئی اور وہ اپنی بیوی کو مار ڈالنے کے لئے نیزہ لے کر لپکا، عورت نے کہا: نیزہ مت نکالو پہلے گھر میں جا کر دیکھو میں کیوں نکلی ہوں؟ وہ گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ اس نے سانپ پر نیزہ سے حملہ کیا اور اسے نیزہ میں لپیٹ کر باہر لے آیا اسی میں سانپ نے جوان کو ڈس لیا، معلوم نہیں دونوں میں سے پہلے کون مرا آیا سانپ یا وہ جوان؟ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ ماجرہ بیان کیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ زندہ ہو جائے، آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دعا کرو'' پھر فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو اسلام لا چکے ہیں اگر تم لوگ ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے نکلنے کا کہو، اس کے بعد نظر آئے تو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔''

تنبیہات

۱۔ یہ حکم یعنی ان حیوانات کو قتل کرنے کی ممانعت سانپ کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے حیوان کے لئے نہیں۔

۲۔ ہر سانپ کو مارنے کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف گھروں میں نظر آنے والوں کو، گھر سے باہر سانپ نظر آئیں ان کو مار ڈالنے کا حکم ہے۔

۳۔ گھروں میں رہنے والے سانپ نظر آئیں تو ہم انہیں نکلنے کے لئے کہیں گے یعنی یوں کہیں: تمہیں اللہ کی قسم ہے اس گھر سے نکل جاؤ اور ہمیں اپنی شرارت سے محفوظ رکھو ورنہ تمہیں مار دیا جائے گا۔ اگر وہ تین دن کے بعد نظر آئے تو مار ڈالنا چاہئے۔

۴۔ تین دن کے بعد اس کو مارنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں یہ یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ مسلمان جن نہیں ہے اگر وہ وہی ہوتا تو گھر چھوڑ دیتا۔ اگر وہ حقیقی اژدھا یا کافر اور سرکش جن ہو تو قتل کا مستحق ہے اس لئے کہ گھر والوں کو اس سے تکلیف اور دہشت ہوتی ہے۔

۵۔ گھر میں رہنے والے سانپوں میں ایک قسم ایسی بھی ہے جن کو

بغیر پوچھے قتل کردیا جائے گا۔ صحیح بخاری میں ابولبابہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سانپوں کو قتل نہ کرو، مگر جو چھوٹا یا زہریلا ہو اسے مار ڈالو کیونکہ اس سے حمل ساقط اور بصارت ختم ہو جاتی ہے۔''

کیا تمام سانپ جنوں میں سے ہیں یا کچھ؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''جس طرح بندر اور سور بنی اسرائیل کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ سانپ بھی جنوں کی مسخ شدہ صورت ہے۔''

اس کو طبرانی اور ابوالشیخ نے ''العظمۃ'' میں سند کے ساتھ بیان کیا، ملاحظہ ہو۔ (الصحیحہ ۳/۱۰۴)

شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔

صحیحین میں نبی ﷺ کی بیوی صفیہ بنت حیی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: ''نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں ایک رات آپ کے پاس ملاقات کے لئے آئی، آپ سے کچھ باتیں ہوئیں، پھر میں جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی الوداع کہنے کے لئے کھڑے ہوگئے، صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر اسامہ بن زید کے گھر میں تھا اتنے میں دو انصاری گزرے جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے نبی ﷺ نے فرمایا: آہستہ چلو، وہ (کوئی اجنبی عورت نہیں بلکہ میری بیوی) صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ پیدا کردے یا آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز نہ پیدا کردے۔

جنوں کی کمزوری

جنوں اور شیطانوں میں جہاں طاقت کے پہلو ہیں وہیں ان میں کچھ کمزوری کے پہلو ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا (النساء:۷۶)

یقین جانوں کے شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول نے شیطان کے جن کمزور پہلوؤں سے ہمیں روشناس کرایا ان کا یہاں مختصر سا جائزہ لیا جاتا ہے۔

اللہ کے نیک بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اتنی طاقت نہیں دی کہ وہ لوگوں کو گمراہی اور کفر پر مجبور کر سکے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ بنی اسرائیل:۶۵

یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا اور توکل کے لئے تیرا رب کافی ہے۔

نیز فرمایا:

وَمَا کَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَکٍّ (سبا:۲۱)

''ابلیس کو ان پر کوئی اقتدار حاصل نہ تھا مگر جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کا ماننے والا ہے اور کون اس کی طرف سے شک میں پڑا ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے پاس ایسا کوئی راستہ نہیں جس سے وہ نیک بندوں پر مسلط ہو سکے نہ حجت کا نہ طاقت کا، شیطان اس حقیقت کو خوب سمجھتا ہے وہ کہتا ہے:

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ (الحجرات:۳۹_۵۰)

میرے رب، جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دل فریب یاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنھیں تو نے ان میں سے خالص کرلیا ہو۔

شیطان ان لوگوں پر مسلط ہوتا ہے جو اس کے فکر وخیال سے راضی ہیں اور برضا ورغبت اس کی پیروی کرتے ہیں۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ (الحجرات:۴۲)

''بیشک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا، تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں''

وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُکُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۝ (ابراہیم:۲۲)

میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ

اپنے راست کی طرف تم کو دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا''

دوسری آیت میں ہے:

اِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُوْنَ۝ (النحل:۱۰۰)

اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے ہیں اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

''سلطان کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی گرفت میں لے لے ان پر اس طرح قابو پالے کہ ہر وقت ان کو کفر پر ابھارتا رہے، کسی لحہ کے لئے ان کو نہ چھوڑے کہ وہ اسے بھول جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا۝ (مریم:۸۳)

''کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالف حق پر) اکسارہے ہیں۔''

لوگوں کو دوست بنانے کے لئے شیطان کو کسی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں پڑی اس نے صرف دعوت دی اور لوگ اس کی طرف کشاں کشاں بڑھتے گئے کیوں کہ اس کی دعوت ان کی خواہشات واغراض سے پوری طرح ہم آہنگ تھی، لوگوں نے ہی اپنی ذات خلاف شیطان کی مدد کی، اپنے دشمن کی موافقت اور پیروی کر کے اس کو اپنے اوپر مسلط ہونے کا موقع دیا جب خود انہوں نے اپنا ہاتھ شیطان کو دے دیا اس کے فتراک کے نخچیر بن گئے تو اس کی سزا میں ان پر شیطان مسلط کر دیا گیا۔ اللہ اپنے بندے پر شیطان کو اس وقت تک مسلط نہیں کرتا جب تک بندہ خود شیطان کی اطاعت کر کے اللہ کو اس کا موقع نہ دے دے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنے بندے پر غلبہ وقوت دے دیتا ہے۔

کبھی گناہوں کی وجہ سے مومنوں پر شیطان مسلط ہوتا ہے

چنانچہ حدیث میں ہے کہ:

''جب تک قاضی ظلم نہیں کرتا اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ ظلم کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ اس کا ساتھ چھوڑ کر شیطان کو لگا دیتا ہے۔ اس کو حاکم اور بیہقی نے حسن سند سے روایت کیا۔ (ملاحظہ ہو صحیح الجامعہ ۲/۳۰)

ابوالفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ نے حسن بصریؒ سے ایک دلچسپ قصہ روایت کیا ہے، یہ قصہ کہاں تک صحیح ہے اس سے قطع نظر اس میں ایک بات کی تصویر کشی کی گئی ہے کہ جب انسان اپنے دین کے معاملہ میں مخلص ہوتا ہے تو وہ شیطان کے غلبہ وقوت کو خاطر میں نہیں لاتا لیکن جب وہ گمراہ ہو جاتا ہے تو شیطان اسے چاروں خانے چت کر دیتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں:

ایک جگہ ایک درخت تھا، لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی پوجا کرتے تھے، وہاں ایک آدمی آیا، اس نے کہا: میں اس درخت کو کاٹ کر رہوں گا، وہ اللہ کی خاطر غصہ میں اس درخت کو کاٹنے کے لئے آیا، راستہ میں اس کی ملاقات ابلیس سے ہوئی جو انسان کی شکل میں تھا، ابلیس نے کہا: کیا چاہتے ہیں آدمی: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ ابلیس نے کہا: تم اس کی پوجا نہیں کرتے دوسروں کے پوجنے میں تمہارا کیا نقصان ہے؟ آدمی نے کہا: میں اسے کاٹ کر رہوں گا، شیطان نے کہا: اگر تمہیں کوئی فائدہ ملے تو تم لوگے؟ درخت نہ کاٹو، اس کے بدلہ میں تمہیں ہر روز صبح کو تکیہ کے نیچے دو دینار ملیں گے؟ شیطان نے کہا میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ آدمی لوٹ گیا۔ جب صبح ہوئی تو اسے تکیہ نیچے دو دینار ملے، پھر دوسری صبح ہوئی تو کچھ نہیں ملا وہ غصہ سے درخت کاٹنے کے لئے نکلا، راستہ میں اس کی ملاقات شیطان سے ہوئی، شیطان نے کہا: کیا چاہتے ہو؟ آدمی نے کہا: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ شیطان نے کہا: جھوٹ بکتے ہو، تم اس کو کبھی نہیں کاٹ سکتے، آدمی کاٹنے کے لئے بڑھا تو شیطان نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اس کا گلا ایسا دبایا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا، شیطان نے کہا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں، تم پہلی مرتبہ اللہ کی خاطر غصہ سے آئے تھے تو میرا تم پر کوئی بس نہیں چل سکا۔ میں نے تمہیں دو دینار کا لالچ دیا تو تم چلے گئے، جب تم دو دینا کی خاطر غصہ سے آئے تو مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا۔'' (تلبیس ابلیس ص ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جس کو اللہ نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا اس نے ان آیتوں کو سمجھنے

اور جاننے کے بعد چھوڑ دیا، چنانچہ اللہ نے اس پر شیطان مسلط کر دیا جس نے اسے خوب گمراہ کیا اور اس کی حالت اس شعر کی مصداق ہوگئی:

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش حقیقت نیوش ہو

اس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِیْ اٰتَيْنَاهُ اٰيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلٰكِنَّهُ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف: ۱۷۵۔۱۷۶)

اور اے نبی! ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا، اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے، یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور وفکر کریں۔"

ظاہر ہے یہ مثال ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کو جاننے اور سمجھنے کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں، جیسا کہ یہودی جانتے تھے کہ محمد ﷺ کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کے باوجود انہوں نے آپ کا انکار کردیا۔

لیکن آیت میں اللہ نے جس شخص کو مراد لیا ہے اس کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں وہ بَلْعَم بن بَاعُورا ہے وہ نیک آدمی تھا پھر کافر ہوگیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد امیہ بن ابی صلت ہے جو زمانہ جاہلیت میں خدائی کا دعویدار تھا، اس نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا لیکن حسد کی وجہ سے آپ پر ایمان نہیں لایا اس کو اپنے بارے میں خیال تھا کہ اسے ہی نبی بنایا جائے گا، ہمارے پاس ایسی کوئی صحیح نص موجود نہیں جس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو کہ آیت میں کس شخص کو مراد لیا گیا ہے۔

اس قسم کے لوگوں پر (جن کو آیات کا علم عطا کیا جاتا ہے پھر وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں) شیطان کی چھاپ ہوتی ہے اس لئے شیطان نے سمجھنے اور جاننے کے بعد حق کا انکار کیا تھا۔

نبی ﷺ کو اندیشہ تھا کہ اس قسم کے لوگ آپ کی امت میں بھی ہوں گے۔ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہ پیدا ہو جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور جب تک اللہ نے چاہا اسلام پر عمل درآمد کیا پھر جب اس علم وعمل کی رونق اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگی تو وہ اسلام کی پابندی سے انکار کر کے اس کو پس پشت ڈال دے، پڑوسی پر تلوار اٹھائے اور اس کو کافر ومشرک کہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! دونوں میں سے تلوار کا زیادہ مستحق کون ہے، وہ جو تلوار اٹھائے یا وہ جس پر تلوار اٹھائی جائے؟

آپ نے فرمایا: وہ جو تلوار اٹھائے۔ ابن کثیر نے کہا اس کی سند اچھی ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ۲۵۲/۳)

اللہ کے کچھ بندوں سے شیطان بھاگتا ہے

جب بندہ اسلام کا سختی سے پابند ہو جائے، ایمان اس کے رگ وپے میں پیوست ہو جائے اور وہ اللہ کے حدود میں رہنے لگے تو شیطان بھی اس سے خوف کھاتا اور بھگتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تھا کہ: "اے عمر! شیطان تم سے خوف کھاتا ہے۔"

اس کو احمد، ترمذی، اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا (صحیح الجامع ۲/۲۷) نیز آپ نے یہ بھی فرمایا:

میں نے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو عمر سے بھاگتے ہوئے دیکھا"

اس کو ترمذی نے صحیح سند سے روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۳۲۹/۲)

یہ چیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں، جس شخص کا بھی ایمان مضبوط ہوگا وہ اپنے شیطان کو زیر کرسکتا ہے۔ اور یہ بات حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

قسط نمبر: ۱۶۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

الیاس علیہ السلام کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب بولا۔ ''سنو الیاس علیہ السلام! میں سمجھتا ہوں کہ میری ملکہ ایزبل نے کوئی برا کام نہیں کیا۔تم دیکھتے ہو کہ جب سے بعل دیوتا کے بت کو کوہستان کرمل کے مندر میں رکھا گیا ہے، لوگ جوق در جوق اس کی طرف آتے ہیں اور اس سے اپنی مرادیں طلب کرتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ بعل دیوتا کی صرف یہیں پر پرستش نہیں ہورہی بلکہ لبنان کے کوہستانی سلسلوں سے لے کر یمن تک پھیلی ہوئی اقوام میں بہت سی ایسی ہیں جو بعل کو اپنا دیوتا تسلیم کرتی ہیں۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ بعل دیوتا جھوٹا ہے تو پھر لوگوں کے سامنے کوئی ایسا معجزہ دکھاؤ جس کی وجہ سے لوگوں پر ثابت ہوجائے کہ بعل دیوتا کی پرستش شرک ہے اور بعل دیوتا کی وجہ سے یہاں گناہ اور بدی پھیلی ہے۔'' اخیاب کی یہ گفتگو سن کر الیاس علیہ السلام تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اخیاب کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''سنو اخیاب! جس طرح خداوند قدوس کی طرف سے مجھ کو حکم ملا ہے اس کے مطابق میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ کوہستان کرمل پر بنی اسرائیل کے بڑے بڑے اور سرکردہ لوگوں کو اور بعل دیوتا کے جو ساڑھے چار سو پجاری ہیں جو دن رات بعل کی دیکھ بھال اور خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بعل کی پوجا پاٹ اور پرستش بھی کرتے ہیں تو ان پجاریوں کو بھی وہاں جمع کرو، پھر جو کچھ میرے خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ اس کے مطابق تو ایسا کر کہ تو اس سے کہہ کہ بعل دیوتا کے مندر کے سامنے لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگائیں پھر ایک بیل لے کر اسے ذبح کریں اور اس کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان لکڑیوں پر ڈال دیں اس طرح میں بھی اپنی طرف سے مندر کے سامنے ایک لکڑیوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور ایک بیل ذبح کرکے اور اس کا گوشت کاٹ کر ان لکڑیوں کے اوپر رکھ دوں گا، پس اے بادشاہ! جب ایسا ہوچکے اور تیرے پجاری بھی لکڑیوں پر بیل ذبح کرکے ڈال دیں اور میں بھی ایسا کرلوں اور پھر تیرے پجاری بعل دیوتا سے دعا مانگیں گے اور میں اپنے خداوند کے حضور دعا مانگوں گا اور جس کی لکڑیوں کو بھی آگ لگ جائے اور گوشت بھسم ہوکر رہ جائے وہ سچا ہوگا۔'' سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے الیاس علیہ السلام کی اس تجویز کو پسند کیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''اے الیاس علیہ السلام! تم یہیں قیام کرو، میں پجاریوں سے مشورہ کرکے ایک دن مقرر کرتا ہوں، اس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع کرکے پھر تمہاری تجویز پر عمل کیا جائے گا۔'' یوں الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ سامریہ شہر میں قیام کیا، اس دوران بادشاہ کی طرف سے ایک دن مقرر کردیا گیا جس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع ہونے کا حکم دیا گیا اور پجاریوں کو بھی وہاں آنے کے لئے کہہ دیا گیا تھا۔

الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان جو دن مقرر ہوا تھا۔ اس روز الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ کوہستان کرمل پر آئے اور ان کے مقابلے میں پجاری بھی وہاں آگئے تھے، دونوں گروہ اپنے اپنے بیل ذبح کرنے لگے تھے کہ اپنی اپنی قربانی کی تیاری کریں اور یہ دیکھیں کہ کس کی قربانی قبول ہوتی ہے اور کس کی نامنظور ہوتی ہے۔ اس موقع پر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اس کی ملکہ ایزبل اور بے شمار اسرائیلی بھی کوہستان کرمل پر وہ مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے تھے۔ عین اس وقت یوناف اور بیوسا ہندوستان سے کوہستان کرمل پر نمودار ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں جمع لوگوں میں سے کچھ سے پوچھ گچھ کرکے سارے معاملے کی نوعیت جانی پھر وہ بھی یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ یوناف اور بیوسا تھوڑی دیر تک الیاس علیہ السلام کو اپنے ساتھی الیسع اور دوسری طرف بعل دیوتا کے پجاریوں کو اپنی اپنی

تیاریاں مکمل کرتے ہوئے دیکھتے رہے پھر بیوسا نے اپنے پہلو میں کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے یوناف! اس موقع پر جب کہ اس کوہستان کرمل پر اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام اور الیسع کا مقابلہ بعل دیوتا کے پجاریوں سے ہونے والا ہے۔ یہ ایک طرح سے حق و باطل اور نیکی اور بدی کا مقابلہ ہے، اس مقابلہ میں ہمیں اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کا ساتھ دینا چاہئے۔" بیوسا کی اس گفتگو پر یوناف نے عجیب طرح سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اے بیوسا ہم دونوں کی کیا مجال اور جرأت کہ ہم اللہ کے نبی اور رسول کی مدد کرسکیں، اس لئے کہ نبی تو وہ ہستی ہوتی ہے جسے خدا نے واحد اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے چن لیتا ہے جس پر وحی آتی ہے اور خدا اپنے نبی سے براہ راست ہم کلام ہوتا ہے۔ جس کسی کو بھی خداوند اپنے نبی کے لئے چن لیتا ہے تو وہ نیکی اور خیر میں خدا کا نائب ہوتا ہے، وہ ہر کسی کے شر سے بالاتر ہوجاتا ہے اگرچہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے مگر عمل اور ارادے میں ہر قسم کی بدی کے ظہور کو ناممکن بنادیا گیا ہے اور ہر حال میں پیغام توحید اور راست بازی اقوام کو سناتا ہے، چونکہ نبی کا تعلق براہ راست خداوند سے ہوتا ہے اور خداوند ہی کی طرف سے احکامات دیئے جاتے ہیں لہٰذا اگر نبوت کی اس تکمیل میں کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو وہ اکیلا ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے، اس لئے کہ اسے خداوند کی تاکید اور نصرت حاصل ہوتی ہے لہٰذا اے بیوسا! ہم ایک حقیر اور عاجز انسان کی حیثیت سے اللہ کے نبی کی کیا مدد کرسکتے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر دوبارہ وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اور ہاں بیوسا! یہ اللہ کے نبی تو روشنی کا ایک دھارا اور نور کا ایک مینار ہوتے ہیں، ناواقف لوگ جب اپنے قیاس وگمان کی بنا پر مذہب کی تاریخ مرتب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کے اپنی زندگی کی ابتدا شرک کی تاریکیوں سے کی پھر تدریجی ارتقا کے ساتھ ساتھ یہ تاریکی چھٹتی اور روشنی پھیلتی گئی، یہاں تک کہ آدمی توحید کے مقام پر پہنچا جب کہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز پوری روشنی میں ہوا ہے۔ خداوند نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا تھا اسے یہ بھی بتادیا گیا تھا کہ حقیقت کیا ہے اور تیرے لئے صحیح راستہ کونسا ہے اس کے بعد ایک مدت تک نسل آدم راہ راست پر رہی اور ایک امت بنی رہی پھر لوگوں نے نئے نئے راستے نکالے اور مختلف طریقے ایجاد کرلئے۔ اس وجہ سے نہیں کہ ان کو حقیقت نہیں بتائی گئی تھی۔"

"بلکہ اس وجہ سے کہ حق کو جاننے کے باوجود کچھ لوگ اپنے جائز حق سے بڑھ کر امتیازات، فوائد اور منافع حاصل کرنا چاہتے تھے اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم خدا سے سرکشی کرنے لگے تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے کے لئے خداوند نے انبیاء کرام کو نازل کرنا شروع کیا، یہ انبیاء کرام اس لئے نہیں بھیجے جاتے کہ ہر ایک اپنے نام سے ہر نئے مذہب کی بنیاد ڈالے یا اپنی ایک نئی امت بناڈالے بلکہ ان کے بھیجے جانے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کھوئی ہوئی راہ حق کو واضح کرکے انہیں پھر سے ایک امت بنادیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو بیوسا نے پھر اسے مخاطب کرکے پوچھا۔ "اے یوناف یہ جو الیاس علیہ السلام اور الیسع کے مقابلے میں بعل دیوتا کے پجاری آئے ہیں تو بعل دیوتا کے علاوہ یہ اور کس کس کی پوجا کرتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ بنی اسرائیل خدائے واحد کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا پاٹ میں کیسے مبتلا ہوگئے ہیں، کیا یہ موجودہ بادشاہ اخیاب کے دور میں اس گمراہی کی طرف مائل ہوئے ہیں یا پہلے ان میں بتوں کی پوجا کرنے کے آثار پائے جاتے تھے۔" بیوسا کے اس سوال پر یوناف تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا، پھر وہ کہنے لگا۔

"سنو بیوسا! تم نے یکبارگی کئی سوال پوچھ لئے ہیں بہرحال میں تمہارے ان سب سوالوں کا جواب دیتا ہوں، بنی اسرائیل کے موجودہ بادشاہ اخیاب ہی کے دور میں بت پرستی میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یہ آثار وجراثیم ان کے اندر پہلے ہی پائے جاتے رہے ہیں۔ سنو بیوسا! موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو یہاں مختلف قومیں آباد تھیں جن میں حتی، آموری، کنعانی، فرزی، موی، یبوی، فلستی اور ان کے اطراف میں آرامی، آشوری، عیلامی اقوام بہت مشہور ہیں، ان قوموں میں تین قسم کا شرک پایا جاتا تھا اور یہ ساری اقوام اب بھی بری طرح شرک میں مبتلا ہیں، ان قوموں کے سب سے بڑے دیوتا جسے وہ دیوتاؤں کا باپ کہتے تھے اس کا نام ایل تھا بعد میں اسے یہ

لوگ عموماً سانڈ سے تشبیہ دیتے ہیں، اس ایل دیوتا کی بیوی کا نام اشیرا ہے جس سے خداؤں اور خدائیوں کی ایک پوری نسل چلتی ہے، جن کی تعداد تقریباً ستر تک جا پہنچی ہے۔ اس ایل کی اولاد میں سب سے زیادہ زبردست بعل دیوتا ہے جسے بارش، روئیدگی اور زمین وآسمان کا مالک سمجھا جاتا ہے، بعل دیوتا کی شمالی علاقوں میں جو بیوی ہے وہ افاث کہلاتیہے اور فلسطین کے اندر عشتارات دیوی اس کی بیوی کہلاتی ہے، یہ دونوں خواتین عشق اور افزائش نسل کی دیویاں ہیں ان کے علاوہ کوئی دیوتا موت کا مالک ہے، کسی دیوی کے قبضے میں صحت، کسی کو وبا اور قہر لانے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور یوں ساری خدائی بہت سے معبودوں میں بٹی ہوئی ہے۔

ان دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف ایسے ایسے ذلیل اوصاف داعمال منسوب کئے جاتے ہیں جو اخلاقی حیثیت سے انتہائی بدکردار انسان بھی ان کے ساتھ مشتہر ہونا پسند نہیں کرتا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسی کمینی ہستیوں کو خدا بنائیں اور اس کی پرستش کریں وہ اخلاق کی پستی میں گرنے سے کیسے بچ سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے پیروکار انتہائی بداخلاقی وبدکرداری کا شکار ہو چکے ہیں، ان دیوتاؤں کو کچھ کرنے کے لئے بچوں کی قربانی کا بھی عام رواج ہے، ان کے سب معابد زناکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں، عورتوں کو دیوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاری کرنا عبادت کے اجزاء میں شامل ہے اس کے علاوہ اس طرح کی اور بھی بہت ساری بداخلاقیاں ان میں شامل ہیں۔

اور سنو بیوسا! جس وقت بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تھے تو انہیں صاف صاف ہدایت دیتے ہوئے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ تم نے شرک میں مبتلا ان قوموں کو شکست دے کر ان کے قبضے سے فلسطین کی سرزمین چھین لینا اور ان کے ساتھ رہنے بسنے اور ان کی اعتقادی واخلاقی خرابیوں میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا لیکن بنی اسرائیل جب فلسطین میں داخل ہوئے تو وہ اس ہدایت کو بھول گئے اور انہوں نے اپنی کوئی متحدہ سلطنت قائم نہ کی، وہ قبائلی عصبیت میں مبتلا تھے، ان کے ہر قبیلے نے اس بات کو پسند کیا کہ مفتوح علاقے کا ایک حصہ لے کر الگ ہو جائے۔

اس تفرقے کی وجہ سے کوئی قبیلہ بھی اتنا طاقت ور نہ ہو سکا کہ اپنے قبیلے کی حدود کے مشرکین پر قابو پا سکتا، آخرکار انہیں یہ گوارا کرنا پڑا کہ مشرکین ان کے ساتھ ہیں نہ صرف یہ کہ مفتوح علاقوں میں ان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود رہیں جن کو بنی اسرائیل مسخر نہ کر سکے، اسی بات کی شکایت زبور میں بھی کی گئی ہے، لہٰذا انہیں مشرک قوموں کے باعث اسرائیل میں شرک پھیلا اور اب تو اس بادشاہ اخیاب کے دور میں اس کی بیوی ایزبل نے کمال کر کے رکھ دیا ہے، اس نے بنی اسرائیل کو پوری طرح بعل دیوتا کی پرستش میں مبتلا کر دیا ہے۔'' یہاں تک، کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا اور دوسری طرف بیوسا بھی یوناف کے اس جواب سے کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔

یوناف اور بیوسا بڑے غور سے دونوں گروہوں کو دیکھ رہے تھے، اب دونوں گروہوں کی قربانیاں تیار ہو گئی تھیں، سب سے پہلے بعل دیوتا کے پجاری اس قربانی کو قبولیت کی دعا مانگنے لگے، صبح سے دوپہر تک وہ بعل دیوتا سے دعا کرتے رہے لیکن انہیں نہ کوئی آواز نہ سنائی دی اور نہ ہی انہیں کوئی جواب ملا اور سارے پجاری اس مذبح کے ارد گرد جو بنایا گیا تھا کودتے رہے اور دوپہر کے قریب ایسا ہوا کہ الیاس علیہ السلام نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کر کے کہا۔

''سنو بعل دیوتا کے پجاریو! اپنے اس دیوتا کو بلند آواز میں پکارو کیوں کہ وہ تو دیوتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ سوچوں میں یا پھر کہیں گہری نیند میں ہوگا، اس لئے ضروری ہے کہ زور زور سے پکارتے ہوئے اسے جگایا جائے گا۔'' اس پر پجاری بلند آواز میں بعل دیوتا کو پکارنے لگے اور اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنے آپ کو چھریوں اور نشتروں سے گھائل کرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ سب پجاری لہولہان ہو گئے مگر بعل دیوتا کی طرف سے انہیں کوئی جواب دیا گیا اور نہ ہی ان کی قربانی کو قبول کیا گیا، اس طرح شام ہونے والی ہو گئی تھی۔

جب بعل دیوتا کے پجاری اپنے کام میں ناکام ہو گئے تب الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ اٹھے جو قربان گاہ انہوں نے تیار کر رکھی تھی اس پر بیل کا گوشت رکھا پھر اس کے قریب ہی وہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے، دعا کے انداز میں انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پھر انتہائی رقت ودل سوزی، انتہائی عاجزی اور انکساری سے انہوں نے کہنا شروع کیا۔

''اے خداوند، اے ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور

اسرائیل کے خدا آج یہاں جمع ہونے والے لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ تو ہی خداوندگی، بندگی اور عبادت کے قابل ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو کچھ کیا ہے سب تیرے ہی حکم سے کیا ہے۔ اے میرے خدا میری سن تا کہ یہ جان لیں کہ تو ہی خدا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود، کوئی کارساز نہیں ہے۔"

اے اللہ یہ لوگ جو میرے مقابل آئے ہیں زرد روکھپت، مردہ ظرف وضمیر رکھنے والے آخرت وعاقبت سے انکار کرنے والے سچائی کے پرچم اکھاڑنے والے اور جھوٹے عمامے باندھنے والے لوگ ہیں، یہ اوہام پرست ہیں۔ سالہا سال کی بدی کی دھند میں ڈوبے رہنے کے بعد ان کی حالت گہنائے ہوئے چاند جیسی ہوگئی ہے، اب یہ گمبھیر اندھیروں کی سسکتی شب جیسے اور بجھی ہوئی قندیلوں جیسے ہوگئے ہیں، اب انہیں کسی ہدایت، کسی رہنمائی کی تمنا نہیں ہے۔ اے خداوند یہ لوگ جو یہاں میرے مقابل جمع ہیں ان کی قباؤں پر خون ناحق کے چھینٹے ہیں، یہ موت کے راستے میں صلیبیں کھڑی کرنے والے جاہل لوگ ہیں، ان کی اس حبس شب میں، ان کی اس غبار شام میں اے میرے اللہ میری مدد فرما تا کہ ان کے اپنے کھڑے کئے ہوئے جھوٹے دیوتاؤں کے مقابلے میں تیرے نام کا بول بالا ہو۔

اے خداوند، اے میرے خدا، اے میری رہبری کرنے والے واحد وقہار میری دعا کو سن! میں جو کچھ کر رہا ہوں تیری ہی رہبری، تیری ہی رہنمائی میں کر رہا ہوں، پس تو میری اس قربانی کو قبول فرما تا کہ یہ لوگ جانیں کہ بعل دیوتا جس کی یہ پوجا پاٹ کرتے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور کائنات کے اندر تو ہی اکیلا اور واحد ہے جو بندگی اور عبادت کے قابل ہے۔"

الیاس علیہ السلام جب اپنی دعا ختم کر چکے تو لوگ دنگ اور حیران ہوکر رہ گئے اس لئے کہ اسی لمحے آسمان کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اس نے اس سوختنی قربانی کی لکڑیوں اور پتھروں کو گوشت سمیت بھسم کر کے رکھ دیا تھا اور قربان گاہیں تیار کرتے وقت جو نزدیک کی کھائی میں پانی جمع ہوگیا تھا وہ پانی بھی اس آگ کے نزول کے باعث خشک ہوکر رہ گیا تھا، وہاں جمع ہونے والے لوگوں نے جو یہ سماں دیکھا تھا تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور وہ بلند آوازوں میں شور کرنے لگے کہ خداوند اکیلا اور واحد ہے اور وہی بندگی وعبادت اور کارسازی کے لائق ہے اور وہاں جمع سارے لوگ سجدے میں گر گئے تھے تاہم بعل دیوتا کے پجاری اپنی جگہ پر کھڑے رہے، وہ سجدے میں تو نہ گرے تھے پھر بھی اس موقع پر اس عجیب حادثہ سے پریشان اور متاثر دکھائی دے رہے تھے، وہاں جمع سب لوگ جب سجدے سے اٹھے تو الیاس نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"بنی اسرائیل کے فرزندو! یہ بعل دیوتا کے پجاری خداوند کی نشانی دیکھنے کے باوجود اس کے حضور نہ جھکے اور نہ ہی انہوں نے اپنے خداوند کو سجدہ کیا ہے لہٰذا انہیں پکڑ کر کوہستان کرمل کے نیچے قیسون نالے میں لے جا کر قتل کردو چنانچہ وہاں جمع سب لوگ الیاس علیہ السلام کے کہنے پر حرکت میں آئے، انہوں نے بعل دیوتا کے پجاریوں کو قتل کردیا۔

الیاس علیہ السلام کی طرف سے اس معجزے کا ظہور دیکھ کر سامریہ کا بادشاہ اخیاب بے حد متاثر اور اپنی جگہ پر پریشان ہوا، جب بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو کوہستان کرمل کے نیچے لے جا کر قیسون کے نالے میں قتل کردیا گیا، تب اخیاب کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے منہ پھیرتا ہوا خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا، اپنے گناہوں کی اس نے معافی مانگی اور بعل دیوتا سے روگردانی کرنے کا وعدہ کیا پھر وہ سجدے سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہوا اور اپنے قریب ہی الیسع کے ساتھ کھڑے الیاس کے پاس آیا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بنئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded. 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar, 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. [illegible]
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

نوٹ بندی کالے دھن کو سفید کرنے والا اب تک کا سب سے بڑا گھپلہ

محمد اجمل مفتاحی

یشونت سنہا کے بعد ارون شوری کا مودی حکومت پر حملہ: جی ایس ٹی پر بھی سخت تنقید کی

نئی دہلی: سینئر لیڈر یشونت سنہا کے بعد نوٹ بندی پر صحافی سے سیاست داں بنے ارون شوری نے بی جے پی پر نشانہ سادھا ہے۔ سابق مرکزی وزیر ارون شوری نے کہا کہ نوٹ بندی ایک بہت بڑی منی لانڈرنگ اسکیم تھی جسے حکومت کی طرف سے کالے دھن کو سفید کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ شوری کے مطابق اس بات کا انکشاف آر بی آئی گورنر نے بھی کیا ہے۔ آر بی آئی گورنر نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ نوٹ بندی کی وجہ سے ۹۹ رفیصد ممنوعہ نوٹ واپس آئے ہیں جب کہ یہ کہا جا رہا تھا کہ نوٹ بندی کے قدم سے ٹیکس اور کالا دھن واپس آئے گا جو واپس نہیں آیا ہے۔ بی جے پی کے سینئر رہنما ارون شوری نے مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں پر حملہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ نوٹ بندی اب تک کا سب سے بڑا منی لانڈرنگ گھپلہ ہے۔ یشونت سنہا اور شوری دونوں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی حکومت میں اہم ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔

شوری نے حکومت کی جی ایس ٹی کو لے کر بھی تنقید کی ہے۔ شوری نے قریب ایک سال پہلے نومبر میں ایک ہزار روپے اور پانچ سو کے نوٹوں کو چلن سے باہر کردئے جانے کے فیصلہ کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے آج معیشت میں سستی دیکھی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی ایک احمقانہ فیصلہ تھا، جن لوگوں کے پاس کالا دھن تھا انہوں نے اسے سفید بنالیا۔ انہوں نے جی ایس ٹی کو بھی حکومت کی ناکامی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک اہم اقتصادی اصلاح ہے لیکن اس کا نظام خراب طریقہ سے کیا گیا۔

تین مہینہ کے اندر ۷ مرتبہ ضوابط بدلے گئے۔ خیال رہے کہ مودی کی اقتصادی پالیسیوں کی شوری نے ایک ایسے وقت میں تنقید کی ہے جب وہ اپنوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے نشانہ پر ہیں۔ اس کے بعد شوری نے کہا جی ایس ٹی کے ڈیزائن میں بہت سی خامیاں تھیں پھر بھی اسے نافذ کردیا گیا، اس کا سیدھا اثر چھوٹی صنعت پر پڑرہا ہے جس کی وجہ سے مصنوعات کی فروخت میں بھاری کمی آئی ہے۔ شوری نے پہلے بھی وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا تھا کہ جن کے پاس کالا دھن ہے، وہ اسے بیرون ملک رکھے ہوئے ہیں۔

ڈینگی کا یہ مچھر سوئیز لینڈ میں اڑ رہا ہے اور آپ یہاں لاٹھی چلا رہے ہیں۔ اس سے قبل سابق وزیر خزانہ یشونت سنہا نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے مودی حکومت کی پالیسیوں پر سوال کھڑے کئے تھے سنہا نے اپنے مضمون کے ذریعہ وزیر خزانہ ارون جیٹلی پر تیکھا طنز کرتے ہوئے کہا کہ "مودی نے تو نزدیک سے غریبی دیکھی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیٹلی پورے ملک کو بے حد قریب سے غریبی دکھا دیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا معیشت کھائی کی طرف جارہی ہے اور یہ بات بی جے پی کے متعدد رہنما جانتے ہیں لیکن وہ ڈر کی وجہ سے کچھ نہیں بولیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا کہ ہم سب تو ۱۹۴۷ء سے ہی نو انڈیا بنانے کے لئے کام کررہے ہیں، سب کا اپنا طریقہ ہے۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17

ISSUE November 2017

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

محمد اجمل مفتاحی

मासिक

तिलिस्माती दुनिया

देवबन्द

अब हर माह हिन्दी में भी पढ़िये।

☆ एक अजीब व ग़रीब रिसाला
जो आपको आपके खुदा से मिला देगा।

☆ अपने खुदा से अपनी कुरबत बढ़ाने के
लिये हर माह इस रिसाले को पढ़िये।

☆ खुफ़िया और पोशीदा राज़ों से
पर्दे उठाने वाली एक बे मिसाल मेगज़ीन

बहुत जल्द आ रहा है। .... इन्तज़ार कीजिये।
और अपने शहर के ऐजेन्ट से बात कीजिये।